

۳-۳۳

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No.

Accession No.

Author

المنهاج العبرية

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

Checked 1978

الشمامة العنبرية

من

مَوْلِدِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ

سنة ١٣٠٥ هـ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله من الازل الى الابد على تزايد الالهة الوافرة وأشهادان لا اله الا الله
 وحده لا شريك له شهادة ادخرها لهول الآخرة والصلوة والسلام على رسوله
 وخاتم انبيائه محمد الذي اصطفاه على سائر العرب والعجم وعلى آل واصحابه
 الذين اسبل عليهم جلايل النعم اما بعد هر مومن خوش اعتقاد کو لازم ہے کہ
 بعد قبول اسلام وصحت ایمان کے بغرض تکمیل درجہ احسان و تحصیل تہ تیغ عرفان
 احوال سعادت اتمثال سیدرسل شمع بل خاتم الانبیاء شفیع الوری پر علم و اطلاع
 حاصل کرے کہ یہ دانش و شناخت حالات ولادت و رضاعت و نحو ذلک کے
 موجب حلاوت ایمان و سبب تقویت احسان ہوتی ہے انسان کی سعادت اسی میں
 ہے کہ اولاً عا و ناسا، و صفات و افعال خالق ہو پھر ثانیاً عالم سما، و صفات

وافعال سید خلق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکہ بے اس معرفت کہ ہر چند کوئی شخص مومن
 و مسلم ہو مگر ان کو کچھ منزلت اپنویں میں اور کوئی لذت اپنویں اعتقاد کی حاصل
 نہیں ہوتی ہر جب تک کہ کوئی تصف ساتھ اس صفت علم کے نہ ہو حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احوال پر مطلع ہونے سے محبت حضرت کے اولین آتی ہے
 اور یہ محبت اس درجہ مطلوب شائع ہو کہ بے اسکے ایمان صحیح نہیں ہوتا اسی جگہ
 سے اہل حریت و اہل سلوک نے اپنے نفوس و انفس کو وقف حب خدا و رسول
 کر رکھا ہے اور اسی وجہ سے انکو یقیناً است پر فضیلت و منزلت تامل حاصل ہو رہے
 دے کہ آئینہ مہرا حمد عربی است درون سیدینہ چراغی و شیشہ جلی است

مقدمہ بیان میں مؤلفات سیلا و شریف کے

ضبطیہ و بدی نبوی میں از ولادت مبارک تا وفات شریف کتب سلف است
 کثرت سے موجود ہیں مگر تعلیم و تعلم اون کتب کا اہل اسلام میں ایک عمدہ دراز
 ستر و ک ہر حالانکہ یہ رس تدیس شرفاً و ترتیبہ علوم فروع و نحو پر مقدم ہو تحصیل
 علوم کتاب سنت کے کوئی علم نافع تر علم سیرت و بدی نبوت و سیر صحابہ و تابعین
 و تبع تابعین و سلف صحابین اور علوم احکام برنخ و مدارج دار آخرت سے نہیں ہے
 سو اسی علم سے اکثر مسلمان غافل و غافل میں دریافت احوال حضرت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم پر عام و خاص نے فقط رسائل مولد پر اقتصار کیا ہے اور نویں سائل

میلاد نے رطبے یا بس کو کجا جمع کر دیا ہے اور جو کتب میں دو اورین اسلام
 ابن بارے میں بالخصوص قدیم و حدیثاً تالیف ہو چکے تھے اونکی طرف کسی نے
 ہی کچھ عنایت نہ کی جیسے شغابی حقوق المصطفیٰ و مواہب لذیہ مع الشرح
 اور ہدی نبوی و صراط مستقیم اور مارج الذبوة و نحو ذلک حالانکہ کتب ذمہ دار
 تصحیح و تضعیف روایات و قوت و ضعف حکایات مشہورات میں تینوں اس
 زمانہ حاضر میں دیکھا کہ سائل میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعداد پچاس عدد
 سے زائد بڑھ گئی ہے لکن کوئی تالیف لائق اعتماد کلی نہیں غالباً تین یا ان مسائل
 کے بجز قدر قلیل بے اصل ضعیف یا لودہ اغراق و سبالغہ غیر ثابت ہیں اور مضمین
 اونکے علماء متقین نہیں اسلیے قطع نظر اس مسئلے سے زمین ایک جہاں برسر نزاع
 و تنازع ہے کہ آیا عقد محفل واسطے اس ذکر شریف میلاد کے بطریقہ موجود جائز ہے
 یا ناجائز اس سائل میں اختصاراً ذکر احوال خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
 از ولادت تا وفات لکھنا مناسب جانا بہر چند تفصیل کو اس مقام میں بہت کچھ
 دست رس تھا لکن قصور بہت بنا ہر عصر دیکھ کر ہر فصل میں اون ہی مضامین ماثورہ
 پر اقتصار کیا گیا جو بنسبت اس کے جسد سے ہیں اور فقط ضبط اطراف پر وقت
 ہوا کہ اگر کوئی ایسا انداز اسی مقدار پر مطلع ہو کر محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم میں کوشش کرے تو زہر سعادت کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہر المرء
 مع من احب و انت مع من احببت اعمال صالحہ میں کوئی عمل قدر و قیمت

قریش جب شدید و ضیقِ عظیم میں گرفتار تھے حمل بہتے ہی زمین سرسبز ہو گئی
درخت پھل لائے ہر طرف سیرال آئے لگا اوس سال کا نام سنۃ الفتح و الایمان
تھی۔ ابنِ سنی نے کہا حمل میں کسی نے آمنہ سے کہا تم کو حمل اس امت کے کلید ہے
آمنہ کہتی ہیں تم کو کچھ نقل حمل نہوا مان جہیں آنا بند ہو گیا بعض احادیث میں آیا ہے
کہ ایسا نقل ہوا جسکی شکایت عورتوں سے کی حافظ ابو نعیم نے کہا نقل ابتدا
عروق میں تھا پھر وقت آتھا ر حمل کے خفت ہو گئی ہر حال میں یہ حمل عادتِ معروفہ
سے خارج تھا نو ماہ شکمِ مادر میں رہے جب حمل کو دو ماہ گزرے عبد اللہ اللہ حضرت
کا انتقال ہو گیا یہی راجح ہے مدینے سے مکے کو آتے تھے راہ میں وفات ہوئی
ابو امین دفن ہوئے ابن عباس کہتے ہیں آمنہ کہتی تھیں جب حمل چھ مہینے کا ہوا
خواب میں کسی نے مجھے کہا انک حملت بخیر العالمین فاذا ولدته فسمیہ صیدا
والکفی مثانہ اور میں نے سفید چڑیاں دیکھیں جنکی چونچ زمر کی اور پریا قوت کے
تھے اور کچھ مرد عورت ہو امین دیکھے اونکے ہاتھ میں چاندی کی سراحیان
تھیں نیلے مشارق و مغارب ارض کو دیکھا تین علم دیکھے ایک مشرق میں
ایک مغرب میں ایک پشت کعبہ پر ٹھکا و در دو ولادت ہو حضرت پیدا ہوئی دیکھا
تو آپ سجدے میں ہیں اور اوگلی طرف آسمان کے جیسے کوئی مستضع مبتل ہو
پھر ایک سفید بادل آسمان کی طرف سے آیا اوسنے آپ کو ڈھانپ لیا ایک نادی
نے مذاکی کہ اسکو مشارق و مغارب زمین میں پہراؤ اور بجا میں داخل کرو کہ

وہ اسکے نام و نشان و صورت کو پہچان لین یہ ماحمی ہوا اسکے زمانے میں ہر
 شرک مٹ جائیگا پھر وہ بادل کھلگیا ایک جماعت نے کہا آسنے کہتی ہیں جب
 حضرت شکم سے جدا ہوئے آپ کے ہمراہ ایک نور نکلا جس سے ماہین مشرق
 و مغرب چمک اٹھا جب زمین پر گرے سب سے اشارہ کیا حدیث عرباض
 بن ساریہ میں فرمایا ہے میں امد کا بندہ اور خاتم النبیین تھا اور تو سب کو آدم اپنی خاک
 منجمل تھے میں خبر دیکھا تو اس حال کی میں دعوت ہوں اپنے باپا بڑا ہم کی
 اور بشارت ہوں عیسیٰ کی اور خواب ہوں اپنی ماں کی انبیا کی ماں اسی طرح
 دیکھتی ہیں حضرت کی ماں نے وقت وضع کے ایک نور دیکھا جس سے تصویر
 نظر آئے اخرجہ احمد والبخاری والطبرانی والحاکم والبیہقی حافظ ابن حجر
 کہتے ہیں صحیحہ ابن حبان والحاکم ولہ طرقا کثیرة والی هذا اشار العباس

بن عبدالمطلب فی شعرہ حیث قال ۵

وانت لما ولدت اشرفت الامل
 ض وضاعت بنور لک الافق
 فظن فی ذلک الضیاء
 فی النور سبیل الرشاد فخرق
 و تخصیص شام کی یہ تھی کہ شام آپ کا دار الملک ہے کہ میں نے ذکر کیا کہ کتب سابقین آپ کو
 صحیح صلی اللہ علیہ وسلم مولد بملکہ و صاحبہ بیثرب و ملکہ بالشام و اسناد
 شب معراج میں آپ کو مکے سے بیت المقدس کو لگنے جس طرح کہ آپ سے پہلے انبیاء
 علیہ السلام نے طرف شام کے ہجرت کی تھی اور نزول عیسیٰ علیہ السلام بھی شام

ہی میں ہو گا یہ شام زمین مشرق و مشرق اور حدیث صحیح میں آیا ہے علیکم بالنام
 فان خیرة الله من ارضه یجتبی الیہ خدیثہ من عباده ایک یہودی کے تین
 تجارت کے لیے رہتا تھا جس ات حضرت پیدا ہوئے اوشے کہا یا معشر
 یود طلع نجم احد الذی یولد فی هذه اللیلة رواہ البیهقی و ابو نعیم جب آب
 پیدا ہوئے آسمان کی حرمت بڑھ گئی رصد شیاطین قطع ہو گئے استراق سمع سے
 ممنوع کر دیے گئے ناف بریدہ ختنہ شدہ پیدا ہوئے حدیث ثانس میں تھا آیا کہ
 من کرامتی علی ربی انی ولدت مختونا ولم یراحد سواتی رواہ الطبرانی و ابو نعیم و
 و انخطیب ابن عساکر من طرق و صحیحہ ایضاً فی التخرارۃ مستدرک میں کہا ہے انساب
 و لادت باختنہ کے متواتر آئے ہیں شاید مراد اس سے شہرت ہو نہ تو اترا
 بطریق سند و لہذا ابن القیم نے کہا ہے کہ لیس هذا من خصائصہ فان کثیر من
 الناس ولد مختونا ابن درید نے و شاح میں کہا ہے کہ آدم اور بارہ پیغمبر مختون
 پیدا ہوئے ہیں انہم محمد صلی علیہ وآلہ وسلم مشور یہ ہے کہ چاس من بعد
 قصہ فیل سے پیدا ہوئے سہیلی اور ایک جماعت کا قول یہی ہے کہ میاطی نے
 کہا ۵۵ دن بعد فیل کے ولقد اطنبا بن الحجاج فی المدخل فی الاکتار علی
 ما احد نہ الناس من البدع والاهواء والغناء بالالات المحرمۃ عند عمل
 الموالد الشریف قالہ تعالیٰ یشیبہ علی قصده الجمیل ویسلک بنا سبیل السنۃ
 فانہ حسبنا ونعم الوکیل اس عبارت سے شیخ عبدحق دہلوی ضغنی روح کو صاف

انکا نرم منکرات کا عمل مولدین نکلتا ہے اور عبارت سابقہ سے اظہار فرج میلاد
 نبوی پر پایا جاتا ہے جو حکو حضرت کے میلاد کا حال سنکر فرحت حاصل ہوا اور
 شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نکرے وہ سلمان نہیں **ف** شوق صد
 شریف او غسل قلب اظہر چار بار ہوا ایک بار بنی سعدین بصغرن بہم حلیمہ میں
 دوسری بار بعد وہ سال یہ صحرا میں ہوا تھا تیسری بار وقت بعثت کے باہر مضا
 غار حرا میں چوتھی بار شب سراسر میں اور پانچویں بار کا شوق ثابت نہیں ہو شیخ
 عبدالحق دہلوی نے اس بارے میں ایک رسالہ جدا گانہ لکھا ہے دل کو تازہ مزم
 سے طشت زرین دہویا تھا اس سے افضلیت ماز مزم کی ثابت ہوتی ہے
 عبدالمطلب آپ کے کفیل تھے ایک سو میں یا چالیس برس کے ہو کے مرے
 ابوطالب کا نام عبدمناف تھا ایک بار خشک سالی ہوئی ابوطالب نے آپ کی پشت
 کعبے لگا دی آپ نے اونگلی طرف آسمان کے اوٹھانی بادل کا کھینچ لیا
 تک تھا ناگمان برادر ہر سے آیا اور خوب رعد و برق ہوا اور وادی بکھلا
 ابوطالب نے کہا

وابيض ليستغنى الغمام بوجهه غمال اليتامى عصمة للارامل

شمال یعنی لمبا و غیاث یا طعام فی الشدة ہوا رامل سے مراد مساکین مجال نسا میں
 مگر اکثر استعمال نسا میں ہے اس قصیدے کو ابن سنی نے بطولہا ذکر کیا ہے قال
 ابن عبد البر لما بلغ اربعین سنة بعثه الله رحمة للمالین و رھو لالا الی کافتر

انقلین بجمعین فرفع قدره و اعلی ذکره فی العالمین فاقام بمکة ثلاث عشرة
سنة ثم امر بالهجرة الى المدينة المطهرة فاقام بها عشرين سنة فجاهد فی سبیل الله
ودعا الخلق ونور العالم بنور الايمان والیقین ولما کان الحکمة فی بطنه هذا
الخلق وتعلم مکارم الاخلاق وتکلیل مبانی الدین فحين حصل هذا الامر وقر
هذا المقصود رفعه الله الیه فی اعلی علیین ونقاه الله وهو ابن ثلاث وستین
صلى الله علیه وعلى آله وصحبه واتباعه واحزابه اجمعین انتی واکلام
على ما يتعلق بمولده صلى الله علیه وآله وسلم افرجاً بالتالیف وهذه العجالة
مبذبة على التخفيف

فصل بیان من مضعات نبوت کے

حضرت کو اٹھ بیسیوں نے دودھ پلایا آپ کی مان نے تین دن یا سات دن
پہر ٹھیکہ سلمیہ جاریہ ابوہب نے جسکو ابوہب نے وقت بشارت ولادت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کر دیا تھا یہ شیر خوارگی چند روز قبل قدم سلمیہ
سعدیہ کے تھی پہر خولہ بنت النذر اور ام ایمن نے ذکر کہا الیہم یہ پہر ایک دن
سعدیہ نے علاوہ سلمیہ کے ذکر کہا ابن القیم پہر تین عورتوں نے انعمین پہر ایک
کا نام عاتکہ تھا نقلہ السہیل عن بعضهم فی الکلام علی قولہ صلى الله علیه وآله
واسلم انا ابن العواتک حیاة احووان میں کہا ہر عورتیں تین عورتیں ہیں مہمات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک عاتکہ بنت ہلال بن فاسح مادر عبد ربنا
بن قسی دوم عاتکہ بنت مرہ بن ہلال مذکور مادر ہاشم بن عبد مناف سوم تھا
بنت الاوقص بن ہلال مادر وہب پدر آمنہ مادر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عاتکہ او سکوت مین جو خوشبودار ہوا انتہی سب سے زیادہ انہیں حلیمہ سعدیہ نے
آپ کو دودھ پلایا بعض اہل علم نے تصریح کی ہے کہ حلیمہ کا شوہر اور اسکی بولوا
سب ایان لے آئے حلیمہ کو جب حضرت پر ڈر رہا تو آپ کو لاکر آپ کی مان کو
دیکھیں آپ کی مان آپ کو لیکر دینے آئیں آپ کے احوال سے ملنے کو جو بی بی زہرا
تھے جب بیمار ہو کر پیرین تو راہ میں انتقال کیا اور مقام ابو امین مدفون ہیں
اوس وقت عمر حضرت کے شش سال تھے علی ماقالہ عجل بن اسحق ولترتل
حلیمة تتعرف بالخیر والسعادة وتغوز منه صلى الله عليه وسلم بالحسنى وزيادة
لقد بلغت في الهاشمي حليمة مقاما على ذروة العز والمجد
وزادت مواشيها واخصب يعجا وقد عم هذا السعد كل بني سعد
ابن عباس کہتے ہیں حلیمہ ذکر کرتی تھیں کہ جب میں نے حضرت کا دودھ چھوڑا یا تو
آپ نے کہا اللہ اکبر کبیرا و احمد شکر کثیرا و سبحان اللہ بکرة واصیلا تبام امین برکات
حاشیہ نے آپ کو پالایہ طرف سے باپ کے حضرت کے ارث میں آئین تہین
پہر آپ کو پاس عبدالمطلب کے کہ معظمہ میں لیکن وہ آخر سال ہشتم تک آپ کے
کفیل ہے سال ہفتم میں حضرت کی آنکھیں دکھنے آئین عبدالمطلب نے مرض موت

میں ابو طالب کو وصیت کی اسلئے کہ وہ بے مین فخمیم و عظیم اور حضرت کے باپ
 عبد المذک کے شقیق تھے اور انکو شرف کفالت و تربیت حضرت سے افتخار حاصل
 ہوا اور وہ ملاحظہ خیر و برکت کا حضرت سے کرتے تھے جب حضرت ہمراہ انوکے
 عیال کے کھاتے سب سیر شکم ہو جاتے اور جب نہ کھاتے تو وہ بھوکے رہتے
 ایک بار کے میں قحط پڑا ابو طالب نے حضرت کو ہمراہ لیکر استقار کیا پانی برسا
 پہر عمر بارہ سال دو ماہ دس روز میں اپنے ہمراہ شام کو تجارت کے لیے لیگئے
 جب قافلہ موضع بصری میں اور ایک ایک اہب نے حضرت کو دیکھا اور سکو بخیر ا
 کہتے تھے وہ اپنے صومعو میں تھا علم نصاریت اوس کی طرف منتی ہوتا تھا
 اوسنے قوم کے لیے طعام طیار کیا بسبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حال
 اکثر گزارا و کارا اہب مذکور پر ہوتا تھا وہ لسنے بات بھی نکرتا اور نہ کسی کو کھانا کھلتا
 پہر ابو طالب ہی کہتا تم اپنے برادر زادے کو لیکر واپس جاؤ اور انکو بیو دے
 بچاؤ ابو طالب اپنی تجارت کو فارغ ہو کر جلد کے کو پہرے سرور الحزون میں کہا
 کہ بخیر نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ یہ روح بے الما میں ہے امداد و سکومت عالیز
 ٹھیرا کہ بیچا گیا جب تم لوگ اسے تو کوئی پتھر و درخت باقی نہ مانگا اوسنے سجدہ کیا
 سنگ و درخت سجدہ نہیں کرتے مگر پیغمبر کو ہم اسکی صفت اپنی کتابوں میں پاتے
 ہیں اور ابو طالب سے کہا اگر تم اسکو طرف شام کے لیجاؤ گے تو بیو د اسکو مار ڈالیگئے
 ابو طالب نے حضرت کو کے روانہ کر دیا انتہی نیز آنحضرت نے ہمراہ اپنی چابو زبر و

عباس ابنا عبدالمطلب کے سفر میں کا واسطے تجارت کے کیا تھا اور نبوت سے پہلے اجرت پر بکر یاں چرائیں تئیں یہ بات اور انبیاء کے حق میں بھی ثابت ہو چکی ہے جیسے موسیٰ علیہ السلام حکمت امین یہ تھی کہ گو سفند اضعف بہائم ہر انکی شبانی کرنے میں رافت و لطف دل میں ساکن ہوتا ہے اور جب راعی اس رعی سے طرف رعی خلق کے انتقال کرتا ہے تو اس کا نفس اول سے مہذب ہو رہتا ہے جب حضرت سلیٰ علیہ السلام آپس برس کے ہوئے اور ان کو مکہ میں امین کہتے تھے تو طرف شام کے تجارت خدیجہ کے لیگئے خدیجہ نے ہمراہ ان کے اپنا غلام میسرہ نام کر دیا حضرت ایک درخت کے سایے کے نیچے ٹیرے وہاں صومعہ راسب تھا اون سے کہا اس درخت کے نیچے کوئی سوا پیغمبر کے نہیں اوترتا ہے میسرہ کہتی ہیں جب دہوپ گرم ہوتی دو فرشتے آکر آپ پر سایہ کرتے جب آپ اوس سفر سے پرے تو اوسی سال حضرت سیخک خدیجہ کا ہو گیا اوس وقت عمر آپ کی پچیس برس نہ ماہ دس دن کی تھی یہ تیسرا سفر تھا ہمیں طرف سیخک خدیجہ ابیر ہو کر گئے تھے جب عمر آپ کی ۲۵ سال کی ہوئی قریش نے بنا کہ عبد کی تجویہ کی اس لیے کہ دیو ایریاہ کی بسبب خل سیل کے پٹ گنیں تئیں اور سیل سے پہلے بسبب بخور سلگانے کے آگ لگ چکی تھی حضرت ہی ہمراہ ویش کے چھوڑے تھے جب وہ لوگ موضع حبر تک پہنچے اختلاف ہوا کہ اس پہر کو کون اس جگہ پر کے پہرے کے سب اس بات پر راضی ہوئے کہ حضرت اپنے ہاتھ سے کہیں چنانچہ

اپنے رکھنا۔ جب ایام وحی کے لگ بھگ ہوئے آپ کو تنہائی میں رہتی
 غار حرا میں خلوت کرتے عبادت بجالاتے یہ عبادت ذکر تھا یا فکر تھی شیخ علی الدین
 رح کہتے ہیں کہ یہ تعبد قبل نبوت شریعت براہیم خلیل الہدیٰ پر تھا وغیر ذلک آپ کوئی
 خواب نہ دیکھتے مگر ہوش مثل سفید صبح ظاہر ہوتے یہ سچی خوابیں وحی کی پیش بند
 تھیں انکی مدت چہ ماہ تھی اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جب زمانہ وحی کا قریب
 آیا رجم شیاطین کثرت سے ہونے لگا تا رس ٹوٹ کر او کو پونچنے لگے اور
 ابتر اق سمع اوسی دم سے بالکل منقطع ہو گیا اور یہ روایت کہ شیاطین شب
 مولد میں اور قبل اسکے ازینہ انبیاء و رسل میں مرجوم ہوتے تھے بر تقدیر نبوت
 بطور قلت کے تھا کہ بتی راؤ کو لگاؤ کو لگتا اور کہتی لگتا اور زمانہ قربت وحی میں کثرت سے
 ستارہ شکنی ہوتی اور مرجوم ہوتے کذا فی سیرۃ الحلبي پھر جب چالیس سال عمر میں
 کی تمام ہوئی اور بعض نے کہا ۴۰ دن یا ۱۰ دن یا دو ماہ او پچھل سال کے روز و شب
 - شبستان سے یا شب یام شب کذا فی المواب توجبریل علیہ السلام
 نبوت لیا آئے آپ غار حرا میں تھے کہا پڑہ فرمایا میں قاری نہیں ہوں جبریل
 نے آپ کو زور سے بچینا پھر چوڑ کر کہا پڑہ فرمایا میں پڑبانہیں ہوں پھر دوبارہ پڑہ
 اسی طرح کیا پھر چوڑ دیا اور کہا اقرأ باسم ربك الذي خلق ما قوله ما لم يعلم پھر
 حضرت کو لیکر پہاڑ پر سے زمین پر اترے اور پانوں سے ٹھوکر ماری ایک شپہ
 پانی کا ٹکڑا جبریل نے وضع کیا اور حضرت سے کہا تم بھی اسی طرح کرو پھر دو کعت

نماز پڑھائی اور کہا الصلوٰۃ تھکذا پر غائب ہو گئے حضرت لیزان بن ابی سلمہ
 خدیجہ کے آنے اور یہ حال کہا اور فرمایا مجھ کو اپنے اوپر ڈر لگا خدیجہ نے کہا تم
 مت ڈرو بلکہ خوش ہو و اللہ اللہ کہ کبھی غمگین نہ کرے گا تم صلوات رحم کرتے ہو سچ بولتے ہو
 بار خلع اوٹھاتے ہو وہاں نوازی کرتے ہو آفات حق پر مدد دیتے ہو پھر خدا
 آپ کو لیکر پاس میں رقبہ بن لہ نفل کے آئیں یہ برادر عم زاد خدیجہ تھے اور جاہلیت میں
 نصرانی ہو گئے تھے کتاب عربی لکھتے تھے شیخ کبیر تھے نابینا ہو گئے تھے خدیجہ
 کہا اسرا بن عم اپنے برادر زادے کی بات سنو ورقہ نے کہا اور بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو
 حضرت نے جو دیکھا تمنا وہ حال کہا ورقہ نے کہا یہ وہ ناموس ہے جو موسیٰ پر
 اترتا تھا کاش میں اس نلے میں جو ان بہت کاش میں اس میں تم تک زندہ رہتا کہ
 تیری قوم تمہکو نکال دے گی حضرت نے فرمایا کیا وہ مجھ کو نکال دے گی کہا ہاں کسی شخص کے
 پاس کہی وہ چیز نہیں آئی جو تیرے پاس آئی لکن لوگ اس کے دشمن ہو گئے اگر تیرا
 دن مجھ کو پالے گا تو میں خوب سی تیری مدد کروں گا پھر زیادہ زمانہ نہیں گزرا کہ
 ورقہ نے وفات پائی ابتدا نبوت کے بعض اقوال میں روز و شبہ ہشتم
 ربیع الاول آئی ہے پھر بعد اسکے وحی تم گئی یہاں تک کہ حضرت کو سخت حزن
 ہوا مدت فترت وحی کی تین سال تھی کچھ جنم بہ ابن ماسیحی پھر جب صل علیہ السلام
 سورہ یا ایہا المدثر لیکر آنے اور لکھا تو وحی آنے لگی اور نزول اس سورت کا ابتدا
 رسالت تھا یہ سورت نبوت سے تین سال بعد آئی اور بعض نے کہا کہ تقارن نبوت

کے آئی اور حضرت لوگوں کو خفیہ طور پر اللہ تعالیٰ کے بلائے لگے کیونکہ اوست
 تک حکم انظار کا نہوا تھا اور جو شخص اسلام لایا تھا وہ جب نماز پڑھنا پاتا کسی
 درہ کو وہ کی طرف نکل جاتا تاکہ شکر کین سے نماز پڑھنا اور سکا مخفی رہے یہاں تک کہ
 کچھ نافر شکر کین کے سعد بن ابی وقاص پر مطلع ہوئے یہ کچھ نافر مسلمین میں اندر
 بعض شباب کے نماز پڑھ رہے تھے اونھوں نے ان پر انکار کیا اور عیب لگایا اور
 مقام سے پیش آئے سعد نے ایک مرد کو اونہیں بار او سکا سر زخمی ہو گیا یہ پہلا
 خون تھا جو اسلام میں بہا گیا اس وقت حضرت بن اپنے اصحاب کے دار اقامت
 میں داخل ہوئے اپنی نماز و عبادت خفیہ طور پر کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے حکم
 انظار دین کا دیا اور عمر بن خطاب تین دن بعد اسلام حمزہ بن عبد المطلب سے
 سنہ ۶ میں نبوت ساری الراجح اسلام لانے مدت اخفا کی تین برس تھی اس وقت
 میں قریش حضرت کو ایذا دیتے اور اہل ایمان کو ستاتے تھے یہاں تک کہ ایک
 جماعت مستضعفین کو عذاب کرتے جیسے بلال و جناب بن المارت و عمار بن یاسر
 اور عمار کے باپ اور اونکی ماں جیسی اور اونکے بھائی عبدالہ کو یہاں تک کہ یا سر
 اسی عذاب میں مر گئے اور ابو جہل لحدہ اللہ نے ایک ہتھیار شرمگاہ ہمیدہ میں مارا
 جس سے وہ گزین ریہلی شہید وہیں اسلام میں پہر کثرت ایذا شکر کین سے ایک
 جماعت مسلمین نے طرف حبشہ کے باشارہ آنحضرت ہجرت کی نجاشی نے اونکا
 اکرام کیا انہیں عثمان بن عفان اور اونکی زوجہ رقیہ بنت رسول خدا بھی تھیں

قریش نے جب سنا کہ یہ لوگ نکلے جاتے ہیں تو اونکے پیچھے پڑنے کو نکلے مگر کوئی ایک ہاتھ نہ آیا یہ پہلی ہجرت تھی طوفانِ جدشہ کے ماہِ رجب سنہ ۵ ہجرت میں یہ پہلے مہینے سے کم میں بعد مکہ جدشہ کے بہت سے لوگ وہاں آگئے جبکہ اونکو یہ خبر پہنچی کہ مشرکین نے وقتِ قراوتِ حضرت کے سورہ و النجم کو سجدہ کیا انکو امان ہوا کہ شاید وہ اسلام لے آئے ہیں

فصل بیان میں معاہدہ قریش کی قتلِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مرنا ابو طالب کا اور جانا حضرت کا طرفِ نبی ثقیف و طائف کے اور ابتداء اسلام

انصار و غیرہ کے

مواہب میں کہا ہے کہ جب قریش نے دیکھا کہ حضرت اپنی ہمراہیوں کی وجہ سے غالب ہیں اور آپ کے اصحاب بسببِ جدشہ کے ذمی عزت ہیں اور عمر بن خطاب مسلمان ہو گئے اور قبائل میں اسلام پھیل گیا تو سب نے اس بات پر اجماع و اتفاق کیا کہ حضرت کو قتل کر ڈالیں یہ خبر ابو طالب کو پہنچی انھوں نے بنی ہاشم و بنی مطلب کو جمع کیا اور حضرت کو اپنے شعب میں داخل کر کے مہینہ قتل سے مانع آنے یہ کام ہر اوجہ سے عادتِ جاہلیت پر کیا قریش نے یہ حال دیکھا باہم مشورہ کیا کہ ایک خط لکھیں اوس میں یہ عقد ہو کہ ہم بنی ہاشم و بنی مطلب سے سخت

و سبائیت و مخالفت نکرینگے اور کبھی صلح ہمارے ساتھ اونکی نہوگی جب تک کہ
 وہ حضرت کو واسطے قتل کے ہکو حوالے نہ کریں ایک صحیفہ میں یہ عمدہ خط منصور بن
 عکرمہ بن ہشام لکھا گیا اور سکا ہاتھ خشک ہو گیا وہ صحیفہ جو ف کعبہ میں عرہ محرم
 سنۃ نبوت کو لکھا گیا اور بنی ہاشم و بنی مطلب ابو طالب کو لیکر اپنے شعب میں
 داخل ہوئے مگر ابو لب کہ وہ ہمراہ قریش کے رہا دو یا تین برس تک یہی حال
 گزرا یہاں تک کہ یہ لوگ تنگ آگئے قریش نے غلہ کو انے روک دیا تھا کوئی رس
 انکو نہ پہنچتی مگر خفیہ طور پر اور باہر نہ نکلتے مگر موسم سے موسم تک پہر کچھ گول نقض
 اوس صحیفے کے کھڑے ہو گئے اور اللہ نے حضرت کو اس صحیفہ کے حال پر
 اطلاع دی کہ دیکھنے سارا مضمون اوسکا بابت قطعیت ظلم کے کھالیا ہر
 بجز نام خدا کے کچھ باقی نچھوڑا حضرت نے یہ بات ابو طالب سے کہی ابو طالب نے
 اون کو گون کو خبر دی انتہی تباہی ہم میں شعب سے باہر آئے اسی سال اول ذیقعدہ
 میں بعد ہشت ماہ و ۲۱ یوم کے خروج حصار شعب سے ابو طالب نے انتقال کیا تھا
 میں کہا ہے کہ انکی عمر ۸۰ سال کی تھی اور تین دن بعد اونکے خدیجہ کی وفات ہوئے
 مسیب اکثر میں حضرت وقت وفات کے آئے اونکے پاس عبد اللہ بن اسید و
 ابو جہل بن ہشام تھا کہا اے ابو جہل اے اللہ کہو یہ وہ کلمہ ہے کہ میں تمھارے لیے آئی
 گو اہی دو گنا پاس اللہ کے ابو جہل نے کہا اے ابو طالب کیا تم ملت عبد اللہ سے
 بیزار ہوتے ہو حضرت اون پر بار بار اس کلمے کو عرض کرتے اور فرماتے یا عمر

قل لا اله الا الله اشهدك بها عند الله اور یہ دونوں بھی کہتے یا اباطالب
 اترغب عن ملة عبد المطلب یہاں تک کہ آخر کلمہ جو ابوطالب نے کہا یہ تھا
 انا امرت علی ملة عبد المطلب پھر مر گئے علی مرتضیٰ کہتے ہیں جب ابوطالب
 مر گئے مینے حضرت کو خبر دی حضرت رونے اور کہا جاؤ نہلا کر کفن دیکر ایک گروہ کو
 میں داب رو وغفر الله له ورحمہ مینے ایسا ہی کیا اور حضرت اونکے لیے استغفار
 کیا کرتے تھے کئی دن تک سی طرح کیا اور گھر سے باہر نہ نکلے یہاں تک کہ جبریل
 یہ آیت لاسے ماکان للنبی والذین امنوا الا یتوا بن عباس کہتے ہیں حضرت کے
 سانسے جنازہ ابوطالب کا آیا کہا وصلت رحمتك وجزاك الله خيرا یا عم
 تنبیہ کفر چار طرح پر ہوتا ہے کفر انکار و کفر جھوٹ و کفر نفاق و کفر عناد
 کفر انکار یہ ہے کہ اللہ کو دل سے نہ پہچانے اور زبان سے اقرار نہ کرے کفر جھوٹ یہ ہے
 کہ دل سے تو اللہ کو پہچانے لیکن زبان سے اقرار نہ کرے جیسے کفر المیس کا اور کفر
 یہود کا ساتھ حضرت کے کہ یہی قبیل کا تھا قال تعالیٰ فذلک جاءہم ما عرفوا
 کفر و ابہ ای جحد و کفر نفاق یہ ہے کہ زبان سے اقرار کرے اور دل سے مستعد
 نہ ہو کفر عناد یہ ہے کہ دل سے تو اللہ کو پہچانے اور زبان سے بھی اقرار کرے لیکن
 ستدین نہ ہو ساتھ اسکے اور نہ شفا و وطیح جب طرح کہ کفر ابوطالب کا تھا چنانچہ

ابوطالب نے کہا ہے

ولقد علمت بان دین محمد من خیر ادیان البریة دینا

لو لا الملامۃ اوحذار مسکبۃ لوجدتني سحاً بذ الوصيدنا

و دعوتنی و عرفت انک ناھعی و لقد صدقت و کنت فی امیننا

اور یہ ہر چار نوح کفر برابر ہیں اس حکم میں کہ اللہ تعالیٰ ان کفر والوں کو نہ بخشے گا جب کہ یہ اس کفر پر مجاہدین کے نعوذ باللہ منہا ف اسی سال ہم نبوت میں خدیجہ کبریٰ کا بھی انتقال ہوا حضرت پر اس سال میں دو رنج لگا آرائے ایک مرزا ابوطالب کا دوسرے مرزا خدیجہ کا اسی سال ہم میں حضرت طرف طائف و ثقیف کے گئے بعض نے کہا تھا گئے بعض نے کہا آپ کے ہمراہ زید بن حارثہ تھے موت خدیجہ ربیعہ سے تین مہینے بعد گئے شوال سے تین اتین باقی تہین یہ جانا اس لیے تھا کہ اونے کچھ مرد لیں کیونکہ آپ موت ابوطالب سے مکروہ تب تکین طائف کے سرداروں نے آپ کی کچھ حمایت نہ کی بلکہ اپنے غلاموں اور اعمقون کو بھڑکا دیا وہ گالیان دینے لگے اور چلاتے اور تھراتے یہاں تک کہ ہر دو پای مبارک خون آلودہ ہو گئے جب زیادہ چوٹ لگتی آپ بیٹھ جاتے تب وہ آپ کے بازو پکڑ کر کھڑا کرتے جب آپ چلتے تو پھر سنگباری کرتے اور قہقہے لگاتے زید بن حارثہ آپ کو بچاتے اور خود سپرنتے یہاں تک کہ کئی جگہ لو کا سر زخمی ہوا جب حضرت عائشہ متبہ و شیبہ پسران ربیعہ تک پہنچے تب وہ غلام احمق جو بیچھے لگے آتے تھے پھر گئے حضرت ایک دخت کے سایے میں بیٹھ گئے اور ٹھکرتے پسران متبہ نے عائشہ سے نظر کی اور یہ حال دیکھا اور انکو رحم آیا عداس نام پر غلام

نصرانی کو بلا کر کہا کہ ایک خوشنہ اگلو طبق میں کھکر پاپاس شخص کے لیجا اور کہہ کہ
 تم یہ کھاؤ وہ لیگیلا اور رسا سے حضرت کے وہ طبق رکھدیا حضرت نے البیہم الرحمن
 لکھا ہاتھ رکھا پھر کھایا عداس نے چہرہ مبارک کی طرف نظر کر کے کہا کہ یہ کلام اس
 شہر کے لوگ نہیں کہتے ہیں حضرت نے کہا تو کس شہر کا ہو اور تیرا دین کیا ہے
 اس نے کہا میں نصرانی ہوں نینوی کا رہنے والا فرمایا امن قریۃ الرجل الصالح
 یونس بن مئی عداس نے کہا تم یونس بن مئی کو کہاں سے جانتے ہو فرمایا وہ میرے
 بہائی تھے اور نبی تھے اور میں بھی نبی ہوں عداس نے آپ کے سر و دست و پا کو
 بوسہ دیا ابنا ربیعہ دیکھ رہے تھے ایک نے دوسرے سے کہا اس شخص نے تمہارے
 غلام کو تیرے پاؤں پر دیا جب عداس پھر کر آیا کہا تجھ کو کیا ہوا جو تو اس شخص کے ہاتھ پاؤں
 چومنے لگا اس نے کہا سیدی زمین میں کوئی شخص بہتر اس مرد سے نہیں ہے اس نے
 مجھے وہ بات بتائی جسکو سوا پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا اس قحے کو بغوی نے بہی اپنی
 تفسیر میں نبیل سورہ احقاف ذکر کیا ہے وغیرہ نے غیرہ جب حضرت خیر ثقیف
 سے مایوس ہو کر پہرے آمد نے جبریل کو بھیجا اس کے ہمراہ ملک جبال تھا اس نے
 کہا اگر تم کہو تو میں ان دونوں خشبیں یعنی پہاڑوں کو ثقیف پر منطبق کر دوں
 یہ خشبیں دو پہاڑوں کے تھے علاوہ ان کے کہ امینی بعد ان کے نقل کرنے کے
 کے سے طرف طائف کے یا مراد اہل کہ تھی کہ وہی سبب ہوے تھے حضرت
 کے جانے کے طرف ثقیف کے فرمایا بل ارجمان یخرج اللہ تعالیٰ من ہلالہ

من يعبدہ لایشرک بہ شیئاً ملک ابرہال نے کہا تم ویسی ہی ہو جیسا اللہ نے
 تمہارا نام رکھا ہے اور وقت دحیر ملا و پیازہ نے خوب کہا ہے الرسول خیر خواہ
 دشمنان پھر حضرت وہان سے حراء کو آئے اسد الغابہ میں کہا ہے جب طائف
 سے پھرے کسی کو پاس مطعم بن عدی کے بھیجا اسن طلب کیا مطعم نے اسن یا
 اور ہمراہ حضرت کے سجد میں آیا حضرت اس سے اس بات کا شکر تانتے تھے
 یہ رجوع آپ کا طائف سے ۲۳ شب ذیقعدہ کو ہوا تھا اشار رجوع میں نزول
 آپ کا نخل میں ہوا یہ ایک جگہ ہے ایک رات پر کلمہ مغنطہ سوار گئے سات جن نصیب کے
 آئے یہ ایک شہر ہے شام کا جب قرآن سنا تو اس پر کان رکھا اور اسلام لائے
 حضرت سورہ جن پڑھتے تھے کما قالہ مغلطائی پہر اپنی قوم کے پاس پھر گئے
 اور کہا انا سمعنا قرانا عجبا یھدی الی الرشاد فامنا بہ ولن نشرک بہ بنا احد
 اور حضرت پر یہ آیت اور تری قل اوحی الی انہ اسمع نغم من الجن کافی الصمیمین
 ذلک قولہ تعالیٰ واذ صرفنا الیک نغم من الجن لیسמעون القرآن املیۃ جب
 سنہ یازدہم نبوت ہوا انصار نے اسلام لانا شروع کیا حضرت گھر سے نکلتے اور
 لوگوں کے آثار کا متبع اون کے منازل میں بقیام عکاظ و مجنہ و ذی المجاز موسم
 میں کرتے اور فرماتے من یؤدینی من بیضہ فحق البلیغ رسالۃ ربی وذل الجنۃ
 آپ کو کوئی ناصر نکلتا اور نہ کوئی جواب دیتا تا انکہ جملہ قبائل سے قبیہ قبیہ کر کے
 یہ سوال کیا سب بری طرح جواب دیتے اور سنا تے اور کہتے قملکھ اعلم بک

یہاں تک کہ اللہ نے انہما را اپنے دین کا چاہا حضرت کو اس قبیلہ انصار کی طرف
 لایا یہ لقب اسلامی لقب ہے حضرت کی انہوں نے نصرت کی اس لیے یہ لقب ہوا یہ
 اولاد قبیلہ واؤس و خزرج کہلاتی تھی حضرت نے منی میں بعض خزرج کو نزدیکیا
 عقبہ کے جو پہلوی منی میں ہی رہا یا کہا تم کون ہو کہا ہم خزرج ہیں فرمایا تم نہیں
 کہ میں تم سے کچھ باتیں کروں وہ بیٹھ گئے آپ نے ان کو طرف اسلام کے
 بلایا اور ان کو قرآن پڑھ کر سنایا ان کے پاس حضرت کا علم تھا انہوں نے
 آپ کی نعت و صفت پہچانی کیونکہ یہود دینہ اونسے کہا کرتے تھے کہ ایک نبی
 عنقریب مبعوث ہونیوالا ہے ہم اسکی پیروی کریں گے اور اس کے ہمراہ ہو کر
 نیکو قتل کریں گے خزرج نے حضرت کی بات قبول کی تاکہ یہود اور پیرو سابق نہوں
 اور چہڑہ آدمی اونہیں کے اسلام لے آئے حضرت نے فرمایا تم میری پشت
 رو کو کہ میں رسالت اپنے رب کی پہونچا دوں انہوں نے کہا ہم اپنی قوم
 کو دعوت کریں گے طرف اوس چیز کے جسکی طرف تم نے ہماری دعوت کی ہے
 اگر قوم نے ہماری بات مان لی تو پھر تم سے زیادہ کوئی غالب و عزیز تر نہوگا
 اور یہ وعدہ تم سے موسم سال آئندہ میں ہے حضرت نے ان کو حکم دیا کہ تم اس
 امر کو اہل مکہ سے مخفی رکھو جب وہ لوگ دیتے میں پہونچے کوئی گھرباقی نہ رہا
 مگر اوس میں حضرت کا ذکر تھا پھر سال آئندہ میں بارہ شخص حضرت سے ملے پانچ تو
 وہی شخص تھے جو سال اول میں مل گئے تھے اور باقی خزرج تھے گرد و مرد اوس

کے تھے یہ عقبہ ثانیہ جو یہ لوگ اسلام لائے اور حضرت کی شرط کو قبول کر کے
 اپنے شہر کو واپس گئے اللہ نے انہیں اسلام کو ظاہر کیا اسعد بن زرارہ مدینے
 میں مسلمانوں کو لیکر جمبو پڑتے پھر کسی کو پاس حضرت کے بھیجا کہ ایک قرآن کھلا
 بھیجو و حضرت نے صعوب بن عمیر کو بھیجا یا اون کے ہاتھ پر ایک جماعت کثیر
 اسلام لائی سجدہ اون کے سید اوس سعد بن معاذ و اسید بن حنیتر تھے اور سارے
 بنو عبد الاشمل ایک دن میں کیا مرد کیا عورتیں اسلام لے آئے پھر سو سو سال ہوم
 میں قریب ستر مرد کے آئے یہ عقبہ ثالثہ تھا حضرت نے اون سے بیعت لی
 اس شرط پر کہ وہ جہ طح اپنی نسا و ابناء سے مانع ہوتے ہیں اسی طرح حضرت سے
 بھی مانع ہوں اور امر و اسود سے جنگ کریں اس عقبہ ثالثہ میں عباس بھی
 حاضر تھے حضرت نے ان لوگوں پر تاکید سچ بولنے کی فرمائی بعض نے اس
 عقبہ ثالثہ کا نام عقبہ ثانیہ رکھا ہے **ف** سال دو از دہم نبوت میں ہجرت
 سے ایک سال پہلے کما قالہ ابن شہاب عن ابن المسیب حضرت کو امر ہوا
 او سوقت عمر آپ کی ۵۱ سال ۹ ماہ کی تھی اور آپ کو بیداری میں شب ثانیہ ۲۷
 ربیع الاول کو قالہ ابن الاثیر والنووی فی شرح مسلم یا ربیع الآخر کو قالہ اللہ
 فی فتاواہ یا ربیع میں آسمان پر چڑھا لیکن اب عمل اسی ۲۷ جب پر ہی وقیل
 غیر ثلاث رہی معراج منام سو وہ ۳۲ بار ہوئی ہے علی ما ذکرہ الشعرائی
 پہلے در بیان سے زمزم و مقام کی اوٹھا کر بیت المقدس کو لیکن پھر براق

لائے اور سپہ سوار کر کے آسمانوں پر لیگے باجملا اس رات پانچ نمازین حضرت
 پر فرض ہوئیں اسی عدد رکعات پر جو اس دم متعین ہے وہو کالج اور بعض نے
 کہا دو دو رکعت پہر سال ہجرت میں بعد اسکے رباعیہ چار اور ثلاثیہ تین حضرت میں
 فرض ہوئیں اور اول اسلام میں نماز صبح دو ہی رکعت تھی جللی نے کہا دو رکعت
 قبل طلوع شمس اور دو رکعت تیسرے پہر کو قبل غروب شمس فرض تھی اور اکثر
 اہل علم اسپر ہیں کہ بدارت ساتھ نماز ظہر کے تھی اوس دن سے جو بعد اشک کے
 آیا تھا خطیب نے کہا کوئی سکے کہ شروع نماز کا صبح سے کیوں نہ کیا اسکی وجوب
 میں ایک یہ کہ وجوب نماز پنجگانہ کا ظہر سے صراحتہ آیا ہے دوم یہ کہ بجالان نماز کا
 متوقف ہو بیان نماز پر اور یہ بیان حاصل نہوا مگر وقت ظہر کے انتہے اور کچھ
 کہا کہ ہدایت نماز کی صبح شب معراج سے ہوئی تھی ف علی نے کہا نماز حضرت کی قبل وقت
 نماز پنجگانہ کے طرف کیجے کے تھی پہر طرف بیت المقدس کے آپ کعبہ کو درمیان پر اور بیت المقدس
 کے کر لیتے تاکہ استقبال کعبہ بھی ہو جائے جب دینے میں آسے یہ بات
 نہو مکی آپ کو مستدبار کعبہ شاق گذرا اللہ نے قبلہ کو تحویل کر دیا یہ سب تحویل کا
 تھا اسی شب معراج میں شق صدر بھی واقع ہوا اور یہ شق پانچ بار ہوا تھا ایک بار
 طفولیت میں نزدیک حلیمہ کے یہ شق علیہ ہے آکیا بار بعد دو سالہ و چند ماہ دوا
 مسلو آکیا بار اسی شب سردار میں آکیا بار اوس وقت جبکہ فرشتہ وحی لیکر آیا ذکر ہوا
 بعضہد آکیا بار خواب میں حضرت نے شب معراج میں اپنے رب کو چشم سر سے

علی صبح دیکھا اور بات کی اور دیکھنا آپ کا اند کو دنیا میں سجدہ آپ کی خصوصیت کے ہے اور یہ شرعاً حق میں غیر حضرت کے دنیا میں مجال ہے جب صبح ہوئی حضرت نے لوگوں کو خبر دی کہ آج کی رات یہ واقعہ گذر اگھانے اچھی نگہ کی اور صفت بیت المقدس کا سوال کیا آپ نے بیت المقدس کو پہلے اس سے نہ کیا تھا تجبریل نے او سکو اوٹھا کر آپ کے سامنے کر دیا یہاں تک کہ آپ نے ساری صفت او سکی بیان فرمادی صلی اللہ علیہ وآلہ وھما وسلم

فصل بیان میں ہجرت و غیب کے

اہل یر نے کہا ہر جب عقد سبائیت در میان حضرت اور اہل مدینے کے مہرم و مستحکم ہو گیا اور آپ کے اصحاب کے میں بسبب بیزا مشرکین بن گھم سکے اور او جفا پر شک کیا بنو کے تو حضرت نے او کو اجازت ہجرت کی دی کہ وہ مدینے چلے جائیں حدیث عائشہ میں آیا ہے کہ فرمایا میں نے گھر تمھاری ہجرت کا دیکھا یہ ایک زمین شور زما دار در میان دو سنگستان کے ہے اور وہ یشرب ہوتب وہ لوگ چپ کر ایک ایک قطعہ ہو کر نکلے مگر عمر بن خطاب کہ وہ کھلم کھلا ہجرت کا نام لیکر باہر آئے اور کفار مکہ میں ہی کسی نے او کو نرو کا مع اپنے بہائی زمین خطاب کے باہر نکلے مع ہیبت حق ست این از خلق نیت حضرت کے ساتھ کوئی باقی نہ با مگر ابو بکر صدیق و علی بن ابی طالب کذا قال ابی سعید

قریش نے دیکھا کہ حضرت کو سنت حاصل ہو گئی اور ان کے اصحاب شہر مین ہو گئے اور یہاں کے اصحاب ہجرت کیے جاتے ہیں تو حضرت کے نکلنے سے حذر کر کے دارالندوہ مین مشورے کے لیے جمع ہوئے یہ قصی بن کلاب کا گھر تھا اور قریش کوئی کام نہ کرتے مگر اسی گھر مین اور اسی جگہ مشورہ کیا کرتے جب وہاں فراہم ہوئے لوگوں کو روک دیا کہ کوئی نہ آوے اس ڈر سے کہ سیادہ کوئی شخص نبی ہاشم کا آجائے اور حال پر مطلع ہو ابن درید نے کہا یہ پذیرہ نفر تھے اور ابن دجین نے کہا سولہ نفر تھے غرض کہ جب مشورے کے لیے بیٹھے اہلیس صورت مین ایک شیخ نجدی کے ظاہر ہوا دوسری روایت مین ہے کہ اوسکے ہاتھ مین عکازہ تھا اور جبہ صوف کا اور ایک برنس سبز ٹیلیساں پہنے ہوئے آیا اور گھر کے دروازے پر کھڑا ہوا پوچھا اس شخص پر تم کون ہو کہ مین ایک شیخ ہوں اہل نجد سے مین تمہارا ارادہ سامین بھی یہاں آیا کہ کوئی رائی مین اور خیر خواہی کروں قریش نے کہا یہ ایک در نجد کا ہے نہ کے کا اسکے ہونے مین تمہارا کچھ ضرر نہیں ہے پھر گفتگو شروع ہوئی ہشام بن عمرو کی یہ رائی ہوئی کہ حضرت کو قید کرنا چاہیے اور بے آب و دانہ رکھ کر جان لینا چاہیے شیخ نجدی نے کہا یہ بری تجویز ہے اوسکے یار سن پائینگے تو جست کر کے اوسکو چھوڑ لیا بیٹنگے کہا ایک اونٹ پر لا کر نکال دینا چاہیے کہ ہمارے درمیان سے چلا جائے اور تم سب کے مین ملے پھر کہہ کرے تمکو کچھ ضرر نہیں شیخ نجدی نے کہا یہ رائی بھی کچھ نہیں ہے

تم نہیں دیکھتے کہ یہ کیسا خوش بیان آدمی ہے لوگوں کے دل علاوہ بیخلاق
 سے مغلوب کر لیتا ہے ابو جہل نے کہا میری یہ راہی ہے کہ ہر قبیلے سے ایک جوان
 استوار قوی دست صاحب نسب بہادر لیکر اور شیر بران ہر ایک کو دیکر کہا جا
 کہ سب کے سب ملکر ایک بارگی تیغ رانی کریں اور مار ڈالیں اس کام کے کہ نہیں
 خون اوکا سارے قبائل میں متفرق ہو جائیگا اور بنو عبدمناف تمام قوم
 سے حرب نکر سکیں گے چارنا چار دیت پر راضی ہونگے شیخ نجدی نے اس راہی کی
 بہت تمسین کی اس راہی پر سب کا اجتماع ہوا ہے

ہوتا ہے وہاں شور و قتل ہمارا لو حضرت دل اور سنو تازہ خبر اور
 جبریل نے اگر حضرت کو خبر دی اور کہا ابھی رات تم اپنے بستر پر سناؤ اور
 اللہ نے حکم دیا کہ تم اس رات میں بیٹے کو چلے جاؤ حضرت نے علی سے فرمایا کہ
 آج تم میرے فرش پر سو رہو وہ سو رہا اور فرمایا میری چادر اوڑھ لے تمھکو
 کوئی امر کرو نہ پہنچے گا پھر حضرت نے ٹھکر ایک ٹھکی ناک لیکر اونکے سر پر
 پھیک ماری اور یہ آیت پڑھی انا جعلنا فی اعناقھم اغلاک الی قولہ فھم
 لایبصرون اللہ نے اونکو ناندھا کر دیا ابن اسحق کہتے ہیں شکر کہین ساری رات حرا
 علی فراش حضرت پر گمان آنحضرت کرتے رہے اور حضرت انکو واسطے رد
 و دائع کے چھوڑ گئے تھے کہ تم کے میں رہو اور سب کی امانت و ودیعت لیکر
 آجانا ایک شخص نے اگر کہا تم سب لوگ یہاں کس انتظار میں ہو کہا محمد کی

اوسنے کہا تمہارا برا ہو وہ تو تمہارے سامنے سے نکل کر چلے گئے اور تم میں
 ہر ایک کے سر پر خاک ڈال گئے حدیث ابن عباس میں آیا ہے کہ جس شخص
 کو ایک سنگریزہ اوسدن پہنچا وہ دن بدر کے کافر مقبول ہوا راہ ابن
 ابی حاتم و صحیحہ الحاکم و ذک قال تعالیٰ و اذ یمکربک الذین کفرو البیت
 اویقتلواک اویضربواک و یمکربن و یمکربا اللہ واللہ خیر الماکربین عائشہ
 کہتی ہیں کہ حضرت ابو بکر کے گھر صبح اور تیرہ سے پہر کو آئے کبھی ناعہ نکرتے جب
 دن ہوا جسین اللہ نے حکم ہجرت کا دیا تو اوسدن حضرت پاس ہمارے دو پہر
 آئے کہ اوس ساعت آتے نہ تھے ابو بکر نے آگے دیکھا کہ کما کہ حضرت اسدم
 نہیں آئے مگر کوئی امر جدید پیدا ہوا ہے ابو بکر اپنی چار پائی سے اتر بیٹھے حضرت
 وہاں بیٹھ گئے ابو بکر کے پاس کوئی نہ تھا مگر میں اور میری بہن سارا حضرت نے
 فرمایا انکو اپنے پاس سے الگ کر دو ابو بکر نے کہا یہ تو میری دونوں بیٹیاں ہیں
 بخاری کا لفظ یہ ہے انما ہما اہلک وما اذ الہ فذاک ابی و امی فرمایا اللہ نے
 مجھکو اذن دیا، نہ کئے اور ہجرت کرنیکا کہا میں ہمراہ ہوں فرمایا ان کھا ایک راحلہ
 ان دو راحلون میں سے لیلو ابو بکر نے یہ دونوں ناتھے چہ ماہ پہلے خریدے
 تھے اور انکو اسی دن کے لیے پالا تھا اور چارہ دیا تھا حضرت نے فرمایا تمہارے
 لوگ چار سو درہم پر خرید فرمایا جس قیمت پر ابو بکر نے خرید کیا تھا اور یہ نقد پاس
 حضرت کے مدت حیات تک رہا یہاں تک کہ خلافت ابو بکر میں مر گیا پھر زادرا

خانہ ابو بکر سے لیکر شب جمعہ کو بعمر ۵۳ سال بروز دوشنبہ ہشتم سبغ الاول
 باہر نکلے اور راکو غار ثور میں پہنچے اور شب یکشنبہ تک اسی میں رہے
 پھر شب دوشنبہ کو غار سے نکل کر دوشنبہ آئندہ کو داخل مدینہ ہوئے مدت
 سفر کی آٹھ دن تھی قریش نے جب حضرت کو مکے میں پایا تب جوئی کہ کہہ رہے
 اعلیٰ و سفلی کے کو ڈھونڈ ڈالاکمین اتا پتا چلا آپ کے نشان پر قیادان کو
 بھیجا ہر طرف ایک قائف روانہ ہوا جو طرف جبل ثور کے گیا تھا وہ اثر پاک چلا
 اور ثور تک آیا پھر آگے نشان پایا اہل مکہ پر آپکا نکل جانا سخت گران گزارا
 نہایت گھبرائے کہ یہ کیا ہوا اور جو کوئی آپکو پھیر لاسے اسکو سونا تھے دینے
 کے حضرت جسوقت غار میں داخل ہوئے تھے آمدنے وہاں درخت بول کا
 اوگا دیا وہن غار کو گون کی آنکھ سے چہپ گیا اور دو کبوتر اگر غار پر بیٹھے
 اور اونہون نے انڈے دیئے اور مگرٹی کو حکم ہوا کہ اوسکے اوپر جالاتند
 جو انان قریش ہتھیار لیکر آئے اور کوئی غار میں نظر کرنے لگا بجز دو کبوتر کے
 کچھ نہ دیکھا جان لیا کہ یہاں کوئی نہیں ہے اور بعض نے کہا غار کے اندر گھس کر
 دیکھو اسید بن خلف لغنہ آمدنے کہا مگو غار سے کیا کام ہوا میں تو مگرٹی نے
 محمد کی میلاد سے بھی پہلے جالاتا ہے صحیحین میں انس سے آیا ہے کہ ابو بکر نے کہا
 غار کے اندر سے شرکین کے پانوں دیکھے کہ وہ ہمارے سر پر کھڑے ہیں میں نے
 کہا اے رسول خدا اگر کوئی انہیں سے اپنے پانوں کی طرف دیکھے گا تو ہلو دیکھے گا

فرمایا ابابکر ما ظنک بائین اللہ فاللہما ایک روایت میں آیا ہے کہ حضرت نے
 دعا کی اللہ اعم ابصار ہو وہ غار کے اندر گھسنے سے اندسے ہو گئے
 صاحب بردہ نے اسی طرف اپنے قصیدے میں اشارہ کیا ہے
 وما سوى الغار من خیر من کرم
 وکل طرف من الکفار عنہ عی
 فالصدق والفاکر والصدق لہ
 وہم یقولون ما بالغار من ارم
 ظنوا الحکام وظنوا العنکبوت علی
 خیر البدیة لمر تنبج ولم تحم
 وقایة اللہ اغنت عن مضاعقة
 من الدروع وعن حال من الاطم
 عبدالرحمن بن ابی بکر باوجود صغریں کے رات کو پاس حضرت و ابوبکر کے آتے
 اور قریش کی خبر لاتے اور پھر راتوں رات صبح سے پہلے کے میں جا پوختے
 اور عامر بن فہیرہ غلام ابوبکر ہر رات کو دودہ لاتا پھر عبداللہ بن الارقط کو دوا
 دلالت طریق کے نوکر رکھا انکا اسلام معلوم نہیں ہے دو دنوں راتوں کے پہرے
 کیے اور وعدہ کیا کہ تین رات کے بعد غار توڑ پرائے وہ آیا اور اسے دونوں
 کو سوار کرایا اور لیکر چلا اور ہمراہ انکے عامر بن فہیرہ بھی چلا اور دریا کی طرف
 کا رستہ لیا راہ میں سراقہ بن مالک سامنے آئے انکے گھوڑے کے قدم
 زانو تک زمین میں دبیں گئے حالانکہ زمین نہایت سخت تھی تب سراقہ نے
 ندا کی کہ امان دو تب گھوڑا باہر آیا اور سراقہ نے آکر زاد و متاع پیش کیا حضرت
 نے کچھ نہ لیا فرمایا ہماری خبر مخفی رکھو وہ وہاں سے پھرے جو کوئی ملتا اوکو

پیر دیتے اور کہتے میں یہ ساری راہ دیکھ آیا ہوں کہ میں کسی کا کچھ اتا پتا
 نہیں ہے بوسیری نے ہمزہ میں اس قصے کی طرف اشارہ کیا ہر طرف
 طریق ہجرت میں عجائب واقع ہوئے از انجملہ یہ ہے کہ موضع قیدی میں ام معبد
 خزاعیہ پر گزرا ہوا وہ ہر کسی کو جو او دہر سے گذرنا کھانا کھلاتے دودھ پلاتے
 اس سال قحط تھا اس سے شیر و گوشت طلب کیا کہ خرید کرین نپایا حضرت
 نے دیکھا کہ ایک بکری بندھی ہو اور ضعف وفاقہ سے خشک ہو رہی ہے
 پوچھا اسکے دودھ ہے کہا بھلا یہ کیا دودھ دیگی فرمایا تو مجھے اجازت دیتی ہو
 کہ میں اسکو دو ہوں کہا ہاں آپ نے ایک برتن میں اسکو اسد کا نام لیکر
 دو باؤسے اتنا دودھ دیا کہ ساری قوم نے پیا اور بیچ رہا پھر دوبارہ دونا
 اور چھوڑ کر چلے گئے ام معبد کا شوہر آیا اوسنے یہ حال اوس سے کہا وہ بولا
 واللہ هذا صاحب قریش ولو رأیتہ لاتبعتہ سیرت حلبی میں کہا ہے کہ
 ام معبد نے ہجرت کی اور اسلام قبول کیا اسی طرح اوسکے شوہر و برادر نے
 اوسکے گھر والے یوم نزول مرد مبارک سے تاریخ مقرر کرتے تھے یہ بکرے
 رات دن دوہی جاتی یہاں تک کہ خلافت فاروق رضی اللہ عنہ میں مگر کسی رخصت
 نے ربیع الا برار میں ہند بنت ابجون سے نقل کیا ہے کہ حضرت خیمہ ام معبد میں
 اوترے وہ سیری خالہ تھی جب سوکراؤٹھے پانی مانگا ہاتھ دہو کر کلی کی اور
 ایک درخت عوج جو پاس خیمے کے تھا اوسکی جڑ میں پانی کلی کا ڈال دیا صبح کو وہ

ایک بڑا جنگی درخت ہو گیا اور بہت بڑا سیوہ بزرگ و کرسن راسخہ غنبر و طعم شہد
 لایا جو شخص اس کو کھاتا سیرکم ہو جاتا اور جو کوئی پایا ہوتا وہ سیراب ہو جاتا
 اور بیا صحت پاتا اور جو شتر کو سفند او سکی تپتی چرتا وہ خوب ساشیر دیتا ہنری
 او سکا نام شجرہ مبارکہ رکھتا تھا کچھ لوگ جنگل کے آگراوس سے استفا کرتے اور
 زادراہ لیجاتے ایک دن کیا ہوا کہ اس کے پھل گر گئے اور پتی چوٹی ہو گئی ہم
 گھبرائے ہو کہ حضرت کے انتقال کی خبر ملی پر وہ بعد میں برس کے از پاتا ہر
 نار و در ہو گیا نہ پھل تھا نہ تازگی معلوم ہوا کہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ
 مقتول ہوئے پھر اس دن سے او میں پھل نہ لگا ہم اس کے پتوں سے نفع لیتے
 ایک دن اس کی ساق سے خون سرخ بننے لگا اور پتے مرجھا گئے ہم اس فکر و رنج
 میں تھے کہ اتنے میں خبر قتل حسین بن علی کے آئے پھر وہ درخت سوکھ کر جاتا رہا
انتقال مدینہ میں جب سلیمان نے یہ خبر سنی کہ حضرت آتے ہیں تو ہر دن
 طرف حترہ کے نکلتے دو پہر تک آپکا انتظار کرتے پھر چلے آتے
 دیر قاصد کو لگی اور دل مشتاق جمال دیکھے ہو کہلاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں
 ایک دن انتظار کر کے اپنے گھروں کی طرف واپس آتے تھے کہ اتنے میں
 ایک یہودی ایک اونچی جگہ پر چڑھا تھا اونے آپ کو آتے ہوئے دیکھا چلا کر
 کہا اسی ہی قبیلہ یعنی اوس و خزرج لو یہ تمہارا جد یعنی خطو بہرہ و نصیب آیا وہ
 سح اپنے سلاح کے دوڑے حضرت تشریف لاسے قبائین اور سے دن شنبہ کا

تھا اور اول الحج الاول یا دوازدم ربیع الاول اور دس سال مدینے میں
اقامت کی پر وفات پائی سرور المیزون میں کما ہی تم درانجا و درتارینما می
مذکورہ علمارا اقوال مختلفہ ست کہ درکت مطلوبہ تو ان یافت علیٰ تسع اپنے
بہرا میون کے ضعفا مسلمین سے حضرت کو اسی قبامین اگر پایا اور بعد خروج
آنحضرت کے مکہ سے نہ ٹھیرے مگر تین دن حضرت نے حکم تاریخ لکھنے کا دیا
حین ہجرت سے تاریخ لکھی گئی اس سے پہلے عام فیل سے تاج لکھتی تھی حضرت
قبامین قبیلہ بنی عوف بن عمر میں ۲۲ دن ٹھیرے یا ۱۲ شب یا ۱۳ یا ۱۴ دن روز
دوشنبہ و رشتنبہ و چہار شنبہ و پنجشنبہ اور اپنی مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی پہلے نبیؐ سے
پہر دن جمعے کے قبا سے دن چڑھے نکلے اور نبیؐ سالم بن عوف میں جمعے کی
نماز مع مسلمین بہراہ کے پڑھے یہ سب سونفر تھے بطن وادی رانونا نام میں
یہ نماز ادا کی پر سوار ہو کر چلے جس گھر پر خانہ نامی انصار سے گزر رہتا وہ کہتے کہ
آپ یہیں تشریف رکھیں فرماتے اس لئے قے کی راہ چوڑ دو یہ ماورہی اور اوکی
باگ ڈھیلی کر دی وہ چلتے چلتے جس جگہ کہ اب دروازہ مسجد شریف کا ہو ٹھیکہ گیا
پہر اوٹھا اور آپ و سپہ سوار تھے یہاں تک کہ بابا بویوب رئیس بنی النجار احوال
عبدالطلب پر جا کر بٹھا پھر وہاں سے اوٹھا اور جامی اول میں ٹھیکہ گیا اور آواز
کی تب حضرت اوپر سے اوتر پڑے اور فرمایا ہذا المنزل ان شاء اللہ تعالیٰ
اہل مدینہ کو حضرت کی تشریف آوری سے نہایت درجے کی خوشی حاصل ہوئی

انس بن مالک کہتے ہیں جس دن حضرت داخل مدینہ ہوئے ہر چیز دینے کی
روشن ہو گئی اور زمان پر وہ نشین اچا چین پر چڑھ گئیں اور کئی تہین سے

طلع البدر علینا من ثنایات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعا لہ دواع

ایھا المبعوث فینا جنت بالامر المظاع

بیعتی انس سے راوی ہیں کہ جب ناقہ بابا بو ایوب پر بیٹھ گیا تو جواری ہی النجا

نے نکل کر کہا

نحن جوار من بنی النجار یا حبذا محمد من جبار

حضرت نے فرمایا کیا تم مجھ کو دوست رکھتے ہو کہا ہاں اور رسول اللہ فرمایا
ان قلبی یحبکم لیکن آپ کے لئے کام بد تم تھا اس کے مالک دو قیمت چیتے تھے
پرورش میں سعد بن زرارہ کی سعد نے اونکو بلایا اور حضرت گھر میں بو ایوب
کے بیٹھے تھے اونے مرید کی قیمت کی اونھوں نے کہا ہم یوں ہی حضرت کو
دیتے ہیں مگر آپ نے بطور سہہ لینا قبول کیا بلکہ دس نیار کو وہ جگہ مولیٰ اور
مال ابو بکر سے وہ قیمت ادا فرمائی تھی حضرت نے وہاں اپنی مسجد بنائی اور وہی
چہت چوب کھجور کی طیار فرمائی اور اوسمین لکڑی کے گھم لگائے اور اسکی اونچائی
بقدر قامت کے رکھی اور رخ قبلہ کا طرف بیت المقدس کے رکھا یہاں تک کہ
قبلہ طرف کعبے کے محول ہوا پھر حضرت نے بعد فتح خیبر کے بسبب کثرت مروج

ہاں نشتر
سے
فرز بنی سہیل

مسجد کو بڑیا یا جب ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوے او نہون نے مسجد میں کچھ
 احداث نہیں کیا جب عمر خلیفہ ہوے تو او میں توسیع کی خانہ عباس بن عبد
 الملک عمر نے کہا اسکو فروخت کر دو عباس نے وہ گھر اللہ و مسلمانوں کے لیے ہے
 کر دیا قیمت نہ لی جب عثمان خلیفہ ہوے مسجد کو پتھر سے بنایا اور پتھر کے ستون
 لگانے اور ساج کی سقف طیار کی اور مسجد بڑی ہادی اور عقیق سے وہاں سنگریز
 لائے حضرت نے اوسی مرد میں دو حجرے بنائے تھے ایک سو وہ کا ایک
 عائشہ کا بقیہ حجرات زوجات کو بعد اسکے وقت حاجت کے بنایا تھا اور گھر
 میں ابو ایوب کے سات ماہ تک رہے تا آنکہ مسجد بن چکی اور ہر دو حجرے طیار
 ہو گئے شرح مقاصد میں کہا ہے صحیح میں آیا ہے کہ ہم ایک ایک نشت اوٹھاتے
 تھے اور عمار دو دو حضرت نے دیکھ کر خاک کو عمار سے جھاڑا اور فرمایا دیج
 عمار رقتله الفضة الباغية يدعوهم الى الجنة ويدعوناه الى النار عمار کتے
 تھے اعدوا بالله من الفتن انتی حضرت خود بھی ہمراہ صحابہ کے پتھر ڈھوتے
 تھے اور کتے تھے اللهم لا خیر الا خیر الاخرۃ فانصر الانصار والمهاجرۃ
 عائشہ کہتی ہیں جب حضرت مدینے میں آئے ابو بکر و بلال تپ میں مبتلا ہوے
 سوت اور مکہ کو یاد کرتے حضرت کو خبر ہوئی کہا اللهم حبب الینا المدینۃ کحببنا
 مکة او اشد و صحبها و بارک لنا فی صاعها و مدھا و انقل حماها فاجعلها فی
 الجنة او سوق حنظلہ سکین ہیود تھا اب بیقات مصر ہو اس حدیث میں جواز آ

بددعا کرنے کا کفار پر کہ وہ بیمار ہوں اور ہلاک ہوں حضرت کا معجزہ دیکھو
کہ اب تک جو کوئی جمعہ کا پانی پینا ہے وہ تپ زدہ ہو جاتا ہے

فضل بیان میں بعض خصائص آنحضرت و دلائل نبوت کے

خصائص آپ کے آٹھ نوع میں منحصر ہیں ایک وہ جو مختص نبیات شریف تھی
دنیا میں مثلاً آپ مخصوص تھے ساتھ اس بات کے کہ اول زمین تھے خلق میں
اور آپ کی نبوت متقدم تھی اور آدم اپنی طینت میں بنجل تھے سے
پیش از ہمہ شاہان غیور آمدہ جبرئیل کہ احسن بظہور آمدہ
اسی ختم رسل قرب تو معلوم شد دیر آمدہ زراہ دور آسہ
اور ب سے پہلے آپ ہی سے میثاق لیا گیا اور ب سے پہلے آپ ہی نے
الکتاب پر کلام کے جواب میں ہلی کہا اور آدم و جمیع مخلوقات آپ کے لیے
پیدا ہوئے اور آپ کا نام عرش پر لکھا گیا اور ہر آسمان و جنت میں بلکہ ہر ملکوت
میں اور ملائکہ ہر ساعت آپ کا ذکر کرتے ہیں اور اذان میں کر اسم شریف کا ہوتا ہے
اور کتب سابقہ میں آپ کی بشارت دی ہے اور نعت بیان کی ہے اور آپ کے
اصحاب کے وصف لکھے ہیں اور آپ کی امت کا ذکر کیا ہے اور جب آپ
پیدا ہوئے ابلیس آسمانوں سے روک دیا گیا اور آپ کا سینہ شوق کیا گیا اور خاتم
نبوت پشت پر بقابلہ دل کے رکھی گئی جہاں سے شیطان داخل ہوتا ہے

پیغامِ خدا نخواست آدم آورد انجامِ بشارت ابن مریم آورد

باجلہِ رسل نامہ بے حیا تم بود احمد براناسہ و خاتم آورد

آپ کے ہزار نام ہیں اور قریب ستر نام کے لیے ہیں جو اللہ کے نام ہیں اور

کنیا کا نام احمد آپ سے پہلے نہ تھا عدھا مسلّمہ اور آپ عقل میں سب لوگوں کے

زیادہ راجح تھے اور آپ کو تمام حسن و یا گیا تھا اور یوسف کو شکر حسن و انبیر خبان

ہمہ دارند تو تنہا داری + اور ابتدا وحی میں تین بار جبریل نے آپ کو نوم کیا اور

آپ نے جبریل کو او کی اصلی صورت پر دیکھا عدھا الیہ یقی اور جب آپ سے غوث

ہوئے کہانت منقطع ہو گئی آسمان کی حراست کی گئی آپ کی ماں باپ زندہ

ہو کر ایمان لائے مگر سدا سکی بغایت ضعیف ہو آپ سے وعدہ عصمت کا

لوگوں کے ہاتھ سے ہوا اور معراج ہوئی ہفت آسمان آپ کے لیے محرق

ہو گئے قاب قوسین تک قرب ہوا اور اس جگہ تک پہنچے جہان تک

کوئی نبی مرسل نکلیا اور نہ کوئی ملک مترب پہنچا

شب معراج عروج تو زافلاک گزشت بمقامی کہ رسیدی نرسد سچ نبی

سارے انبیاء آپ کے لیے زندہ کر دیے گئے ان کے ساتھ ناز پڑی جنت

و ناز پر اطلاع دی گئی باری تعالیٰ کو دوبار دیکھا فرشتی ہمراہ آپ کے حاضر قتال

ہوئے آپ کو کتاب بلج سالانکہ امی تھے لکھے نہ پڑھے

امی گو یا بزبانِ فصیح ازالہ آدم و سیم سچ

آپ کی کتاب حجۃ ثمری تبدیل و تحریف سے باوجود مردہ ہو کر محفوظ
 رکھی گئی جو بکتاب میں تھا وہ مع شئی زائد اس کتاب میں ہی یہ جامع ہے
 ہر شی کو مستغنی ہے اپنے غیر سے اسکا حفظ کرنا آسان ہی یہ قیامت تک کے
 لیے حجۃ دائمہ باقیہ ہے ورنہ سائر انبیاء کے معجزات منقرض ہو گئے
 نوع دوم وہ ہے جو مختص ہے ساتھ آپ کے اور آپ کی امت کے آپ
 مختص ہیں ساتھ صلت عنائم کے اور ساری زمین اس امت کے لیے مسجد ہے
 ورنہ اگلی امتیں اپنی بیع و کناس و معاہدے میں نماز پڑھتی تھیں و وضو و تکبیر
 بھی قول اصح پر مختص با امت اسلام ہی یہ دونوں باتیں انبیاء کے لیے تخصیص
 اونکی امتوں کے لیے اور یہ امت مختص ہے ساتھ مجموع نماز پچگانہ اور نماز عشا
 کے اس نماز کو کسی نے نہیں پڑھا اسی طرح اذان و اقامت و افتتاح صلوات
 بتکبیر اور تائین و رکوع مختص با امت ہی علی ما ذکرہ جماعة من المفسرین
 سیطرح اللہ وربنا ولک الحمد کہنا استقبالی کعبہ کرنا صفوف نماز کا مثل صفوف
 ملائکہ ہونا اسی طرح جماعت نماز و تحیت سلام و جمعہ و ساعت اجابت و عید اضحیٰ
 و شہر رمضان اور شیطا میں کا اس ماہ میں مقید رہنا اور جنت کا فرین ہونا اور
 بدبوئی و ذہن صائم کا ریح مشک سے اطیب ہونا اور ملائکہ کا واسطے مومنین کے
 استغفار کرنا یہاں تک کہ وہ اظفار کریں اور آخر شب رمضان میں مغفور ہونا اور
 سحر کرنا اور فطرین تعمیل بجالانا اور شب رمضان میں تاصبح اکل و شرب جماع کرنا

مختص ہے ساتھ اس امت کے ورنہ یہ کام اگلے امام پر بعد نوم کے حرام تھی
بلکہ صدر اسلام میں ہی لیلیۃ القدر کا ہونا کہا آقا لہ النونی فی شرح المہذب
اور صوم عرفے کا کفارہ دو سال ہونا یہ حضرت کی سنت ہے اور روزہ عاشورہ کا
کفارہ یک سال ہونا یہ موسیٰ علیہ السلام کی سنت ہے ہاتھوں کا بعد طعام کے دہونا
یہ حضرت کی شرع ہے اور قبل طعام کے دہونا شرع تو ریت تھا اور وقت صید کے
استرجاع کرنا اور حوقلہ کسنا اور بھنا اور نہ اہل کتاب کے لیے شوق تھی اور سحر کرنا
ورنہ انکے لیے فقط فرج تھا قالہ مجاہد و حکمۃ عماسہ میں عذہ ہو رنا یہ
سیا، ملائکہ ہے ازار کر میں باندہنا اس امت کا خیر امم اور آخر امم ہونا سب امم
سانے انکے رسوا ہو گئے یہ کسی کے سامنے رسوا ہونے سے اس امت کے دوام
المد کے نام سے مشتق ہوئے ایک سلیمین دوم مومنین انکے دین کا نام اسلام
ٹھیرا اس وصف کے ساتھ بجز انبیا کے کوئی تصدیف نہوا تھا ان سے اضر
اوٹھالیا گیا جو اگلی امتوں پر رکھا گیا تھا اور بہت سی چیزیں جو اگلوں پر
شدید تھیں وہ انکے لیے حلال کر دی گئیں اور کوئی حرج دین میں نہ پڑ رکھا گیا
خطا و نسیان کا سوا خذہ اوٹھالیا گیا اور اکراہ و حدیث نفس سے درگزر ہوا
اور ارادہ سنیہ پر جبکہ او سکون کیا ایک حسنه لکھا گیا اور کرنے پر فقط ایک سنیہ
ٹھیرا اور حسنه ناکردہ پر ایک حسنه اور کردہ پر دس حسنه لکھے گئے سات سو بلکہ
زیادہ تک اور تو بہ میں قتل نفس اور قرض موضع نجاست مرفوع ہوا اور زکوٰۃ

کے درمیان میں ہوگا اور براق پر سوار ہونگے اور آپ کا نام موقف میں پکارا
 جائیگا اور سب سے پہلے موقف میں آپ ہی کو کپڑا پہنایا جائیگا یہ عظیم جنت
 ہوگا اور آپ جانب راست عرش کے کھڑے ہونگے مقام محمود میں اوا احمد
 آپ کے ہاتھ میں ہوگی آدم اور سب کے سب نیچے اوس لوہار کے ہونگے
 آپ امام نبیین ہونگے اور اونسکے قائد و خطیب اور سب سوال آپ ہی کو
 حکم ہوگا اور سب سے پہلے آپ ہی سر اوٹھائینگے اور اول ناظر الی اللہ
 اور اول شافع و مشفق ہونگے اور شفاعت عظمیٰ فصل قضائین کریں گے اور ایک
 قوم کے شفیع دربارہ ادخال جنت بغیر حساب ہونگے اور جو لوگ مستحق نار ہونگے
 اونکی شفاعت بابت عدم دخول نار کے فرمائیں گے اور کچھ لوگوں کی شفاعت
 بمقدمہ رفع درجات کے جنت میں کریں گے اور اطفال شکرین کے شافع دربارہ
 عدم تعذیب ہونگے اور سب سے پہلے آپ ہی پلصراط سے گزر کریں گے اور آپ کے
 ہر سوی سر و چہرے میں ایک نور ہوگا باقی انبیاء کے لیے دو دو نور ہونگے
 اور اہل جمع کو حکم ہوگا کہ وہ اپنی آنکھیں بند کر لیں کہ آپ کی صاحبزادی یعنی
 فاطمہ علیہا السلام پلصراط سے گزر کر جائیں اور سب سوال آپ ہی دروازہ
 جنت کا ٹھونکنیں گے اور سب سے اول آپ ہی داخل جنت ہونگے
 رواق منظر چشم آشیانہ است کرم نادر و فرود آ کہ خانہ خازن است
 پہر آپ کی امت داخل ہوگی آپ مختص ہیں ساتھ کوثر و وسیلہ کے یہ ایک اعلیٰ درجہ

ہر جنت میں اور قوائم آپ کے منبر کے گیسوی جنت ہونگے آپ کا منبر ایک منبر
 جنت پر ہوگا دریاں آپ کے منبر و قبر کے ایک روضہ ہر ریاض جنت سے
 حضرت س کوئی گواہ تبلیغ پر ناگجا جائیگا اور سائز انبیاء سے گواہ مطلوب ہونگے
 ہر سبب نسب دن قیامت کے منقطع ہو جائیگا مگر آپ کا سبب نسب آپ کی امت
 دن قیامت کے آپ ہی کی طرف منسوب ہوگی اور ام سائز انبیاء طرف انبیاء کے
 منسوب ہونگے اور دن آپ کے نسب سے انتفاع حاصل ہوگا باقی انساب سے
 کچھ انتفاع نہ ہوگا واللہ اعلم نوح چہ ارم وہ ہو جو مختص ہو ساتھ آپ کے آپ کی
 امت میں دن آخرت کے حضرت کی امت سب اہم سے اول زمین سے باہر ہوگی
 اور اونکی پیشانی اور ہاتھ و پاؤں آثار وضو سے چکتے دکتے ہونگے اور روقف
 میں ایک اونچے ٹیلے پر ہوگی اور اوسکے لیے دو نور ہونگے مثل انبیاء کے
 اور اوسکے غیر کے لیے نہ ہوگا مگر ایک نور اونکے لیے سیاہ ہوگا اونکے چہرہ میں
 اثر سجود سے اور داہنے ہاتھ میں کتاب دیئے جائیگی اللہ نے اس امت کے
 عذاب کی دنیا ہی میں تعجیل کی اور برزخ میں تاکہ قیامت میں گناہوں سے
 محض پاک صاف ہو کر آئیں اور قبر زمین گناہ لیکر گھسیں اور جب زمین سے
 نکلیں تو گناہوں سے مٹھے صاف ہوں سبب استغفار کرنے مومنین کے
 واسطے ان لوگوں کے دلہا ماسعت و ماسٹی لہا اور ان سے پہلوں کو لیے
 اوتا ہی ہر جو سعی خود اونوں نے کی ہے قالہ عکرمة اور انکا فیصلہ قبل جملہ

خلافت کے ہوگا انہیں سے ستر ہزار بغیر حساب کے داخل جنت ہوں گے
 نوع پنجم وہ ہے جو مختص بواجبات ہو یا میں یہی حکمت ہے کہ قرب و منزلت
 و درجہ زیادہ و بلند ہو حضرت مختص تھے ساتھ و جو نماز صحتی و وتر و تہجد
 و سواک و وضو و مشاورت کے علی الاصح اور ساتھ دو رکعت فجر کے الحدیث
 فی المستدرک وغیرہ اور ساتھ غسل جمعہ کے کہاوردی حدیث ضعیف
 اور ساتھ قضاء دین کے طرف سے مسلمان میت کے جو تگدرت و قرضدار
 مر گیا ہو علی الصبح اور بعض نے کہا کہ یہ قضا دین بطریق تکریم کے فرماتے تھے
 اور جب کوئی شہید دیکھتے اور پسند آتی فرماتے لیسک ان العیش عیش الاخرة
 اس وجہ کو روضہ میں حکایت کیا ہے اور فرض نماز کا کامل ادا کرنا آپ پر واجب
 تھا کما ذکرہ الماوردی وغیرہ اور آپ صوم و صلوة و سائر احکام ساقط نہوتے
 تھے کافی زوائد الروضۃ عن القفال و جزم بہ ابن سبع نوع ششم
 وہ ہے جو مختص بحرمات ہے حضرت پر زکوٰۃ و صدقہ حرام تھا اور صدقہ تطوع میں
 دو قول ہیں کذا نقل عن مغلطانی اور آپ کی آل پر بھی زکوٰۃ حرام ہو یعنی
 گو سید ہے کسی سید کو کیوں نہ ہے چہ جا ہی غیر بعض نے کہا صدقہ بھی حرام ہے
 و علیہ الما لکیۃ اور آپ کے موالی آل پر بھی اصح اقوال میں و تحریر میں
 زکوٰۃ ہونے کے آپ کی آل پر قول صح میں اور صرف کرنا نذر و کفارات کا
 انہر اور کھانا قیمت کسی شخص کی ولد اسمعیل سے ورد بہ حدیث فی السنن

اسی طرح سن واسطے استکثار کے اور دراز کرنا آنکھ کا طرف استعمہ مردم کے
 اور نکاح کرنا کتابیہ سے بعض نے کہا بلکہ کنیز بنانا اونکا اور نکاح کرنا کنیز مسیہ سے
 اور اگر فرضاً کسی کنیز سے نکاح کرتے تو اوہ کی اولاد آزاد ہوتی اور اوہ کی قیمت
 لازم نہ آتی اور اسدم آپ کے حق میں خوف عنت مشترط نہوتا اور نہ فقہ کمال
 اور آپ کو ایک سے زیادہ نکاح کرنا اختیار تھا امام بحرین کہتے ہیں اگر نکاح
 غیر آپ کے حق میں مقدر کیا جاوے تو اس سے قیمت و ولد لازم نہیں آتی ہے
 ابن الرفوع نے کہا وہی تصویرہ ذلک فی حقہ نظر نوع ہفتہ وہ مباحات ہیں
 جنکے ساتھ آپ مختص تھے جیسے ٹھہرنا مسجد میں بجالت جنابت اور سہل جنابت
 ہے اور نکست نہوتا وضو کا سو جانے سے لیٹ کر اور نہ لمس نہ و ذکر سے فی
 احد الوجهین اور اباحت نماز کی بعد عصر کے اور اباحت نظر کی طرف اجنبیہ کے
 اور خلوت ساتھ اوسکے اور چار سے زیادہ نکاح کرنا اور یہی شان انبیاء کی تھی
 اور نکاح کرنا بلفظ ہبہ اور بلا مہر ابتداء و انتہاء اور بلا ولی و بلا شہود اور حال
 احرام میں اور بغیر رضا ازین کے اگر کسی زن خالی کے نکاح میں راجع ہوتے
 تو اوسکو اجابت لازم ہوتی اور غیر پر خطبہ کرنا اور کاحرام ہوتا یا بیابھی عورت
 سے نکاح کرنا چاہتے تو زوج پر طلاق دینا واجب آتا اور اچھو پہنچتا تھا کہ جس
 عورت کا چاہین جس شخص سے نکاح کر دین بغیر اوسکے اذن اور اذن لی زن
 کے یا جس سے چاہین خود بغیر اذن زن اور اوسکے ولی کے اپنا نکاح کر لین

اور صغیرہ پر اجبار کرین مگر نہ اپنی لڑکیوں پر چنانچہ دختر عم خود حمزہ کا نکاح کر دیا
 باوجود موجود ہونے عباس کے اور اقرب پر تقدیم کی اور ام سلمہ سے کہا اپنے
 بیٹے کو حکم دے کہ وہ تجھے بیاہ دے چنانچہ بیٹے نے نکاح ام سلمہ کا حضرت سے
 کر دیا اور وہ اوس دن صغیرہ تھا اور اس دن نے بیاہ حضرت کا زینب سے کر دیا حضرت
 اوپر داخل ہو سے بتزوج خدا بغیر عقد کے روضہ میں اس جگہ یہ عبارت بولی کہ
 وكانت المرأة تمل له بتخليل الله ورايكموهونجما تهاك نكاح معده كاغيره
 کر دین نے وجہ حکاکہ الرافی اسی طرح جمع کرنا دو خواہر و عمہ و خالہ کا ہے
 احد وجہین اور جمع کرنا زن و مادر زن کافی وجہ حکاکہ الرافی اور اپنے
 اپنی کنیز آزاد کر دی اور یہی عتیق اوس کا مہر مقرر کیا اور قسم کو در بیان اپنے
 ازواج کے ترک کر دیا فی احد وجہین وهو المختار اور آپ پر کچھ نفقہ ازواج
 کا واجب نہ تھا نے وجہ کا لہذا اور اگر واجب کہیں تو مستقدر نہ تھا اور آپ کا
 طلاق دینا تین طلاق میں منحصر تھا فی احد وجہین اور اگر حصر مانین تو آپ کو
 حلال تھی بغیر محلل کے اور بعض نے کہا ابد اطلاق نہ تھی اور آپ کو پہونچتا تھا کہ بعد
 ایک زمانے کے اپنے کلام میں استثنا کرین اور آپ کو فتویٰ دینا اور حکم کرنا
 حالت غضب میں مکروہ نہ تھا ذکرہ النوری فی شرح مسلم اور جسکو چاہتے
 دعا بلفظ صلوة دیتے اور پہونچتے ہیں کہ ہم بخیر نبی یا ملک کے کسی پر صلوة
 کہیں اور آپ نے طرف سے است کے قربانی کی اور کسیکو کسی کی طرف سے

بغیر اسکے اذن کے قربانی کرنا درست نہیں ہے اور آپ قبل فتح کے زمین
 جاگیر میں دے دیتے تھے اسلیے کہ اس نے آپکو ساری زمین کا مالک کیا تھا
 امام غزالی رح نے فتویٰ کفر کا دیا ہے اس شخص کے حق میں جو اولاد ہم دوسرے
 کا اور کئی جاگیر میں معارضہ کرے اور کہا ہو کہ انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کان یقطع ارض الجنة فارض الدنيا اولی نوع ہر قسم وہ کرامات اور فضائل
 ہیں جسکے ساتھ آپ مختص تھے آپ پس پشت سے ویسا ہی دیکھتے تھے
 جیسے سامنے سے اور رات و نائین مثل دن کے دیکھتے آپکا تھوک آب شور
 کو شیرین کر دیتا اور شیر خوار کے لیے غذا ہو جاتا آپ کی بغل سفید ہی تغیر لہو
 نہ تھی اوسمین بال نہ تھے کبھی آپکو جمائی نہ آئی نہ کبھی احتلام ہو ایسی شان ہے
 انبیاء کی ان بہرہ امر میں آپ کا پسینا مشک سے زیادہ پاکیزہ تر تھا جب ساتھ
 کسی دراز قد کے چلتے دراز معلوم ہوتے جب بیٹھتے آپ کا دوش
 سب کے دوش سے اعلیٰ ہوتا آپکا سایہ زمین پر نہ پڑتا اور نہ دھوپ نے چاڑنی
 میں سایہ آپ کا نظر آتا اور نہ کھی آپ کے کپڑے پڑتے تھی اور نہ جو آپکو ستانی
 جب چلتے زمین ہٹ جاتی جماع و بطش میں قوت چالیس مرد کی عطا ہوتی
 انفس قطع کرتے ہیں فضلت علی الناس بأربع بالساحة والشجاعة وکثرة الجماع
 وشدة البطش کذا فی سیدة مغلطائی آپ کی قضا حاجت کا اثر دیکھا گیا
 بلکہ زمین اوسکو گل جاتی تھی وکذا لک انبیاء علیہم السلام زات کو جھوکے تھے

صبح کو طاعن و شتے آمد کی جو نبوت سے کھلا تا پلا تا قبر میں آگے وضعت ہوا و کذا
 الانبیاء حال انکسار وضعت سے کوئی صلح وغیرہ سالم نہیں ہتا ہی اور نہ سباع
 آپ کا جسد کھا سکتے ہیں و کذا ان الانبیاء اور کسی مضطر کو کھانا میتہ نبی کا
 جائز نہیں ہے اور آپ زندہ ہیں اپنی قبر میں اور نماز پڑھتے ہیں اندر لوگ
 اذان و اقامت کے ساتھ و کذا ان الانبیاء و لہذا یہ بات کہی ہے کہ لکھی
 ازواج پر عدت نہیں ہے اور آپ کی قبر پر ایک فرشتہ مقرر ہے جو صلاۃ مصلیٰ
 آپ کو پوچھتا ہے اللہ صل علی سیدنا محمد و علیٰ آلہ و بارک وسلم اعمال اس کے آپ پر عرض کیے
 جاتے ہیں آپ امت کے لیے تہنقار کرتے ہیں اور مصیبت آپ کے موت کی ساری
 امت کے لیے عام ہے قیامت تک جسے آپ کو خواب میں دیکھا اور سچ سچ
 دیکھا کیونکہ شیطان آپ کا ہر شکل نہیں ہو سکتا ہے اور جسکو آپ خواب میں کہہ
 حکم کریں اوپر امثال امر واجب ہے فی احد و جہین اور دوسری وجہ میں
 مستحب ہے میں کہتا ہوں یہ جب ہے کہ وہ امر خلاف امر ظاہر شرع نہ ہو و نہ
 فہم نائم میں خطا ہوگی نہ ارشاد نبوی میں اور قرات کرنا احادیث انحضرت کو
 عبادت ہے اور سپر ثواب ملتا ہے اور آپ کی صحبت ثابت ہے واسطے اس کے جو تمام
 آپ کے مجتمع ہوا اگرچہ ایک لحظہ ہو بخلاف تابعی کے ساتھ صحابی کے کہ بغیر اول
 زمن کے نزدیک اہل اصول کے ثبوت صحبت کا نہیں ہوتا ہے اور فرق عظم منصب
 نبوت و نور رسالت ہے حضرت کے مجرد نگاہ پڑنے سے اعرابی جلف ناپسند

ہو جاتا تھا اور آپ کے سارے اصحاب عدول تھے اور میں سے کسی ایک
 کی عدالت سے بحث نہیں کی جاتی ہے جس طرح کہ سارے رواۃ سے بحث کی جاتی ہے
 اور عورتوں کو حضرت کی زیارت کرنا مکروہ نہیں ہے جس طرح کہ سائر قبور کی زیارت
 کرنا مکروہ ہے بلکہ یہ زیارت مستحب ہے کما قالہ الراضی فی نکتہ اور جو آپ کی
 مسجد میں نماز پڑھے وہ جانب یسار نہ تھو کہ جس طرح کہ سائر مساجد میں سنت کر
 اور تقدیم کرنا آپ پر اور بلند کرنا آواز کا آپ کی آواز پر اور چلا کر بولنا اور راز
 حجات سے آپ کو پکارنا اور دوسرے آپ کو بلانا حرام ہے اور محبت آپ کے اہل بیت
 واصحاب کی واجب ہے اور توبہ آپ کی قاذف ازواج کی مقبول نہیں کما
 قالہ ابن عباس وغیرہ اور کسی نبی کی عورت حرام کار نہ تھی اور اولاد آپ کی
 دختروں کی طرف آپ کی منسوب ہوتی ہے اور آپ کی بیٹیوں پر اور بیاہ کرنا
 نجاست ہے اور جو کوئی آپ کا صہرہ بنے سے ہے وہ نارمین بن جائیگا و فی ہذا
 المقدار کفایۃ لا ولی الا بصار وقد جمع بعض خصائصہ صلی اللہ علیہ
 وسلم السیوطی فی انموذج اللیب فی خصائص الحبیب رہو دلائل نبوت
 آنحضرت جو کتب سالفین میں جیسے تہذیب و انجیل سوان دلائل کی خبر علماء
 ثقات یہود و نصاری نے جو اسلام لائے تھے وہی جیسے عبد اللہ بن سلام
 و کعب جبار و اسید یہ لوگ منجملہ علماء یہود کے تھے اور بحیرہ و نسطورہ حکیم و رضا
 بصری و مناظر و اسقف شام و جبار و دو سلمان فارسی و نجاشی و اساقف

نجران وغیر ہم یہ نصاریٰ تھے اور اسلام لائے اور ہر قتل و صاحب و مرہ
 عالم نصاریٰ و مقوقس صاحب معمر نے آپ کی نبوت کا اعتراف کیا کعبہ
 کتے میں ہم تورات میں یہ بات لکھی پاتے ہیں محمد رسول اللہ عبد مختار
 لاظ ولا غلیظ ولا صخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئة السیئة ولكن
 یعفو ویغفر امتہ الحمادون یکبرون اللہ فی کل نجد ویجدونہ فی کل منزل
 رعاة للشمس یصلون الصلاة اذ اجاء وقتها یا تزررون علی انصافهم
 ویتوضون علی اطرافهم مناد یھم ینادی فی السماء صفحہم فی القتال وھم
 فی الصلوة سواء لھم دوی فی اللیل کدوی الخل مولدہ بمکة ومھاجرته
 بطابقہ و ملکہ بالشام اسکو بعض نے صحیح سے نقل کیا ہے عبد اللہ بن سلام
 کہتے ہیں ہم رسول خدا کی صفت تورت میں پاتے ہیں یا ایھا النبی انارسلنا
 شاھدا و مبشرا و نذیرا و حرزا للامیین انت عبدی و رسولی سمیتک
 المتوکل لست بفظ ولا غلیظ ولا صخاب فی الاسواق ولا تدفع السیئة بالسیئة
 ولكن تعفو وتغفر و ان اقبضت حتی اقیم بک الملة العوجا بان یقولوا
 لا الہ الا اللہ و افتح بک اعینا عمیا و اذا انصا و قلی باغلغا کذا ذکرہ البیہقی
 فی دلائل النبوة و در الفظ عبد اللہ بن سلام کا یہ ہے کہ جزہ آخر میں جسپر تورت تمام
 ہے جو ایک آیت ہے ترجمہ او سکا عربیت میں یوں ہے کہ انجا اللہ موابہ میں
 کہا ہے تجلی اللہ من طور سینا و اشرف من ساعیر و استعلن من جبال فاران

یہ نام عبرانی ہے اور یہ بنی ہاشم کے پہاڑ میں کہ انجین سے ایک پہاڑ میں حضرت
 عبادت کرتے تھے اور اسی میں ابتدا وحی کی ہوئی تھی اور یہ تین پہاڑ میں ایک
 ابو قیس دوسرا قعیقان تیسرا حرا یہ شرقی فاران و منفتح اور سکاہر قعیقان سے
 ملا ہوا طرف بطن وادی کے گدوہ شعب بنی ہاشم ہے اور ایک قول میں وہی
 سولہ نبوی ہے ابن قتیبہ نے کہا امین کہ یہ ممنوع نہیں ہے اس لیے کہ مراد ان کتاب
 و نور خدا کا ہے کہ قال تعالیٰ فاناصرت لہ من حیث لہ یحسبوا ای اتاہم اسہ
 اہل علم کہتے ہیں مسلمین و اہل کتاب کے درمیان اس امر میں کچھ اختلاف نہیں ہے
 کہ فاران کہ ہے اور مراد اس سے انزال قرآن کا ہے حضرت پر اور ظاہر ہونا امر
 و شریعت نبوی کا و امداعلم تنجید لائل نبوت کے ایک یہ ہے کہ درمیان ہر دو کتب
 حضرت کے مہر نبوت تھی اور منجملہ بشارت کے یہ ہے کہ ابی بن کعب نے کہا ہے کہ جب
 تبع دینے میں آیا اور قبائین و تزا احبار یہود کو بلایا اور کہا کہ میں اس شہر کو ویرا
 کر دوں گا یہاں تک کہ اس جگہ یہودیت قائم نہ رہے اور رجوع امر کا طرف دین عرب
 کے ہو جائے مٹا مول یہودی نے کہا اور وہ اس دن اعلم یہود تھا اور ہار تھا
 یہ وہ شہر ہے کہ ایک نبی کا ولد اسمعیل سے ہجرت گاہ ہو گا وہ نبی کے میں پیدا ہو گا
 اور اس کا نام احمد ہو گا یہ اس کا دارالہجرۃ ہے اور یہ جگہ جہان تم اور تری ہاں جگہ
 اس کے اصحاب میں ایک بڑا قتل و جراح ہو گا تبع نے کہا اس نبی سے کون
 مقاتلہ کر گیا حالانکہ تم یہ اعتقاد کرتے ہو کہ وہ نبی ہے کہ ایک قوم طرف اس کے

چلکر آئیگی اور اوس سے قتال کریگی جگہ میں کہا اوسکی قبر کس جگہ ہوگی
 کہا اسی شہر میں کہا اگر اوس سے لڑائی ہوئی تو شکست کسکی ہوگی کہا کبھی وہ
 غالب ہوگا اور کبھی وہ مغلوب ہوگا اور اسی جگہ جہان تم ہو اوسکا غلبہ ہوگا
 اور اوسکے اصحاب متاثر کریں گے اور مارے جائیں گے پھر اور مواطن بدیقہ
 کریں گے پھر عاقبت اوس کے لیے ہوگی وہ غالب آئیگا کوئی اسل میں دوس
 سنا زعت نہ کریگا کہا اوسکی صفت کیا ہے کہا ایک مرد ہے نہ قصیر نہ طویل اوسکی
 آنکھوں میں سرخی ہوگی اونٹ پر سوار ہوگا اور شملہ لنگائے ہوگا تلوار اوسکی
 بالائی دوش رہیگی کچھ پروانہ کریگا اوسکی جو اوس سے ملیگا ہائی ہو یا بن عم
 یا عم یہاں تک کہ اوسکا امر غالب آئے تیج نے کہا اب مجھ کو کوئی راہ طرف اس شہر
 کے نہیں ہے اور اسکا ویران ہونا میرے ہاتھ پر نہوسکیگا پھر تیج وہاں سے
 چلا گیا شیخ محمدی الدین رح نے محاضرات و سامرات میں کعب جبار کو ایک آیت
 طویل نقل کی ہے خلاصہ اوسکا یہ ہے کہ کعب نے ایک جبر ہود سے چند سوالات
 بابت صفت آنحضرت اور آپ کی امت مرحومہ کے جوابہ تو یہیت قسم دیکر کہنے
 اوستے اون سب اوصاف کے موجود ہونے کا تو یہیت میں اقرار کیا اور یہی
 علیہ السلام نے کہا تھا یا رب اجعلنی من امة محمد انتہی اس امت کو چاہیے کہ
 اس نعمت کی قدر قیمت سمجھیں کہ اللہ نے انکو ملت اسلام میں پیدا کیا جسکی ثنا
 انبیاء اولوالعزم کر چکے ہیں قل بفضل الله وبرحمته فبذلك فليفرحوا

فضل بیان میں اسماء و القاب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

حضرت کے اسماء شریف بہت ہیں بعض قرآن میں آئے ہیں اور بعض احادیث میں اور بعض کتب سالفہ میں کثرت اسماء کی دلیل ہوتی ہے شرف سہمی پر اور اسمیں اختلاف ہو کہ اسم عدین سہمی ہونا ہو یا غیر سہمی قرآن میں ۲۸ نام آئے ہیں اور حدیث میں ۱۲ نام اور کتب انبیاء میں ضحوک و حمیاطا یا حمیاطا و احمیاطا و قلیط و فار قلیط متواہب میں کہا ہے حمیاطا کے معنی ہیں حامی حرم از حرام و موطئی حلال احمید کے معنی روکنے والا امت کا نار جہنم سے حمیاطا یعنی حامی حرم ہے احمیاطا تورت میں آیا ہے اور فار قلیط بقاء و باہر د و اجمیل میں معنی روح احمی یا فارق میں احمی و الباطل بالجملہ اکثر اسماء صفات میں اور اطلاق اسم کا اون پر مجاز ہے فرمایا میرا نام محمد و احمد و حامی ہے کہ بسبب میرے اللہ کفر کو محو کر گیا اور حاشیہ ہے کہ سب سے پہلے میں ہی مشہور ہو گا اور عاقب ہے کہ بعد میرے کوئی نبی نہو گا دوسری روایت میں مقفی و نبی التوبہ و نبی الرحمة و نبی المحمہ آیا ہے اور اللہ نے آپ کا نام بیشیز نذیر روف رحیم رحمۃ للعالمین خاتم النبیین محمد و احمد و طہ و یس و منزل و نذیر و عبد اور عبد اللہ و منذر قرآن میں بتایا ہے و اسماء دیگر نیز علمائے مذکر کیے ہیں یہ سب اسماء آپ کے صفات بکرت آیات ہیں حسین بن محمد و اسمانی نے کتاب شوق العروس و انس النفوس میں کتب احبار

سے نقل کیا ہے کہ نام حضرت کا نزدیک اہل جنت کے عبدالکریم ہے اور نزدیک
 اہل نار کے عبدبجبار اور نزدیک اہل عرش کے عبدالحمد اور نزدیک سُرطان کے
 عبدالحمد اور نزدیک انبیاء کے عبد الوہاب اور نزدیک شیطان کے عبدالقہار
 اور نزدیک جن کے عبدالرحیم اور جمال میں عبدخالق اور برہمن عبدالقادر
 اور پھر میں عبدالمہین اور نزدیک جیٹان کے عبدالقدوس اور نزدیک ہوام کے
 عبدالغیاث اور نزدیک وحوش کے عبدالزاق اور نزدیک سباع کے عبدالہام
 اور نزدیک بہائم کے عبدالمومن اور نزدیک طیور کے عبدالغفار اور تورت میں
 سو ذوز اور انجیل میں طاب طاب اور صحف میں عاقب اور زبور میں فاروق
 اور نزدیک آسم کے طہ ویس اور نزدیک مومنین کے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 ذکر ہذا اکلاہ القسط لانی فی المواہب و ذکر فیہ من الاسماء واللقاب
 والکنی ما یزید علی اربع مائۃ قال ابن دحیۃ اسماء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 تقرب من الثلاثۃ وانھا بعض الصوفیۃ الی الفتنی کتاب الجواز واصلات
 مشتمل ہے ذکر اسماء الہی و اسماء رسالت پناہی وغیر ذلک پر مع بیان معانی اسماء
 و صفات اور سکی طرف رجوع کرنا مفید مزید علم ہے جسے القاب آنحضرت سے
 یہ بھی بہت بہن جیسے صاحب البراق و صاحب التاج مراد تاج سے علامہ سے
 کیونکہ عام تم تاجان عرب ہیں اور صاحب العراج اور صاحب المروۃ و الغلین و
 صاحب انعام صاحب الخوض المورود و المقام المحمود و صاحب الوسیلۃ و صاحب الشفیعۃ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 علیہ السلام
 حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی طرف سے لکھا ہے

وسید ولد آدم وسید المرسلین وخاتم النبیین وامام المتقین وقائد العزائم الجلیین الی غیر
 ذلک اور کنیت مشورہ آپ کی ابوالقاسم عرب کبر اولاد پر کنیت رکھتے تھے

فضل ذکر مرین بعض شمائل کے

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میانہ قد سفید رنگ سرخی آسینہ تھے درمیان ہر دو
 شانے کے قدرے بچے تھا موئی سر زمرہ گوش تک پہنچتے تھے حد پیر تک
 نہیں پہنچتے تھے سر و شیش میں کوئی بین بال سفید ہونگ چہرہ مبارک مثل
 ماہ نیم ماہ کے چمکتا تھا نیک تن معتدل بدن تھے خاموش ہوتے تو مہابت
 و بزرگی ظاہر ہوتی بات کرتے تو لطف و ناز کی نکلتی دوسرے جو کوئی دیکھتا
 جمال و زراکت پاتا پاس سے جو کوئی دیکھتا ملاحت و شیرینی سمجھتا شیرین گفتار
 کشادہ پیشانی و راز و بار یک ابرو غیر پیوستہ بلند بینی زمر خسار کشادہ دہان
 روشن دندان تھے درمیان ہر دو شانے کے مہر نہوت تھی آپ کا واصف کہتا ہے
 کہ میں نے کوئی شخص آپ کی طرح کا آپ سے پہلے اور آپ سے بچے نہیں دیکھا ہے
 مکی نے شرح شمائل میں لکھا ہے جسکا ترجمہ شیخ عبدالحق دہلوی رح نے ترجمہ شکوۃ
 میں اسطرح کیا ہے کہ از تمام ایمان بانحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنست کہ عتقاد کنند
 کہ جمع نشدہ و در ظاہر صورت صحیح آدمی از حسن لطافت انچہ جمع شدہ در وی نہانند
 جمع نشدہ در باطن ہریت صحیح کی افضل و کمال انچہ جمع شدہ در وی نہانند

ظاهر عنوان باطن است وحد وضا بطه در وصف و می صلی الله علیه وآله وسلم است
 که هر چه جز مرتبه الوهیت است از فضل و کمال هم دورا ثابت است و بیچسب
 کامل تر از وی و مساوی با وی نیست انتقص

یا صاحب الجلال و یاسید البشر من وجهک المنیر لقد نود القمرا
 لا یمکن الشناء كما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

اسد النابیه و غیره مین بذیل حلیه شریفه یا الفاظ مکه مین که کان رسول الله صلے
 الله علیه وآله وسلم فحما فحما یتلا الی وجهه تلاق القمر لیلۃ البدن الطول
 من المربع و اعظم من الشذیب عظیم الهامة رجل الشعر لا یجا و زشعره
 شعبة اذ نه ازهر اللون لیس بالابيض الاصحق و لا بالادم سهل الحدین
 لیس بالطویل الوجه و لا بالکلام واسع الجبین ازج الحواجب سوا فغ من غیر قرن
 بینهما عرق یدره الغضب اقنی العزیز له نور یعلمه بحسبه من له یتأمل

اشمکت اللحیه ادع ضلیع القم اشنب فقلج الاسنان دقیق المسره کان
 عنقه جید دمیة فی صفاء الفضة معتدل الخلق باد یامتا سکا سواء البطن
 و الصدر عریض الصدر بعید ما بین التکلبین جلیل الکتدین بین منکبیه خاتم
 النبوة و هو شامة سوداء تضرب الی الصفرة حولها اشعرات متراکم کافا
 من عرف من فخم الکرا دین انور المتخرج موصول ما بین اللبۃ و السرقة لشعر
 یجره کخط ما ری الشدین و البطن اشعر الذراعین و التکلبین و اعالی الصد

طویل الزندین حسب الراحة شتن الکفین والقدمین سائل الاطراف خصان
 الاخصین مسیح القدمین بنوعهما الماء اذا زال زال ثقلهما یخطو تکفوا
 ویمشی هو ناذ ریح المشیة کما یخط من صعب واذ التفت التفت جیبا
 من رآه بدیة تهابه ومن خالطه معرفة احتبه خافض الطرف نظره ال
 الارض اطول من نظره ال السماء جل نظره الملاحظة لیسوق اصحابه یبدأ
 من لقیه بالسلام متواصل الاخران دائم الفکر لیس له راحة لا یطق فی
 غیر الحاجة طویل السکوت یفتر الکلام ویختمه بسم الله ویکل بجوامع الکلم
 فصلا لا فضول فیہ ولا یقصر دمثا لیس بالجاحف ولا الیهین یعظم النعم
 وان دقت لا یدم شیئا منها ولا یدم مذاقا ولا یدم حه ان اعجبه اکل والا
 یاکل باصابعه الثلاث ویربما استعان بالربع ویلعق اذا فرغ الوسطی فالی
 تلیها فالاهام ویشرب فی ثلاثة انفاس مصا لعیبا قاعدا وشریب قائما یاکل
 ما وجد ولا یتکلف ما فقد واذ الیجد شیئا صبر حتی شد الحجر علی بطنه وطعم
 الیالی المتابعة الفاظ علیہ شریف کاتر جمہ گز گیا بقیة الفاظ کا خلاصہ یہ ہو کہ
 بال سید ہر تے واڑھی گھنی تھی گردن جیے ہاتھی دانت صفای سیمین بدن
 تنہا ہوا شکم وسینہ برابر سوڈ ہے ہماری بہر کم دست و بازو موسی دار متیل چوڑ
 او گلکیان لنبی چال نرم و تیز جو دور سے دیکھے ڈرس جو پاس آئے ملے جلے
 دوست رکھے آسمان کی نسبت طرف زمین کے زیادہ نظر رکھتے ابتدا بلا

کرتے سبے حاجت نہ بولتے آغاز و انجام کلام جملہ سے کرتے کلمات جامعہ
 فرماتے نعمت کی عظمت کرتے اگر چہ ذرا سی ہوتی مزہ طعام کی ذمہ و منح نکرتے
 جی چاہتا کھاتے ورنہ چھوڑ دیتے تین انگلیوں سے کھانے کبھی چوتھی انگلی
 ملائے تین سانس میں پانی پیتے چوس چوس کر نہ غٹ غٹ کھانے کے بعد
 انگلیاں چاٹ لیتے جو مٹا وہ کھاتے تکلف نہ فقو ذکر تے نہ ملتا تو کبھی شب
 فاقہ کرتے پیٹ پر پتہ بازہ لیتے بیان حلیہ میں فی الحال سا کہ بلوغ اعلیٰ
 بسر قہ اعلیٰ لکھا گیا ہے بعض شعراء معاصرین نے اسکو نظم کیا ہے مع زیادت
 اور شامل ترمذی جامع جلد خصال و خللال نبوت ہے آپ نے نیا کے لیے کبھی غصہ
 فرماتے اور نہ اپنی جان کے لیے انتصار کرتے اور ساری کف دست و اشارہ
 کرتے غصے میں موندہ پیر لیتے خوشی میں آنکھ بند کر لیتے بڑی ہنسی آپ کی ہی
 مسکراتا تھا اور اکثر طعام کھجور نہ کبھی میدہ کھایا اور نہ میز پر بلکہ دسترخوان پر
 اور کبھی کھانا زمین پر رکھ کر کھاتے تکیہ لگا کر نہ کھاتے فرماتے میں کھانا ہونے سے
 بندہ کھاتا ہوں اور بیٹھتا ہوں جیسے بندہ بیٹھا ہوں اور یہ بات کچھ تنگی کی راہ نہ تھی
 بلکہ خود اختیار کی تھی گوشت دست کا پسند تھا کہ و کو دوست رکھتے اور جو ب
 رکابی سے لیکر کھاتے نیز بقلہ اعتماد و عمل و حلوسے کو دوست رکھتے فاکتہ
 انگور و خربزہ محبوب تر تھا غزالی نے کہا ہے کہ خربزہ کو شکر و نان کے ساتھ کھاتے
 اور وونون ہاتھ سے استغاثت کرتے اتھے اور بعض اطمہ کا ضرر بعض سے

دور فرماتے شلاً تم کو زبرد سے اور بطخ وقتاً کو رطب ہو کھاتے اور تڑھنا نہ کرنا
 اور تڑھنا مان گھانے سے منع فرمایا ہے اور جو پاتے پھنتے اور اکثر ایک ہی کپڑا
 پہنتے اور کڑھانا لگاتے اور نہ ازار بلکہ دونوں کو نصف ساق تک رکھتے
 اور آستین پہنچنے تک ہوتی اور کڑھانا دست تڑھنا اور حمامہ آپ کا نہ بڑھتا
 نہ چھوٹا سناوی سنے کا لہو بخیر فی طولہ کو عرضہ امنی اور آپ نے حمامہ سفید
 و سیاہ و زرد بانڈ ہا ہا اور اکثر سفید ہوتا اور حمامہ کا دن بالہ غالباً چھوڑتے یعنی
 در میان ہر دو دوش کے اقل مقدار چار انگشت اور اکثر ایک ہاتھ ہوتا اور
 حمامہ بالای کلاہ ہوتا اور کبھی بے کلاہ اور کبھی کلاہ بلا دست ہوتی اور آپ
 اکثر تفتیح کرتے اور پاجامہ خرید کیا تھا اور زرد رنگ زیادہ پسند خاطر خاطر
 اور اکثر سری سیم پہنتے جس کا نگینہ بھی چاندی کا ہوتا یا عقیق مین کا اور دست
 چپ مین رکھتے مکن اکثر خاتم دست راست مین ہوتی نگینہ جانب کف ہوتا
 نقش خاتم محمد رسول اللہ تھیں ہر مین فرش چڑھے کا تھا اور مین چال کھجوری
 بہری تھی کبھی حصیر پر سورتے کبھی زمین پر خط کو دوست رکھتے ستر سہ وقت
 خواب کے لگاتے ہر آنکھ مین مین سلالی سر مین تیل ڈالتے موسی شارب کرتے
 اسی طرح طول و عرض ریش سے کپڑے لیتے اور واڑھی مین گنگھی پانی لگا کرتے
 اور بے ذکر خدا کے اونٹھے بیٹھے نہیں اور مجلس مین جس جگہ تک پہنچتے
 وہ مین بیٹھ جاتے اور اسی بات کا حکم کرتے آپ کا جلس مین یگان نکر تاکر

ع
 بلکہ اکثر سیر
 مین نے حال کی
 سیر کستل
 زبان کی کھجوری

ایک اور عورت تھی او نے کہا میرا شوہر بیمار ہے وہ آپ کو بلاتا ہے فرمایا شاید
 تیرا شوہر وہی ہے جسکی آنکھ میں سفیدی ہے او نے جا کر شوہر کی آنکھ کھولی
 شوہر نے کہا مجھکو کیا ہوا ہے کہا حضرت نے مجھے خبر دی ہے کہ تیری آنکھ میں
 سفیدی ہے شوہر نے کہا وہ کون ہے جسکی آنکھ میں سفیدی نہیں ہوتی ایک
 بڑھیا نے کہا اے حضرت دعا کرو کہ اللہ مجھے جنت میں داخل کرے فرمایا اے
 ام فلان جنت میں کوئی پیر زال نجائگی وہ روتی ہوئی پہری فرمایا نیکی جنت
 او میں کوئی عورت بڑھیا رکھ نجائگی اللہ نے فرمایا ہرانا انشانناھن انشاء
 فجعلناھن ابکارا عبا اقرابا یعنی بڑھیا جوان ہو کر داخل جنت ہوگی آپکو
 جو کوئی بلاتا اور دعوت کرتا آزاد غلام کنیز سکین آپ او سکی دعوت قبول
 کرتے اور فرماتے لو دعیت الی کر اع کلا جبت اپنا جو تا آپ گانٹھتے اپنی
 بکری کا دو وہ دو ہتے گدھے پر سوار ہوتے کسی کو ردیف کر لیتے کپڑے میں
 پیوند لگاتے ہمراہ خادم کے آٹا پیتے او کے ساتھ کمانا کھاتے بازار سے
 سامان اپنا لا کر لے آتے غنی و فقیر سے مصافحہ کرتے اصحاب سے مخطوطہ کرتے
 بات چیت کرتے خوش طبعی فرماتے چچون سے لعب کرتے بچون کو اپنی گود
 میں لیتے کوئی بھی اصحاب یا اہل بیت سے آپکو پکارتا لبیک کہتے فرماتے
 جھکو یونس بن سنی پر فضیلت ندا و اور سیری قدر و انداز سے مجھے اونچا نکرو
 کہ میرے حق میں تم وہ بات کہو جو نصاری نے حق میں سچ کے کہی ہے اللہ نے

مجھ بندہ ٹھہرایا ہے قبل اسکے کہ اوسنے مجھے رسول مقرر کیا آپ سامنے
ایک شخص کے داخل ہو سے وہ آپ کی ہیبت سے کانپنے لڑنے لگا فرمایا
ہون عليك فاني لست بملك ولا جبار وانما انا ابن امرأۃ من قریش
تاكل القديد بمكة یعنی تو تھم جا میں کوئی فرشتہ یا پادشاہ ستہ گانہ میں ہوں
میں تو ایک قریش کا بیٹا ہوں جس کے میں سو کما گوشت کھاتی تھی تب اوس شخص
نے اپنی حاجت بیان کی برآ رہن عازب کہتے ہیں میں نے حضرت کو دن خندق
کے دیکھا کہ خاک ڈھوتے تھے تا آنکہ خاک نے آپ کے سینہ مبارک کو چھپا ڈ
اور اپنے دوش پر خشت ہمراہ اپنے اصحاب کے لاتے جبکہ سجدہ نبوی سے
بناتے تھے ہذا لسان حالہ یفصح عن قولہ انا سید ولد ادم ولا تخن
ابو ہریرہ کہتے ہیں سادات انبیاء پانچ ہیں نوح و ابراہیم خلیل و موسیٰ و عیسیٰ
و محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام ابو بکر نے کہا اے رسول خدا آپ بوڑھے ہو گئے حالانکہ
آپ کے سروریش میں بیس سال سے زیادہ نہ تھے فرمایا مجھ کو سورہ ہود و واقعہ
و مرسلات و عم تیسار لون و اذ الشمس کورت نے بوڑھا کر دیا و اہ الترمذی
دوسری روایت میں یون سر شیبندی ہود و اخواتقا و بالجملة فهو صلی اللہ علیہ
والہ وسلم اجل و اعظم من ان یحیط ناعت بوصفہ و لکن ما وصفہ من
وصفہ الا بقدر ما ظہر لمنہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اہل مولد پر فرض ملک
قرض ہے کہ جب کسی کتاب مولد میں مفاخر ولادت شریف پر اطلاع پائیں تو ان

شمال کو بھی وظیفہ دوس کرین اور بہت عمل پر باندھین اور تحصیل میں ان خصال
برکات شمال کی سعی و کوشش کامل بجالائین کیونکہ مجرد دعاوی حسب سہوت
مدعا کا ہونا معلوم ہے جب تک کہ شہود عدل شہادت صادقہ ادا نہ کریں وہ
شواہد اس جگہ سے ہی اتباع رسول ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ

فضل بیان میں بعض معجزات شریفہ کے

یہ معجزے بہت ہیں آزاں جلد ایک قرآن ہے کہ یہ عظیم معجزات ہی اور تاقیامت
دائم و باقی رہیگا بغرض عمل و کمال و تلاوت و درس و عرض مجتہدات معجز
وغیرہ کے عجائب قرآن غیر تنہا ہی ہیں اور نکات اوسکے داستان سے
مخدرات سراپردہ ہائی قرآن نے چہ دلیرند کہ دل می برند پھانے
ثقلین میں کوئی شخص یا ایک سورت اقصیٰ مثل اسکے نہیں لاسکتا اور انشاق
قریبی کہ جب قریش نے کہا کوئی نشانی دکھاؤ چاند و پہانک ہو گیا ایک ٹکڑا
جبل ابوقیس پر تھا اور دوسرا اوسکے نیچے اسکو ہر شخص دور و نزدیک نے
دیکھا اور تاغروب اسی حالت پر رہا یہ ماجرا شب چہارم کو ہوا تھا اہل ایمان
کا تو ایمان بڑھ گیا اور کفار نے کہا ہذا سخن مستقر یہ ایک جادو ہے جو چلا آتا ہے
یہ معجزہ سال نہم نبوت میں واقع ہوا اور آپ کا سینہ شقی کیا گیا اور ایمان و علم سے
اوسکو پر کر دیا اور صبح شب اسرا کو وقت سوال شرکین کے صفت بیت القیص

بیان کردی اور سوچ غروب کی رک گیا یہاں تک کہ وہ قافلہ آیا جس نے آپ کو معراج
 سے پہرتے ہوئے دیکھا تھا اور آپ نے خبر دی کہ وہ قافلہ خلائق و زمیں میں آجایا گیا
 جب وہ دن ہوا اور سوچ ڈوبنے لگا اور قافلہ نہ آیا تو اللہ نے اس کو غروب سے
 روک دیا اسی طرح بعد غروب کے علی بن ابی طالب پر آپ کی دعا سے سوچ دہرا
 آیا تاکہ علی نماز عصر ادا کر لیں اور آپ کے دروازے پر جمع تھا کہ آپ کو قتل کرین
 آپ نے سب کے سر پر خاک جھونکی اور فرمایا مثلت الوجہ او نہون نے آپ کو
 باہر نکلنا سنانا اور جس کے چہرے پر وہ خاک پڑی وہ دن بدر کے مارا گیا اور دن
 حنین کے ایک مشت خاک لیکر روئی قوم پر پھینک ماری اللہ نے اونکو شکست دی
 اور مکرمی نے وہاں غار پر جالاتنڈیا اور دو وحشی کبوتر اوسکے در پر آ بیٹھے اور
 باب غار پر درخت اگ آیا اور قصہ سراقہ وام مسعد پہلے گزر چکا ہے اور عمر کے لیے
 دعا کی اللہ اعز الا سلام بہ یہ دعا پذیرا ہوئی علی کو دعا دی کہ اونکو گرمی نہ رہی
 کا اثر نہ ہو پہر بھی وہ شاکل حر و برد نہ ہوئے عبد اللہ بن عباس کو دعا دی کہ اللہ
 علیہ التاویل و وفقہہ فی الدین چنانچہ ایسا ہی ہوا اتس بن مالک کو دعا کی
 طول عمر و کثرت ولد و مال کی دی تھی وہ کچھ اور پر سو برس زندہ رہا اور انصاریں
 سب سے زیادہ مالدار تھے اور نہ مرے یہاں تک کہ اپنے صلب سے سو نفر دیکھے
 اور سوسا نے آپ کی رسالت پر گواہی دی اسی طرح گرگ نے اور حدیث نبوی گوئی
 زبانوں پر شور ہے جل نے کہا لکن غریب ضعیف ہی بلکہ بعض اسکے قائل ہیں

کہ متن و اسناد کی راہ سے ثابت نہیں ہے اور مادہ آہونے کو اسی رست پر دی اس حدیث کو بیہقی و ابوالغیم و طبرانی نے روایت کیا ہے لیکن حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں لا اصل له ومن نسبه اليه صلى الله عليه وسلم فقد كذب انتهى یہ انکار بطور استبعاد کے نہیں ہے کیونکہ سامنے رفعت مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایسی بات کچھ ہستی نہیں رکھتی اس سے زیادہ عجیب استوار صادر ہو سکتا ہے بلکہ بحث ثبوت سند و متن میں ہر اسی جنس سے مسئلہ نقش قدم ٹریفکا ہر کہ حدیث سے ثابت نہیں ہے لیکن اکثر شہروں میں نقش قدم بنا کر کہا اور اثر پرستی ہوتی ہے حالانکہ حدیث میں ایسے تقولات پر وعدہ جہنم آیا ہے منجملہ معجزات کے ایک جنین جنع ہے یعنی گریہ جو جب جسر ٹریفکا لگا کر آپ خطبہ پڑھتے تھے جب منبر بناؤ سکو چوڑا دیا وہ ایک ستون سجد تھا اوسنے فریاد کی اوسکے صیاح کو ہر حاضر مسجد نے سنایا تاکہ کہ سجد اوسکے نالہ سے گونج اٹھی اور وہ خود شدت صیاح سے پھٹ گیا حضرت نے منبر پر سے اتر کر اوسکو گلے لگایا تب وہ ساکن ہوا فرمایا والذی نفسی بیداء لو لم التزمہ لہ یزل بصوات

ہكذا الى يوم القيامة پہراوسکو اختیار دیا کہ اپنے مغرس میں جا ہی چل لاسے جس طرح کہ پہلے تھا یا جنت میں ہو یا جہنم میں جنتی اوسکا پہل کھائیں اوسنے دار الفنا دار الفنا پر اختیار کیا تب دفن کروایا گیا اور جریت مسجد کے ساتھ قرن ساد میں

آخری شوقاً الی الذمائی

حنین جلع الی الحبیب

ایک معجزہ یہ تھا کہ درخت نے شہادت آپ کی رسالت پر دی اور آپ کے پاس آ کر آپ کو سستور کیا یہاں تک کہ آپ قضاء حاجت سے فارغ ہوئے اور جب کوہ احد کو پاؤں سے مارا تو وہ حرکت سے ساکن ہو گیا اور ایک عربی کے شتر نے آپ سے شکوہ قلت علف و کثرت عمل کا کیا اور بعض طریقوں کے اندرون کو ایک صحابی نے لیلیا تھا اس طیر نے حضرت سے شکایت کی فرمایا اس کے انڈے پھیر دے سنگرزون نے آپ کے کف دست میں تسبیح کی طعام نے درمیان اونگلیوں کے تسبیح کی اصابع سے پانی جاری ہوا جسکو ایک شکر عظیم نے پایا اور شتران و اسبان کو پلایا اور مشکین و کھالین بہرین اور یہ معجزہ کئی بار ہوا جا برکی کجور کے لیے دعای برکت کی وہ قلیل تھی اس سے سب کے قرضہ ادا ہو گیا اور ۱۳ وسق باقی بچ گئے اور ایک صلح شعیب سے روز خندق ہزار آدمی کو کھانا کھلا دیا اور مکثیر طعام قلیل کی بارہا آپ سے صادر ہوئی تھا اور بن نمان کی آنکھ زخساہ پر بہ گئی تھی اسکو بجا سے اس کے پیر دیا وہ حسن بن تھے علی مرتضیٰ کی آنکھ دکھتی تھی اس میں توک دیا وہ اچھی ہو گئی یہ معجزہ دن حنین کے ہوا اور وہ اسی دم درد چشم سے صحت یاب ہو گئے پھر کبھی اونکی آنکھ نہ دکھی ایک شخص کی آنکھ میں بے بصر ہو گئیں تھیں اون پر تھ ڈالا وہ کھلیں اور ایک گنجے کے سر پر ہاتھ پیر دیا وہ اچھا ہو گیا عبد اللہ بن عتیک کا پاؤں ٹوٹ

کن الشہود
فی الصحیحین
من التائب
یوم آخر

کیا تھا اور سپر ہاتھ پیرا وہ گویا ٹوٹا ہی نہ تھا ایک شخص سے کہا مسلمان ہو جاؤ
 کہا سیری میٹی زندہ ہو جا سے تو میں ایمان لاؤں اور سکی قبر پر جا کر آپ نے
 پکارا اوسنے کہا لبیک و سعیدیک فرمایا تو دنیا میں رجوع کرنے کو دوست کو بھیجے
 اوسنے کہا نہیں میں اللہ کو مان باپ سے بہتر اور آخرت کو دنیا سے بہتر پایا
 اسی طرح اللہ نے آپ کے مان باپ کو زندہ کیا یہاں تک کہ وہ ایمان لاسے
 علی ما قیل واللہ اعلم ما ثبت بالسنین کہا ہر وقت حزم بعض العلماء ان ابوہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ناجیات و لیس فی النار و الکلام فی ابانہ الشرفاء
 طویل و السکوت فی ہذا الباب احوط لفقہ جابر کا اونٹ سے خرام تھا
 سب کے پیچھے رہتا اور سکود عادی وہ سب کے آگے چلنے لگا ایک بار سے تھا کیا
 ایک ہفتہ لگا تا پانی برسایا پر دعای رفع باران کی فی الحال برسنا بند ہو گیا
 عتیر بن ابی لہب کو بد عادی شیر نے زور مارا میں تو اربع شام سے اسکو بڑا
 آپ سوتے تھے ایک درخت چکر نزدیک آپ کے آیا فرمایا اسنے اپنے رب
 اذن چاہا کہ مجھکو سلام کرے شب بعثت میں سنگ و درخت نے آپکو سلام
 کیا اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ طعام و سنگریزے آپ کے ہاتھ میں تھیں
 کرتے گوشت زہر آلود نے خبر دی کہ مجھ میں زہر ملا ہوا ہے ایک شتر نے شکایت
 کی کہ میرے مالک مجھکو چارہ کم دیتے ہیں اور کام بہت لیتے ہیں ایک مادہ
 آہوسنے کہا مجھے چھوڑا وہ کہ میں اپنے بچے کو جا کر دو دہ بلاؤں حضرت نے

او سکورہا کرادیا وہ دودھ پلا کر اگئی او سکو چوڑ دیا او سنے تلفظ بشہادین
 کیا بدر کے دن جو جگمہ جبر کے لیے مقرر کر دی تھی وہ اسی جگمہ مار گیا
 فرمایا ایک گروہ سیری است کا دریا میں غزا کر گیا ام حرام نجلہ اونکے ہین
 چنانچہ ایسا ہی ہوا عثمان رضی اللہ عنہ کو خبر دی تھی ابتلاء بلوسے کی چنانچہ
 وہی صورت پیش آئی انصار سے کہا تھا بعد سیر سے اور و نکو تمیر ترجیح دینگے
 چنانچہ زمان معاویہ میں ایسا ہی واقع ہوا جس دن عسلی کذاب مار گیا اسی
 شب کو اسکے قتل ہونے کی خبر دی اور نام قاتل و شہر کا بتا دیا ایک مرتد
 مر گیا فرمایا اسکوزمین قبول نہ کریگی او سکو جب دفن کرتے زمین کا لکڑی سیکھتے
 ایک شخص بائین ہاتھ سے کہا تھا فرمایا دست راست سو کہا او سنے بہانہ کیا
 کہ میں اس ہاتھ سے نہیں کہا سکتا فرمایا تھکو تو انائی نہو پورا سکا دست آ
 نہ او شہادان فتح مکے کے سجد احرام میں آسے حوالی کعبہ میں بت نکلتے تھے
 ہاتھ میں ایک چوہہ تھی اوس سے اشارہ کیا اور فرمایا جاء الحق و زهق
 الباطل ان الباطل کان ذھن قاوہ سارے بت او ذسے گر پڑے تھجملہ معجزات
 کے ایک قصہ مازن بن عمرو کا ہو حاصل قصہ یہ ہے کہ مازن نے ایک بت کے

جوت یہ کلمات سنے

یلمازن اسمع لیس

ظھر خیرا و بطن شد

بعث نبی من مفس

بدین اللہ الاکبر

فدع نعتاً من حجر تسلم من حرس قد

دوسری باریہ کلمات سنو

اقبل الی و اقبل تسمع ما لا یحہل

ہذا نبی مرسل یوحی منزل فامن بہ کے تعدل

من حمر نار تشعل و قد بالجدل

چنانچہ وہ اسی وجہ سے اسلام لے آئی از انجملہ قصہ سواد بن قارب کا جو حال
 قصہ یہ ہے کہ وہ جاہلیت میں ایک کاہن تھی جن اونکو حوادث آئندہ کی خبر دیتے
 تین رات تک اونکے جن نے اونکو بخت حضرت کی خبر دی اور کہا البتہ اونکے
 دین کا اتباع کرنا چاہیے وہ مسلمان ہو گئی از انجملہ یہ ہے کہ لشکر کا توشہ ہو چکا حضرت
 نے بقایا ہی زاد جمع کر کے دعای برکت کی پہراؤ سکو تقسیم کیا سارے لشکر کو وہ
 کافی ہوا از انجملہ یہ ہے کہ ابو ہریرہ ایک ٹھی بہر کھجور لائے اور کہا میرے لیے
 اس میں دعا کرو پہراؤ س کھجور کو ایک انبان میں رکھا جس قدر او میں سے نکالتے
 کم نہوتا گئی و سق راہ خدا میں صرف کیے اور ہمیشہ او میں سے کھاتے اور کھاتے
 یہاں تک کہ عثمان شہید ہو سے تب وہ برکت جاتی رہی از انجملہ یہ ہے کہ ایک پیالہ
 شریذ میں اہل صفحہ کی دعوت کی ابو ہریرہ سامنے آئے کہ اونکو بھی کچھ دین ساری
 قوم کہا کر اوٹھ گئی کچھ کنارہ پیالے میں رہ گیا حضرت نے او سکو جمع کیا بقدر
 ایک لقمہ کے ہوا او سکو اونکلیوں پر رکھ کر فرمایا کہا برکت نام خدا پر ابو ہریرہ کھاتے

میں نے اتنا کہا یا کہ سیر ہو گیا از انجملہ یہ ہے کہ غزوہ تبوک میں اتنا پانی رہ گیا کہ ایک
 شخص کو کافی ہو لشکر سپاہی تھا حضرت سحر شکایت کی ایک تیرہ نے ترکش کا دیکر
 فرمایا کہ اسکو اس پانی میں کھولند و پانی نے اتنا جوش کیا کہ سارا لشکر سیراب
 ہو گیا وہ سب تیس ہزار آدمی تھے ایک جماعت نے شکایت کی کہ پانی ہمارا
 کنوین کا شور ہے او میں آب دہن ڈالا وہ شیرین ہو گیا اور جب قدر پانی نکالتے
 منقطع نہوتا ایک عورت ایک بچہ لائی کہا یہ گنجا ہوا اسکے سر پر ہاتھ پیر دیا
 وہ اچھا ہو گیا اہل ید نے یہ بات سنی ایک عورت اونکی اپنا بچہ پاس سیلہ
 کذاب کے لیگئی اونے اسکے سر پر ہاتھ پیر اوہ اچھا تھا گنجا ہو گیا اور وہ
 علت او سکی نسل میں باقی رہی خندق میں ایک پتھر نکلا ہر چند او سپر کلند کار
 کچھ اثر نہوا تب حضرت نے اپنے ہاتھ سے کلند لگایا وہ پاش پاش مثل ریت
 کے ہو گیا ابورافع کا پاؤں ٹوٹ گیا تھا او سکو ہاتھ لگایا وہ درست ہو گیا گو
 ٹوٹا ہی نہ تھا ذکر ذلك کلہ ابن سید الناس فی فوالعیون دن بدر کے عکاشہ
 بن مجسن کو ایک تلخ درخت دیدی وہ اونکے ہاتھ میں تلوار ہو گئی اسی طرح
 دن احد کے عبدالسدر بن جحش کے ساتھ کیا اور مغیبات کی باذن خدا خبر دی
 جیسے مصارع مشرکین کو دن بدر کے متعین فرما دیا کسی نے اپنے جگہ سے
 تجاوز کیا تو تہ نجا شہی کے دن اونکی موت کی خبر دی اور او نیر نماز جنازہ
 پڑھی مع اصحاب کے ثابت بن قیس سے کہا تھا تعیش حمیدا و قتل شہیدا

وہ دن یاسہ کے قتل ہوئے حسن بن علی سے کہا تھا ان ابنی ہذا اسید
 ولعل اللہ یصلیہ بہ بین فشتین عظیمتین من المسلمین او نہون نے معاویہ
 سے صلح کر لی عثمان بن عفان کو خبر دی تھی کہ تمکو ایک سخت بلوئی پہنچے گی
 وہ گھر میں مہسور ہو کر مقتول ہوئے عمر سے کہا تھا تم شہید مرو گے چنانچہ ایسا ہی
 ہوا زبیر سے بھی علی کہا تھا قاتلہ وانت ظالم لہ عمار سے کہا تھا قتلت
 الفئۃ الباغیۃ وہ صفین میں مارے گئے علی سے کہا تھا شقی ترین مردم
 دو مرد ہیں ایک وہ جس نے ناقہ کو عنقر کیا دوسرا وہ جو تیرے سر پر زخم لگایا
 اور تیری داڑھی اوس سے خون آلودہ ہوگی چنانچہ ایسا ہی ہوا اپنی ازواج
 سے فرمایا تھالیت شمری ایکن یلہما کلاب الحوآب ایکن صاحبۃ الجمل
 الادیب ای کثیر الشعر یقتل حوالہا کثیر وہ عائشہ تمین ومعجزانہ کہتے
 وفضائلہ لاستقصی سرور المخزون میں کہا ہے معجزات آنحضرت ازان زیادہ
 اندکہ کتابے احاطہ آن کند یا دفتر سے جمع نماید انتہی رسالہ الکلام المسبین نے
 معجزات سید المرسلین بعض معاصرین کا اس باب میں خوب و مرغوب ہو
 نور الابصار میں اس جگہ ایک فصل ذکر احادیث جو اسع الکلم میں منعقد کی ہے
 اور ایک کراسہ جامع صغیر سیوطی سے التقاط کیا ہے ضرورت اوں اخبار کی
 ذکر کی اس جگہ خیال طول مقال معلوم نہوئی علاوہ اسکے جس قدر احادیث صحیحہ
 صحیح ستہ و دیگر سانید و معاجم و اجزاء و سنن و جوامع میں مرقوم ہیں وہ

سب قبیل جو اسع الکلم اور وادی معجزات و کرامات سے ہیں انما صحت نبوت
 و دلالت رسالت کے اوپر لائحہ بین بلکہ ہر فعل و قول و حال و حرکت و سکون
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر غور سے دیکھا جائے تو ایک معجزہ تھا مگر
 یہ رویت مجرب و بصر سے نہیں ہوتی ہے بلکہ بصیرت سے ہاتھ آتی ہے اہل بصائر
 اہل قرآن و اصحاب حدیث میں یا اہل دل صاحب تقویٰ و طہارت پس اس
 وباللہ التوفیق و بہو استعان

فصل ذکر میں غزوات کے

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں بعد ہجرت کے دس سال دو ماہ
 رہے پھر وفات پائی سال اول میں اللہ نے جہاد فرض کیا حمزہ بن عبد المطلب
 کو تیس مہاجر سمیت بھیجا کہ قافلہ قریش سے تعرض کریں یہ مہاجر رمضان میں
 ہوا تھا اور عبیدہ بن الحارث کو ساٹھ مہاجرین سمیت طرف بطن ابنہ کے
 روانہ کیا اور سعد بن ابی وقاص کو طرف خرا کے یہ ایک چشمہ ہے قریب جحفہ کے
 یہ روانگی ذیقعدہ میں سح بیس مہاجرین کے ہوئی تھی تاکہ کاروان قریش سے
 تعرض کریں سب سے پہلا غزوہ حضرت کا بقول ابن سحقی اور ایک جماعت کے
 غزوہ ابواء تھا ابواء ایک گاؤں تھا درمیان مکہ و مدینہ کے اسکو غزوہ وودان
 ہی کہتے ہیں یہ بارہ ماہ بعد قدم مدینہ سے ہوا تھا اسی سال آغاز اذان کا

ہو عبد اللہ بن زید نے خواب میں اذان دیکھی اور اسی سال عمر سٹائے
 ہوا اور نماز حضرت چار رکعت ٹیسری ورنہ ایک ماہ تک بعد مقدم دینے کے دو
 رکعت تھی اور اسی سال نماز جمعہ پڑھی گئی یہ پہلا خطبہ تھا جو اسلام میں پڑھا گیا
 اسی سال درمیان مہاجرین و انصار کے مواخات ہوئی بعد ہشت ماہ کے
 قدم دینے سے آور براہین معرور پر بعد ایک ماہ کے نماز جنازہ پڑھی اور نذر
 تیج میانی پر تیج حضرت پر قبل سبقت کے سات سو برس پہلے ایمان لایا تھا
 اور سب سے پہلے اوس نے کعبہ کو لباس پہنایا تھا نقل ابن عبد البر سال موم
 ہجرت میں نصف شعبان کو تھوہیل قبلہ کی طرف کعبہ کی ہوئی اور زکوٰۃ مال
 کے قبل فرض رمضان فرض کی گئے کما اشار الیہ النواوی فی الروضة
 اور اوخر شعبان میں روزہ فرض ہوا اسی سال غزوہ بدر کبریٰ بھی ہوا ان
 جمعے کا ۲۷ رمضان کی تھی ۲۸ رمضان کو زکوٰۃ فطر فرض ہوئی حضرت نے
 نماز عید الفطر اور عید الاضحیٰ پڑھی اور قربانی کی دو گوسفند الماع اقرن اسی سال
 میں شادی فاطمہ کی علی سے ہوئی اور غزوہ بواط و ذی العشیرہ و بنی قینقاع
 و سویق واقع ہوا بواط ایک موضع ہے ناحیہ رضوی میں اور عشیرہ بضم عین ایک
 زمین ہے جو بنی مریج کی ناحیہ منع میں یہ واقعہ بعد بواط کے ایام قلاطل میں ہوا تھا
 سویق کا غزوہ پنجم و سیم کو ہوا سال موم ہجرت میں باہ شوال شراب حرام
 ہوئی یا سال چہارم میں اور حسن بن علی پیدا ہوئے اور غزوہ احد و حمرہ الا

و غطفان و سرکہ کعب بن اشرف واقع ہوا احد ایک پہاڑ ہے زمین میل پر رہنے سے جبال سے متوجہ و منقطع ہوا علیہ اذن نام شیر حضرت نے اسکے حق میں فرمایا ہر احد جبل یحبنا و نحبہ کہتے ہیں یہاں قبر ہے ہارون برادر موسیٰ علیہ السلام کی یہ واقعہ روز شنبہ ماہ شوال میں ہوا بالاتفاق اور حمزہ الاسد کی جگہ ہے آٹھ میل پر رہنے سے سال چہارم ہجرت میں غزوہ بنی نضیر و اظافر ہوا اور نازخوف پڑھی گئی یا یہ نماز بعد اسکے ہوئی اسی سال حسین بن علی پیدا ہوئے اور آیت تیمم تری کہا قالہ فی الوضوء اور وہیو بحرم زنا رسم کیے گئے اور نماز سفر میں قصر کرنا شیر اسان مخم ہجرت میں غزوہ دومہ و متہ اجندہ و غزوہ مہربہ سبع ہوا اسکوہ غزوہ مصطلق ہی کہتے ہیں باسی سال میں قصہ فاک کا ہوا علی مارحہ الحاکمہ وغیرہ اور بعض نے کہا کہ سہ ششم میں ہوا تا علی ما قالہ ابن اسحق و جزم بہ الطبری وغیرہ اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ سہ چار میں ہوا تا اسی سال میں آیت حجاب او تری یا ایک سال پہلے اس سے اوگھڑوڑ کے گئے اور غزوہ خندق یعنی احزاب واقع ہوا قالہ ابن اسحق اور موسیٰ بن عقبہ نے کہا کہ سال چہارم میں ہوا تا اور نیز غزوہ بنی قریظہ ہوا سال ششم ہجرت میں غزوہ حدیمیہ ہوا یہ قریب کے کے ہے یہ غزوہ ذیقعدہ کو واقع ہوا اس میں ہزار نفر تھے حضرت نے صلح کر لی اور زیر درخت بیتہ الرضوان ہوئی اور قحط پڑا حضرت نے استسقا کیا رمضان میں بانی رسا اسی سال غزوہ بنی الحیمان و غزوہ غابہ

لیکن مشہور روایات صحیحین میں پندرہ سو اور بعض دیگر ہیں پورے سو ہیں

ہو اس سال ہجرت میں عمرہ قضا غزوہ ذیقعدہ کو ہو آنحضرت دو ہزار نفر کے
 ساتھ تھے اور مدینے سے ستر ہزار روانہ کیے اور کونو نحر کیا اور تین دن مکہ میں
 شیر سے پھر واپس گئے اور غزوہ خیبر ہو اور ابو ہریرہ اسلام لاسے اور حضرت
 نے طرف ملک کے قاصد بھیجے اور واسطے خطوط کے مہربانی اور حرہ المہجر ام
 ہوئی اور ستعہ نسائے منع فرمایا اور اسی سال ماریہ قطیبہ آئین اور نبلہ دلیل
 آیا اسکے سوا اور اجریات ہوئے سال ششم ہجرت میں غزوہ فتح مکہ ہوا ماہ رمضان
 میں بسبب عبد شمس کی قریش کے حضرت نے گھر کا طواف کیا دن جسے کے بستم
 رمضان کو گر گھر کے تین سو ساٹھ منم تھے جس بت پر گزرتے چہڑی سے جو ہاتھ
 میں تھی اشارہ کرتے اور جلاء الحق و ذوق الباطل ان الباطل کان زھوقا
 کہتے ہر بت اور نہ سو نہد گر جاتا اسی سال خالد بن الولید و عثمان بن طلحہ و
 عمرو بن العاص اسلام لے آئے اور غزوہ حنین و غزوہ طائف ہو اور منبر سجد
 طیار کیا گیا اور او سپر خطبہ پڑھا بعض نے کہا اتنا ذنبر سنہ نہم میں ہوا تھا قال ابن
 الجوزی فی موبلده اسی سال میں ابراہیم ولد آنحضرت پیدا ہو سے اور زینب
 بنت حضرت نے وفات پائی وغیر ذلک سال نہم ہجرت میں غزوہ تبوک ہو
 مسجد ضرار ڈھائی گئی اور لگاتار ایچی آنے لگے اور ابو بکر صدیق نے لوگوں کو
 لیکر حج کیا اونکے ہمراہ تین سو مرد اور ۲۰ بدنہ اور سورہ برات تھی تاکہ ہر
 ذی عمد سے عمدہ اور سکا توڑ دین اور بعد اس سال کے پھر کوئی مشرک حج و

طواف بیت کا برہنہ رہ کر نہ کرے اسی سال نجاشی و ام کلثوم دختر حضرت کا انتقال ہوا و فیہا غیر ذلک سال و ہم ہجرت میں حجۃ الوداع تھا اسکو حجۃ الاسلام بھی کہتے ہیں حضرت مدینے سے روز پچھننہ ماہ ذیقعدہ میں نکلے آپ کے ہمراہ چالیس نزار تھیں نزار ایک لاکھ یا زیادہ آدمی تھے وقوف آپکا عرفات میں دن چھو کے ہوا اوس دن آیہ الیوم اکملت لکم دینکم انما نزل ہوئی اور حضرت نے بعد ہجرت کے بجز اس حج کے اور کوئی حج کیا ہاں قبل و بعد نبوت کئی حج کیے تھے جنکی تعداد معلوم نہیں ہے مگر بعد ہجرت چار عمرہ کیے عمرہ حدیبیہ و عمرہ بقیعہ اسکو عمرہ القضیہ بھی کہتے ہیں اور ایک عمرہ جعرانہ عقب وقعہ حنین اور ایک عمرہ ہمراہ اس حج کے صحیحین میں اس سے آیا ہے کہ انہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اعتمر اربع عمرہ سال فرضیت حج میں اختلاف ہے کسی نے کہا سنہ پانچ میں اور کسی نے کہا سنہ چھ میں اور کسی نے کہا سنہ سات میں اور کسی نے کہا سنہ آٹھ میں اور کسی نے کہا سنہ نو میں اور کسی نے کہا سنہ دس میں بالجملہ اسی سال میں جریر بن عبداللہ بن جلی سلمان ہوئے اور سورہ اذا جاء نصر اللہ و تری یہ سورت مثنیٰ دن نحر کے نازل ہوئی حجۃ الوداع میں اور بعض نے کہا تین ماہ قبل وفات کے اور برابر ایم بن رسول اللہ کا انتقال ہوا انتہی من حاشیۃ الشنوائی علی اللہ بتصرف و زیادات من غیر ہا رہے وہ غزوات جنہیں آنحضرت نے بنفس نفیس قتال کیا سوا انکے نام یہ ہیں بدر واحد و خندق و مصطلق و خیبر و فتح و حنین

وطائف کذا قال ابن اسحاق اور اپنے دست شریف سے کسی کو قتل نہیں کیا مگر
 ایک مرد کو یعنی ابی بن خلف کو دن احد کے راز اس قتل میں یہ تھا کہ ابی بن
 خلف کا ایک گھوڑا تھا جسکو وہ گوشت خشک و گندم کھلاتا تھا جب حضرت
 کے میں ملتا کہ انا اقتلک علی فرسی ہذا حضرت فرماتے بل انا اقتلک انت علیہ
 دن احد کے وہ لعین اوسی اسپ پر سوار ہو کر آیا اور کہتا تھا میں محمد لا نبی
 ان بجا صحابہ نے چاہا کہ درمیان آپ کے اور اوس کے حامل ہوں حضرت نے
 اوسکو منع کر دیا اور فرمایا جگہ دو اسکو پہر بعض صحابہ سے حربہ لیکر اوسکو مارا اوس
 ہنسلی میں ضربہ لگا وہ گر پڑا صحابہ نے تکبیر کہی جب پاس قریش کے پہر آ گیا
 قتلی واللہ محمد قریش نے کہا واعدتیر اول جاتا رہا ہے جھکو تو کوئی صدمہ
 نہیں پہنچا کہا اوسنے کے میں مجھے کہا تھا کہ میں جھکو قتل کرونگا ایک ویت
 میں ہے کہ ابو سفیان نے اوس سے کہا ویک ما بک الاخذ شة یعنی
 ذرا سا گلہ تیرا چھل گیا ہے اور کیا ہوا کہا نہ یا اباسفیان واللہ لو بصق علی
 محمد لقتلنی حضرت نے فرمایا ہر اشد غضب اللہ علی من قتل نبیا و قتلاہ
 بنی جسے نبی کو قتل کیا اوسکا حال تو ظاہر ہے اور جسکو نبی نے قتل کیا اوسے
 کہ اعتبار نبی کا ساتھ اوسکے قتل کے ادل دلیل ہے اوسکی سرکشی و فساد پر
 جس طرح کہ لعین تھا ذکرہ البابی فی سیرتہ ابن سید الناس نے نور العیون میں
 کہا ہر کہ غزوات آنحضرت کے اس مدت دو سال ہجرت میں ۲۵ اور بقول

تھے از انجملہ ہفت غزوے میں یا ۱۰ غزوات میں بذات مبارک خود کارزا
 کیا اسکے سوا حضرت کے سرایا و بعوث ہین قریب ۳۲ کے یہ سب بعد
 ہجرت کے تھے مثل غزوات کے انکا ذکر نام بنام مع اسامی افسران
 نورالابصار میں لکھا ہے اور بعض نے کہا بعوث قریب پنجاہ کے تھی عمرو المؤمن
 میں کہا ہے بعث عبارت ازان ست کہ آنحضرت لشکرے بجانبی فرستند
 و خود دران لشکر بنا شد انتہی آور سنہ سات ہجری میں بلید بن اعصم یہودی
 نے حضرت پر جادو کیا ایک سال یا چھ ماہ یا چالیس دن تک آپ تغیر المزاج سے
 یہ جادو چاہے ذروان میں دفن کیا تھا جب حسب خبر وہی جبریل علیہ السلام کو
 نکالتا تب آپ کا مزاج درست ہوا اور اللہ نے پانی اوس چاہے کا نسخ کر دیا
 کہ وہ مثل نقاعہ حنا کے ہو گیا اس جادو کا اثر آپ کی عقل میں نہ تھا بلکہ بعض
 جوارح میں تھا پھر ایک جماعت اہل مدینے کی منافق ہو گئی انکا رئیس عبد اللہ
 بن ابی ابن سلول تھا انہیں کے حق میں سورہ منافقون او تری نیز سال فتم
 ہجرت میں بعد فتح خیبر کے ایک یہودی نے آپکو ہر دیا محم کو سفند میں اوسکا
 نام زینب بنت احارث تھا زن سلام بن مشکم تھی اوس گوشت کو بشر بن
 برار نے بھی کھایا وہ مر گئی اور حضرت نے کہا کہ فرمایا رک جاؤ یہ سوسم ہے
 زہری کہتے ہیں وہ مسلمان ہو گئی حضرت نے اوسکو چوڑ دیا ابن سعد نے
 کہا حضرت نے اوسکو سپردا دلیا بشر بن برار کیا اونہوں نے اوسکو قتل کر دیا

فصل ذکر میں اعمام و عمامت و ازواج و خدم و غیر ہم کے

نور الابصار و سرور المخرزون و مواہب لدنیہ و مدارج النبوة وغیرہ کتب میں
ذکر ان اشخاص باختصاص کا نام بنام کیا ہے اس جگہ ذکر تعداد بعض پر
اور بیان اسباب بعض پر اکتفا کیا ہے دریافت اسامی کے لیے کتب مشارک الیہا
میسر ہو سکتی ہیں۔

مر از زلف و موسوی بسندت فضولی سیکنم بوی بسندت
ذخائر العقبی میں کہا ہے حضرت کے اعمام بارہ تھے اونسے فقط پنج کی نسل
چلی اور نین سے حمزہ و عباس اسلام لاسے حمزہ سید الشہداء ہیں دن قیامت کے
اور عباس سے ۳۵ حدیث مروی ہیں اسے عمامت سوچتے تھیں اور نین صنیہ
اسلام لائیں اور ارومی و عاتکہ کے اسلام میں خلافت ہو اور بی بیان حضرت کے
جنہر داخل ہوئے اور اوکو جدا کیا بارہ تھیں حدیث ابو سعید خدری میں
فرمایا ہو مات زوجت شیثامن نسائی و لانی زوجت شیثامن بنانی الیہ
جاءنی بہ جبریل عن ربی عزوجل اسکی سند نور الابصار میں نہیں لگی
ایک ضمیمہ بنت خویلد انکامہ سار ہے بارہ اوقیہ زر تھا انپر کوئی سیاہ نہیں کیا
لئے فقط ایک حدیث مروی ہے یہ وقت نکلنے کے چل سالہ تھیں اور حضرت
۲۵ سالہ بعض نے کہا انکے مہر میں ۲۰ شتر جوان دیئے اور ابو بکر حاضر ہوئے

اور ابوطالب نے خطیب پڑھا الحمد للہ الذی جعلنا من ذریۃ ابراہیم وزرع
 اسمعیل وضئضئ معد وعنصر مضر وجعلنا نخصۃ بیثہ وسواس حرمہ
 وجعل لنا نبیا محمجا وحرما امنا وجعلنا الحکام علی الناس ثمران ابن ابی
 ہذا محمد بن عبد اللہ لایون بجل الا سرح بہ وان کان فی المال قل فاللہ
 ظل زائل وامر حائل ومحمد ممن عرفتم قرابتہ وقد خطب خدیجۃ بنت
 خویلد وبنی ہاشم الصداق ما اجلہ واعجلہ من مالی کذا وھو اللہ بعد
 ہذا الہ تباۃ عظیم وخطر جسیم انتہی ووم سووہ بنت زمرہ سال دہم نبوت میں
 انسے نکاح کیا پہلے زیر ابن عم خود تھیں انکو طلاق دینا چاہا انھوں نے کہا طلاق
 نہ دینیے اپنا دن عائشہ کو دیا اور مجھ کو مردوں سے کچھ کام نہیں ہے قصود سدا
 فقط یہ کہ کہ میں آپ کی ازواج میں مشور ہوں خلافت عمر میں انکا انتقال ہوا
 سوم عائشہ بنت ابی بکر صدیق انسے کے میں بھرتش سالہ یا ہفت سالہ
 نکاح کیا تھا اور مدینے میں ہم بستر ہوئے نو یا دس سالہ عمر میں یہ سنہ چار نبوت
 میں پیدا ہوئی تھیں انکا عمر چار سو درہم تھا وقت وفات حضرت کے ہیردہ
 سالہ تھیں وکانت احب نساء الیہ انسے دو ہزار دو سو دس حدیثیں
 مروی ہیں ، ازضان سنہ ۶ یا ۷ یا ۸ وچپاس میں انتقال کیا ابو ہریرہ نے
 نماز پڑھی بقیع میں وقت شب مدفون ہوئیں حضرت نے کسی کنواری سے
 بجز انسے نکاح نہیں کیا تھا چہارم حفصہ بنت عمر بن خطاب انسے شعبان میں

راسِ سنتی ماہ پر ہجرت سے نکاح کیا انکی ولادت پانچ سال پہلے نبوت سے
 ہوئی تھی انکا مہر چار سو درہم تھا ساٹھ حدیثین انسے مروی ہیں ماہ شعبان
 سنہ ۴۵ میں انتقال کیا مروان بن الحکم نے کہ او سدن اسیر دینہ تھا نماز
 جنازہ پڑھی پنجم زینب بنت خزیمہ ہلاکیہ سنہ تین ہجری میں انسے نکاح کیا
 چار سو درہم پر دو ماہ تین دن زندہ رکھا انتقال کیا حضرت نے انکی نماز
 پڑھی اور بقیع میں دفن کیا انکی عمر نبی سالہ تھی انکے سوا کوئی بی بی سامہ حضرت
 کے نہیں مریں مگر خدیجہ و ریحانہ ایک قول پر کہ وہ بھی زوجہ تھیں اسم سلمہ
 ہند بنت ابی اسید انسے آخر شوال سنہ ۴ یا ۲ میں نکاح کیا انکے فرزند تونے
 نکاح ہوئے انسے تین سو ۲۸۰ حدیث مروی ہیں انکا انتقال زمانہ یزید بن
 معاویہ میں ہوا سنہ ۶۰ میں علی الصبح اور ۸۴ سال کی عمر ہوئی ابو ہریرہ نے
 نماز پڑھی اور بقیع میں دفن کیا یہ وفات میں آخرین زوج آنحضرت ہیں بقول
 سیونہ بن شقم زینب بنت جحش جب زید بن حارثہ نے انکو جدا کر دیا تب سنہ
 ہجری میں حضرت کا انسے نکاح ہوا یا سنہ ۳ یا ۴ میں چار سو درہم پر یہ اوفوت
 ۳۵ سالہ تھیں انسے دس حدیثیں مروی ہیں سنہ ۲۰ یا ۲۱ میں انتقال کیا ابو ہر
 سال عمر بن خطاب نے نماز پڑھی بقیع میں دفن ہوئیں یہ اولین زوج آنحضرت
 ہیں وفات میں بعد حضرت کے اور سب سے پہلے یہی نفوس پر اوٹھائی گئیں
 سرور المحزون میں کہا ہے کہ نفش آنت کہ بر جنازہ چو بی چند مضبوط ساختند

بشکل گوارہ تابا ستر تر باشد انتہی ہستم جو یہ سنت اجمارت خزا عیہ لنگو ثابت
 جن تیس سے خرید کر کے آزاد کیا پھر بیاہ کیا چار سو درہم پر بعض نے کہا انکے
 باپا سلام لاسے اور خود انہوں نے بیاہ دیا انے سات حدیثین مروی میں
 رجع الاول سنہ ۵۶ میں بھر ستر سال انتقال کیا مروان بن الحکم نے نماز پڑھی ہم
 ریحانہ بنت یزید یہ اسیران بنی قریظہ میں سے تھیں انکو اپنے لیے چن لیا تھا
 نہایت جمیلہ و سیتھیں انکو اختیار دیا کہ اپنے دین پر رہیں یا مسلمان ہو جائیں
 انہوں نے اسلام قبول کیا تب آزاد کر کے نکاح کر لیا اور محرم سنہ ۶ میں ہلم تبرہ سے
 پہر بسبب انکے شدت غیرت کے طلاق دیدی جب ۶ ہخت گریاں ہوئیں تو
 رجع کر لیا اور ہمیشہ پاس حضرت کے رہیں یہاں تک کہ وقت پہرنے کے
 حجتہ الوداع سے انتقال کیا اور بقیع میں دفن ہوئیں اور بعض نے کہا کہ یہ نولوا
 بلکہ یمین تھیں لہذا اکثر اہل سیر نے انکو منجملہ زوجات کے شمار نہیں کیا ہے
 وہ ہم حمیدیہ ملکہ بنت ابی سفیان امویہ پہلے بیاہ انکا خالد بن سعید نے حبشہ میں
 کر دیا تھا اور یہ مہاجر حبشہ تھیں انکے شوہر نصرانی ہو گئے یہ اسلام پر ثابت ہوئیں
 حضرت نے عمر و بن عبدالمطلب کو پاس نجاشی کے بھیجا نجاشی نے چار ہزار چار سو
 دینار پر انکا نکاح حضرت سے کر دیا خالد بن سعید و بقولی عثمان بن عفان متولی
 عقد نکاح ہوئے سات میں نجاشی نے انکو طرف حضرت کے روانہ کیا
 سنہ ۴۴ میں انتقال کیا یا زوہم صفیہ بنت حبیبہ یہ سبط ہارون علیہ السلام تھیں

انکے باپ سید بنی نصر سے یہ بی بی خیر بین تین حضرت نے انکا اپنے اپنے منتخب
 کیا پھر آزاد کر کے نکاح کر لیا اور یہی آزادی اور نکاح کا مہر لیا یہ بہت خوبصورت
 تین سترہ سال تک نہیں پہنچی تھیں انسے دس حدیثیں مروی ہیں انکا انتقال
 رمضان سنہ ۵۰ یا ۵۲ میں ہوا اور یقع میں مدفون ہوئیں دو اڑدھم میونہ
 بنت الحارث ہلالیہ انکا نام برہ تھا حضرت نے میونہ رکنا یہ خالہ ہیں ابن عباس
 خالد بن الولید کی انسے ۷۶ حدیث مروی ہیں سنہ ۵۱ میں بعمر ۸۰ سال انتقال
 کیا یہ آخر زواج آنحضرت میں جنسے نکاح کیا اور سب زواج کے بعد انہوں نے
 وفات پائی حضرت فوفیمیان چوڑ گئے بعض نے انکو جمع کیا ہے

توفی رسول اللہ عن تسع سنوة
 الیہن تعزى الکرمات وتنسب
 فعاثثة میونہ وصفیة
 وحفصة تتلوهن منذ وزینب
 جویریة مع رملة شم سودة
 ثلاث وست ذکرهن مہذب

ف شیخ الاسلام زکریا انصاری نے کتاب ہجرت احاوی میں ذکر کیا ہے کہ
 افضل زوجات مطہرات خدیجہ وعائشہ ہیں اور انکی افضلیت میں خلافت ہے
 ابن العباد نے تفصیل خدیجہ کی تصحیح کی ہے کیونکہ جب عائشہ نے یہ بات کہی کہ
 قد رزقت اللہ خیل منها تو حضرت نے فرمایا لا والله ما رزقتی اللہ خیر انہا
 امننت بی حین کذا بنی الناس واعطتني مالها حین حرم منی الناس شرح عبد السلام
 میں جو ہر پر یوں کہا ہے کہ خدیجہ وفاطہ افضل ہیں عائشہ سے جب سبکی سے سوال

کیا کہا الٰذی تختاره و نذین الله به ان فاطمة بنت محمد صلی الله علیہ و آلہ وسلم

افضل ثم ماخذ حجة ثم عائشة

دی کسی گفت عائشہ در فضل بہتر از بنت سید البشر است
مصرعے در جواب او خواندم رشتہ دیگر رگ جگر در گت
مختار سبکی یہ ہے کہ مریم فضل بہن خدیجہ سے لقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیر النساء
العالمین مریم بنت عمران ثم خدیجہ بنت خویلد ثم فاطمہ بنت محمد ثم
اسیہ بنت مزاحم امرأة فرعون اور ان دونوں کی نبوت میں اختلاف ہے
اور شیخ الاسلام نے شرح بخاری میں لکھا ہے کہ اسدم جو مختار سیرا ہے وہ یہ ہے کہ
افضلیت محمول ہے احوال پر عائشہ من حیث العلم افضل ازواج بہن اور خدیجہ
من حیث التقدّم کہ سب سے پہلے ایمان لائیں اور مہات میں انہوں نے حضرت
کی اعانت کی اور فاطمہ من حیث القرابتہ اور مریم اس حیثیت سے کہ او انکی نبوت
میں اختلاف ہے اور ذکر او کا قرآن میں ہمراہ انبیاء کے آیا ہے اور زن فرعون سے
اسی حیثیت سے لیکن ذکر او کا ہمراہ انبیاء کے نہیں آیا انہیں احوال پر ہم اولیٰ و
واخبار کو اوتارتے ہیں جو ان سب کی افضلیت میں آئی ہیں اور یہ قول جدید ہے
اگر تفضیل بالا احوال اور کثرت خصال حمیدہ کے قائل ہوں اور اگر یہ بات کہی جا
کہ افضلیت باعتبار کثرت ثواب کے ہے تو اقرب توقف ہے کہ ماہی قول الاشعری
برہان حلبی کہتے ہیں ان زینب بنت محمدش تلی عائشہ ولم یقف استاذنا علی
نص

فی یاقین ولا فی مفاضلة بعض ابناۃ الذکور علی بعض ولا فی المفاضلة
 بینہم و بین البنات الشریقات سوی ما شرف اللہ بہ الذکور علی الاناث
 مطلقاً ولا بینہن سوی فاطمة فانہا افضل بناتہ الکریمات ولا باقی البنات
 سوی فاطمة مع الزوجات الطاہرات وان جرت علة فاطمة بالضعیة فی
 الجمیع فالوقف اسلم واللہ اعلم انتہی **ف** سراری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی چار تہیں ایک ماریہ قطیبہ انکو مقوقس نے بیجا تھا حضرت نے فرمایا ستغفر علیکم
 مصر فاستقصوا باہلہا خیرا فان لہم رجلاً وصہراً مراد رحم سے ام اسمعیل مہین
 کہ یہ قطبی تہیں جب ابراہیم پیدا ہوئے ماریہ آزاد ٹیہرین انکا انتقال خلافت عمر
 میں ۱۰۰ھ میں ہوا عمر نے ناز پڑھی اور بقیع میں دفن کیا دو مہینہ انہیں خلافت کا
 سووم وہ جاریہ جو زینب بنت جحش نے آپکو ہبہ کی تھی چہام جاریہ قرظیہ **ف**
 رہی اولاد حضرت کی سو علی الاصح سات بچے تھے تین ذکور چار اناث اول ولود
 قاسم مہین پسر زینب پسر رقیہ پسر فاطمہ پسر ام کلثوم انکا نام نہیں معلوم ہوا پسر عبداللہ
 انکو طیب و طاہر بھی کہتے تھے یا یہ دونوں سوا ہی عبداللہ کے تھے یہ سب مکہ میں
 پیدا ہوئے خدیجہ سے مگر ابراہیم کہ دینے میں ماریہ سے پیدا ہوئے تھے قاسم
 بعمردو سال یا کم و بیش سب سے پہلے مکہ میں مرے پسر عبداللہ نے ہی بقیع
 مکہ مکرمہ صغیر سن میں انتقال کیا ابراہیم خدیجہ سنہ ہجری میں پیدا ہوئے اور
 سنہ ۱۰۰ھ میں وفات پائی بعمریک سال و دو ماہ یا یکسال و شش ماہ اور بقیع میں

مدفون ہوئے زینبؓ سنہ ۳۰ میں بولہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تولد ہوئیں
 اور اسلام لائیں اور ہجرت کی وکان ابوہایحیہا انتی قول ابن اسحاق رقیہ
 کی ولادت سنہ ۳۳ میں بولہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوئی اس میں اختلاف ہے
 کہ ام کلثوم بڑی تھیں یا رقیہ رقیہ کا انتقال سنہ نو ہجری میں ہوا حضرت نے
 نماز جنازہ کی پڑھی انکے کوئی بچہ نہیں ہوا فاطمہ علیہا السلام پانچ برس تک
 نبوت سے پیدا ہوئیں یہ سب دختران نبوی میں چھوٹی تھیں وکان رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یحبھا حباً شدیداً حدیفہ سے رفعا آیا یہ ایک شہتہ
 ہے جو کبھی زمین پر نہیں اترتا قبل اس کے اسنے اپنے رب سے اذن لیا
 کہ مجھ پر سلام کرے اور مجھے بشارت دی کہ ان الحسن والحسین سیدان شباب
 اهل الجنة وان فاطمة سيدة نساء العالمین رواہ احمد فی مسندہ وخرج
 تمام والبخاری والطبرانی وابونعیم انہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان فاطمة
 احصنت فرجھا فحرم اللہ ذریتھا علی النار طبرانی کا لفظ ایسی سند ہے جسکے جا
 ثقات ہیں رفعا یہ ہے کہ حضرت نے فاطمہ سے کہا ان اللہ غیر معدنک ولا احد
 من ولدک مجاہد کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ہی بضعة منی وھی قلبی وھی
 روحی التي بین جنبی من اذاھا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ابو ایزہ
 انصاری رفعا کہتے ہیں کہ جب دن قیامت کا ہوگا اللہ اولین و آخرین کو جمع
 کرے گا ایک زمین میں پہر ایک منادی زیر عرش سے ندا کرے گا کہ جلیل جلیلہ فرما

نکسوار و سکرم و غضوا ابصار کوفان هذه فاطمة بنت محمد تزیدان
 علی الصراط رواه الاصبغ بن نباتة وفات فاطمة رضی اللہ عنہا کی شبِ شنبہ
 سوم رمضان سنہ ۱۱ کو بعمر ۲۲ سال ہوئی بقیع میں وقت شبِ فن کی گئیں
 علی یا عباس نے نماز جنازہ کی پڑھی بعد وفات حضرت کے نزدیک بعض کے
 تین ماہ اور نزدیک بعض کے چھ ماہ زندہ رہیں یہی صحیح ہے علی نے لنگے انتقال
 پر سخت جرجع کیا اور علی ہر دن زیارت قبر فاطمہ کرتے تھے فاطمہ کے تین بیٹے
 ہوئے حسن و حسین و محسن پھر محسن بچپن ہی میں مر گئے اور دو دختر ہوئیں
 ام کلثوم و زینب آئش بن سعد نے کہا قتیہ یہ بچپن میں مر گئیں بلوغ کو نہیں پہنچیں
 ف خدم حضرت کے چلے تھے انس بن مالک و عبد اللہ بن سعود و یحییٰ
 دوسی و عقیبہ بن عامر جہنی و اسلع بن شریک و بلال اور موالی آپ کے جنکو
 آزاد کر دیا تھا زید بن حارثہ و آسامہ بن زید و برادر آسامہ از جانب ابو ابراہیم
 قبلی و شقران سسی بصلح تھے کسی نے کہا یہ جہنی تھے کسی نے کہا فارسی تھے
 اور ثوبان و انجستہ یہ سیاہ تھے اور براج یہ بھی اسود تھے اور یساریہ نوبی تھے
 اور سفینہ یہ اسود تھے انکوراہ میں درندہ ملا انہوں نے کہا یا اباالحرث انما صلے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او سنہ انکوراہ پر لگا دیا اور سلمان فارسی
 حضرت نے انکی طرف سے قسط کتابت ادا کی لکن اصل میں یہ آزاد تھے اور
 ظلام بنائے گئے تھے اور بابور رضی اللہ عنہ نے یہی بتایا یہ اسلام نہ لایا

نصرانی بنارہا ایک اور غلام تھا سند زمان غور تون میں ام امین و امیر و سیرین
 و قیسر تہین آن دونوں کو متوقس نے مع اما سہ بھیجا تھا یہ دونوں خواہر اما تہین
 بعض نے کہا حضرت نے سیرین حسان بن ثابت کو اور قیسر جنم بن قیس کو عنایت
 کیں مرقوی ہے کہ حضرت نے اپنے مرض موت میں چالیس قبہ آزاد کرائے اور
 نقبار آپ کے بارہ تھے محاضرات میں کہا ہے لہٰذا لیکن لنبی قبلہ ہذا القدر
 بل کان لکل نبی سبعة وهم ابن بکر و عمر و عثمان و علی و الزبیر و جعفر بن
 ابی طالب و مصعب بن عمر و بلال و عمار و المقداد و عثمان بن مظعون
 و ابن مسعود تہی پنجبار سو وہ سب انصارتے انکی گنتی محاضرات میں سن
 لکھی ہے نام بنام اور حواری آپ کے بارہ شخص تھے اور سب قریش منجملہ انکے
 خلفا رابعہ ہیں اور ثواب جنگ وقت سفر غزو یا عمرہ یا حج وغیرہ کے عامل
 مدینہ کر جاتے تھے یہ سب ثولہ شخص تھے منجملہ انکے ابو ذر غفاری ہیں انکی گنتی
 محاضرات میں نام بنام لکھی ہے اور نور الابصار و سرور المخزون میں بھی درج ہے
 اور اہل آپ کے میں پر باذان بن سامان اولاد بہرام تھے یہ اولاد ہے
 اسلام ہیں اور ملوک عجم میں سب سے پہلے یہی مسلمان ہوئے اور صفار پرخالد بن سعید
 تھے اور حضرت موت پر زیاد بن لبید اور زبید و عدن پر ابو موسیٰ اشعری اور حنیذ
 پر سعاذ بن جہل اور نجران پر ابو سفیان بن حرب اور تیم پر یزید بن ابی سفیان
 اور کئے پر عتاب بن ارسید اور کاتب آپ کے دس نفر تھے منجملہ انکے عثمان

وعلیٰ و ابی بن کعب و زید بن ثابت و معاویہ بن ابی سفیان میں فضیلت کا کتاب
 الوحي و فی حیاة الحيوان و كان المداوم علی الكتاب زيدا و معاویة زبیر
 بن العوام و جهم بن الصلت کتابت اموال صدقات کرتے تھے اور حذیفہ کتابت
 حوض النخل تھے اور زبیر و بن شعبہ و حصین بن زبیر کتابت ہدایات و معاملات تھے
 اور شریبیل بن حسنہ کتابت توقیعات الی الملوک تھے اور نو شخصوں نے عہد
 حضرت میں قرآن کو براہ حفظ جمع کیا تھا ان میں معاذ بن جبل و عثمان بن عفان
 میں اور مارنیو الی گردون کے سامنے حضرت کے علیٰ و زبیر و محمد بن مسلمہ
 و مقداد و عاصم تھے اور حارث بن ابی سعد بن ابی وقاص و سعد بن معاذ و
 عباد بن بشر و ابویوب انصاری و محمد بن مسلمہ تھے فلما نزل قوله تعالیٰ و الله
 یصمکم من الناس تزلک الحکمة انتہتہ کذا فی حیاة الحيوان اور مفتی عہد نبوت
 میں ہر چہ خلیفہ و عبد الرحمن بن عوف و ابی بن کعب ابن سعید و معاذ بن جبل
 و عمار بن یاسر و حذیفہ و زید بن ثابت و سلمان فارسی و ابو الدرداء و ابو موسیٰ
 اشعری تھے اور مؤقر بن ابی کے ایک بلال تھے انکی وفات سنہ ۱۰ یا ۱۱ ہجری
 میں بقیام دار یا باب کیسان میں کچھ اور پڑاٹھ برس کی عمر میں ہوئی صلح حدیبیہ
 میں مدفون ہوئے دوم ابن ام کثوم سوم سعد قرظی چہارم ابو محذورہ حضرت نے
 خود کسی اذان نہیں دی نیا بوری نے کہا اس لیے کہ جو کوئی آپ کی اذان سے
 تعلق کرتا کافر ہو جاتا اسکے سوا اور بہت وجوہ عدم تاذین نبوی کے ہیں اسلام

وغیرہ نے ذکر کیے ہیں اور قضاہ حضرت کے علی و معاذ بن جبل و ابو موسیٰ شہری
 تھے یہ سب قاضی ہیں ہے اور رسل آپ کے عمرو بن امیہ ضمری و دحیہ کلبی و عبد اللہ
 بن حذافہ سہمی اور حاطب بن بلتعہ نخعی و شجاع بن وہب سدی و سلیمان بن عمرو
 عامری و عمرو بن العاص و عطاء بن انضر بن تميم و عمرو بن امیہ کو حضرت نے پاس
 نجاشی کے بھیجا تھا نجاشی لقب ہر پادشاہ حبشہ کا انکا نام صحیح تھا احمدہ کا ترجمہ
 عزلی میں عطیہ ہے نجاشی نے حضرت کا خط دونوں انکھوں پر کرکھا اور سخت سے
 اوتر کر زمین پر بیٹھا اور اسلام قبول کیا اور ایام آنحضرت میں بسال نهم ہجرت
 انتقال کیا حضرت نے نماز جنازہ غالباً نہ پڑھی دحیہ کلبی کو پاس بہر قتل پادشاہ
 روم کے بھیجا تھا اسکے نزدیک لائل نبوت ثابت ہوئے اور چاہا کہ مسلمان ہو
 قوم نے موافقت نہ کی اور بخوف زوال سلطنت اسلام سے باز رہا ابن حذافہ کو
 پاس کسری پادشاہ فارس کے بھیجا تھا اوسنے آپکا خط پھاڑ ڈالا آپ نے فرمایا اللہ
 اوسکے ملک کو پارہ پارہ کر دیگا وہ عنقریب مارا گیا حاطب کو پاس مقوقس کے
 بھیجا تھا مقوقس لقب ہر حاکم مصر و اسکندریہ کا وہ قریب باسلام ہوا اور اوسنے
 ہدیہ بھیجا ماریہ قطیبیہ و سیرین و استر سفید و دلدل نام اور ایک قول میں ہزار
 دینار اور سیشل جامہ اور عمرو بن عاص کو طرف پسران جلدندی پادشاہان عمان
 کے بھیجا وہ دونوں مسلمان ہو گئے اور عمرو کو زکوٰۃ لینے سے اپنی رعایا کے منع
 کیا وہ در بیان انکے حکم کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت کا انتقال ہوا اور سلیمان کو

طرف ہو ذہ بن علی رئیس یامہ کے بیجاؤ سے سلیط کا اکرام کیا اور حضرت کو
 کلا بھیجا کہ جس امر کی طرف تم لوگوں کو بلا تے ہو وہ بہت اچھی چیز ہے زمین اپنی قوم
 کا خطیب و شاعر ہوں مجھ کو کہہ تشریف امر خلافت میں دینا چاہیے حضرت نے
 قبول نہ کیا ہو ذہ سلمان نہوا شجاع کو پاس حارث غسانی کے بیجا یہ شہر بلقانک
 شام کا پادشاہ تھا اور نے حضرت کا خط پیر دیا اور کہا میں لشکر سمیت اوس طرف
 آتا ہوں مکن پادشاہ روم نے اوسکو روک دیا تھا جبر بن اسید کو طرف حارث حیر
 یعنی کے روانہ کیا اور علاء کو پاس منذر بن مساوی پادشاہ بصرہ کے بیجاؤ
 مسلمان ہو گیا ابو موسی و معاذ کو جانب ین روانہ کیا رعیت ین اسلام لائی
 اور یمان کے پادشاہ ہی بغیر قتال کے مسلمان ہو گئے و اللہ بیدی من بشار
 الی صراط مستقیم شعر آپ کے جو اسلام سے ذب کرتے تھے کعب بن لک
 و عبد اللہ بن رواحہ و حسان بن ثابت تھے حضرت نے انکو دعادی اور کہا
 اللہ ایلدہ برح القدس کہتے ہن اعانہ جبریل علیہ السلام بسبعین
 بیتا اور بر اور رضاعی حضرت کے ایک حمزہ تھے ثویبہ کثیر ابی اسبنے ان
 دونوں کو روزہ پلایا اور اولاد علیہ تھے ریحہ حیوانات حضرت کے سوت
 گھوڑے تھے یا زیادہ اونین ایک سگ تھا بہت تیز رو جیسے آب وان سگ
 چلے یہی اسپ آپ کی ملک میں آیا تھا اسکا چارجا مہ چمال کا تھا اور چوہہ خیر
 بستے اونین ایک شہار تھا جسکو دل دل کہتے تھے مقوقس مصر نے ہر میں بیجا تھا

سب سے پہلے اسلام میں اسی بنگلہ پر سواری ہوئی اور تاجیا کہ او کے دانت
 گر گئے اور سکو جو کوٹ کر کھلاتے تھے پہراند باہو گیا علی رضی اللہ عنہ نے اسی
 دلدل پر سوار ہو کر خواجه سے قتال کیا تھا پہلے او سپر عثمان سوار ہوتے تھے
 پھر حسن و حسین کی سواری میں رہا پھر پاس محمد بن حنفیہ کے ایک مرد نے او سپر
 تیر چلایا او سے وہ مر گیا اور حضرت کے دو گدھے تھے ایک یعفور اور دوسرا
 عفیر اور تین ناقے تھے ایک قصوی دوم جدعا سوم عضباء اسپر کوئی ناقہ بنی
 نوت تھا ایک باریہ سبوق ہو گیا مسلمانوں کو شاق گذرا فرمایا ان حقا علی اللہ
 ان لا یرفع شیئا من الدنیا الا وضعه بعض نے کہا ناقہ غیر سبوق قصوی تھا
 کسی نے کہا ہر سہ نام ایک ہی ناقہ کے ہیں بعض نے کہا قصوی ایک تھا اور دو
 جدعا و عضباء ایک اور بکریان حضرت کی ایک سوسات عدد تھیں ام امین
 او نکو چرایا کرتین اور ایک بکری مختص بشرب حضرت تھی اور یہ بات منقول
 نہیں ہے کہ کوئی بقر ہی تھے ہاں سفید مرغ آپ رکھتے تھے اور وہ آپ ہی کے
 گھس میں رہتا تھا آپ کی ایک بکری کا نام غوثہ یا غیثہ تھا اور دوسری کا نام بین
 کذا فی اسد الغابۃ اور آپ کے تھیاروں میں ایک کا نام غضب تھا اور
 رسوب اور بتار و حنف و ذوالفقار اور ایک تلوار پر یہ شعر لکھا تھا
 فی الجہن عاروفی الاقدام مکرمۃ والمرء بالجن لا یضی من القدام
 اسی تلوار کو حضرت نے روز احد حوالہ ابو دجانہ کیا تھا ابو بکر و عمر اسکو مانگتے تھے

اپنے اونکو یہ تلوار زندی اور فرمایا لا اعطیہ الا بحقہ ابو دجانہ نے کہا اسکا حق
 کیا ہے فرمایا ان نضرب فی العدو حتی یغنی کما انا اخذہ بحقہ یہ ابو دجانہ
 ایک مرد بہادر تھے وقت حرب کے احتیال کرتے اور وسط ذوالفقار میں فہرا
 تھے مثل پشت کے حضرت اس تلوار کو کسی حرب میں نہجوڑتے اسکی اصل
 وہ لوہا تھا جو پاس کعبے کے مدفون تھا اور غیر واحد کہتے ہیں کہ یہ تلوار نبی بن
 حجاج سہمی کی تھی اوسکے پسر عاص کے پاس دن بدر کے تھی علی نے اوسکو قتل
 کیا اور تلوار پاس حضرت کے لاس حضرت نے وہ تلوار علی کو دیدی علی نے
 دن احد کے اوس سے کارزار کیا ابن ابی نجیح نے دن احد کے یہ کہا لاسیف
 الاذوالفقار ولافتی الاعلی بعض نے کہا بلقیس نے سات تلواریں سلیمان
 علیہ السلام کو ہدیہ میں بھیجی تھیں او میں ایک یہ ذوالفقار بھی تھی اسکے سوا اور
 ہی اقوال میں کذا فی الفصول المنہ **تجدد** حضرت کے یعنی زرہ سونٹ
 عدوتہ سعدیہ **قصدہ** ذات الفصول ذات الوشاح ذات الحواشی ہذا **خرق**
 اور آپ کی تین کمانیں تھیں یا پانچ شیخ محی الدین نے کہا کسی نے نام انکے
 روایت نہیں کیے اور تین سپہ تین اور تین ترکش اور عامہ کا نام سحاب اور
 رایت کا نام عقاب اور لوہا کا نام احمد اور رکابی کا نام غرا، اسکو چار شخصوں نے
 تھے اوسکے چار کندے لوہے کے تھے اور پانچ حراپ تھے ایک حربہ بہ خرد
 مشاہدہ کا زعفران نام یہ دن عید کے آپ کے سامنے محمول ہوا تھا اور **سفرین**

سترہ نماز کے گاڑ دیا جاتا تھا اور دوسرا حربہ کلان بیضا نام تھا اور ایک نعل
تھی بقدر ذراع یا ذرا زیادہ اور اس کا ایک سر تھا اس کو سامنے آپ کے شتر پر
لٹکا دیتے تھے اور ایک چھڑی تھی شوحت کی اسی کا تداول خلفاء کرتے تھے
اور اس کا ایک مخضر تھا یعنی وہ جگہ جس کو عصا وغیرہ میں ہاتھ سے تھامتے ہیں
اور دو خود تھے سر پر رکھنے کے مثل کلاہ کے ایک کا نام ریان دوسرا کپانام
مضبب رکھتا تھا اور ایک لگن تھا پتھر کا اور اس کو مضب کہتے تھے اوس سر آپ
وضو کرتے اور ایک پیتل کا لوٹا تھا اور ایک رکوع تھا صادر نام اور ایک ڈیرہ
تھار کی نام اور ایک آئینہ تھا مد لہ نام اور ایک مقرض تھی جامع نام اور ایک
جو تاتہ اصفر نام اس جگہ تک ذکر اون اشیاء کا ہوا جس کو ایک تعلق خاص تھا
ساتھ جناب رسالت مآب کس ع نسبت ہرچہ بگزار رسد گل باشد اہل مولد
کو لازم ہے کہ ہمراہ ذکر مولد شریف کے ان حالات و ماجریات پر بھی اطلاع
حاصل کریں کہ اس علم و معرفت سے ایمان کو قوت اور اتباع سنت کو ہمت
ہوتی ہے مجرد اظہار فرحت و ذکر محض ولادت پر خالی نقصان عرفان نہیں ہے
لکن اکثر لوگ احراز سے اس فضیلت کے محروم رہتے ہیں حالانکہ حکم ان لوگوں
و اہل فضل اگر براہ کھمتی و عدم توفیق دریافت تفصیل سیر سے حرام نصیب
رہیں تو بہلا اور سقد سیر پر جو مختصر و مجمل ہیں بہر حال واقف ہونا چاہیے ورنہ
یہ دعویٰ محبت غیر ثابت رہیگا ف رسائل مولود شریف میں ذکر ولادت

ورضاعت و صلیہ و معجزات و معراج و فضائل درود و وفات ہو کر تاہیں رسالے میں یہ مقاصد مع شئی زائد مذکور ہیں اور روایات موضوعہ وضعیہ و حکایات مفصلہ مختلفہ سے اجتناب کیا گیا ہے اور فضائل درود و منافع اسکے دارین میں رسالہ جدا گانہ میں لکھے گئے ہیں و بابت التوفیق و ہولستان

فصل دہم میں بعض سیر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلفائے راشدین کے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے حال حضرت کے خلق کا پوچھا تھا کہا آپ کا حشوق قرآن مجید تھا قرآن کے غضب پر غصہ کرتے اور خوشنودی قرآن پر خوشنود ہوتے اپنے نفس کے لیے انتقام نہ لیتے لیکن اگر کوئی حق حقوق خدا میں سے ضائع ہوتا تو انتقام لیتے محض واسطے خدا کے اور جب غصہ میں آتے کسی کتاب کے غصہ اوٹھانے کی نہوتی بڑے بہادر سعی کر لیم نفس سے کہی کسی کے سوال کے جواب میں

انکار کرتے سے

زفت لا بزبان مبارکش ہرگز مگر بآٹھ دان لا اے الا اللہ
رات کو آپ کے گھر میں کوئی درہم و دینار نہ رہتا اور اگر کوئی چیز ہوتی تو ہرگز
گھر میں نہ آتی جب تک وہ چیز کسی مستحق کو نہ دیتے اور بیت المال میں سے کچھ
نہ لیتے مگر قوت یکسالہ وہ بھی ارزان تر جنس جیسے خرماء و جوہر اوسین جو یہی
ایثار کرتے یہاں تک کہ سال سے پہلے اہل محتاج قوت کے ہو جاتے بڑے سچے کلمی

بات کے اور وعدہ وفا کرنے والے اور خوش صحبت و حلیم اور باحیاء سے نظر زمین
 پر زیادہ رکھتے بہ نسبت آسمان کے اکثر گوشہ چشم سے دیکھتے بڑے خاکسار تھے
 ہر کسی کی دعوت قبول فرماتے غنی ہو یا فقیر آزاد ہو یا بندہ بڑے شفیق تھے
 خلق پر تلی کے لیے برتن پانی کا جو کا دیتے جتنا کہ وہ سیراب نہوتی برتن الگ
 نکتے شہادت و لذات سے پارا تھے اپنے اصحاب کا اکرام کرتے ازدحام
 میں آئیوں کو جگہ دیتے ابتداً اسلام کرتے ملاقات کے لیے لباس و شانہ
 وغیرہما سے تزیین فرماتے بیمار کی عیادت کرتے مسافر کے لیے دعا کرتے
 کوئی مرجاتا تو استرجاع کرتے اور دعا دیتے جسکو جانتے کہ آزرہ ہو گیا ہے
 اوسکے گھر پر جاتے باغات میں جاتے ضیافت کھاتے اشرف قوم کی
 استمالت فرماتے اہل فضل کا اکرام کرتے کسی سے تازہ روئی دریغ نہ رکھتے
 عذر پذیرا فرماتے سچی بات کہنے میں قوی و ضعیف نزدیک آپ کے یکساں
 ہوتا فرماتے میرے پیچھے نہ چلو فرشتوں کے لیے جگہ چھوڑ دو وقت سوار
 ہونے کے پیادے کو اپنے ہمراہ سوار کر لیتے اگر وہ عذر کرتا فرماتے آگے
 چلا جا اپنے خادم کی خدمت کرتے اپنے لڑائی غلاموں سے کھانے پینے
 میں ممتاز نہ رہتے اکیسا سفر میں ایک بکری ذبح کی ہر شخص نے ایک کام اپنے
 ذمہ لیا آپ جا کر ہیثمہ سوختی لے آئے اپنے اونٹ کا پاؤں آپ باندھتے
 اونٹن بیٹھے امد کا ذکر کرتے مجلس میں جہاں جگہ پاتے بیٹھ جاتے قصہ صدر

مجلس کا کرتے اور یہی حکم سب مسلمانوں کو دیتے ہر کسی سے ایسی بشارت
 کرتے کہ وہ یہ جانتا کہ مجھ سے زیادہ کوئی نزدیک آپ کے کرم نہیں ہو کسی کے
 مومنہ پر ایسی بات نہ کہتے جو اسکو بری لگے بد خوئی و بی ادبی کا مقابلہ کرتے
 بلکہ معاف فرمادیتے فقیرون کو دوست رکھتے اونکے پاس بیٹھے جنازے میں
 جاتے کیسکو سبب فقر کے حقیر جانتے کسی پادشاہ سے بسبب اسکی پادشاہ
 کے نڈرتے اسکی نعمت کا اکرام کرتے اگرچہ توڑی ہوئی اور کسی نعمت کی
 حقارت کرتے طعام کو برانہ کہتے جی چاہتا کھاتے ورنہ چوڑ دیتے ہمسایہ و
 مہمان کی خبر داری رکھتے اکثر تبسم کرتے فقیر نہ لگاتے کوئی وقت پکاغیر عمل
 شد میں بسر نہوتا و امر میں جو آسان ہوتا اسکو اختیار کرتے قطع رحم سے
 دور رہتے اپنا جو تاگانشیتے کپڑے میں پیوند لگاتے غلام کو اپنے ساتھ لیا
 کر لیتے اسپ و خچر و خرپر سوار ہوتے روئی اسپ کا مسح آستین یا گوشہ
 چادر سے کرتے فال کو دوست رکھتے بدشگونی ناپسند کرتے فال یہ ہر کہ جب
 آدمی کسی کام کی طرف متوجہ ہو اور اسکے کان میں کوئی کلمہ نیک پہنچے
 جیسے یا راشد یا سالم تو ایسے لفظ کے سننے سے خوشوقت ہوتے اسکے سوا
 اور کوئی طریقہ فال کا نہیں ہے امر ناپسند پر الحمد للہ علی کل حال کہتے بعد
 فراغ کے طعام سے دعا پڑھتے الحمد للہ الذی اطعمنا و سقنا و اوردانا و اجعلنا
 مسلمین اکثر و بقبلہ بیٹھے سخن لایستی نہ کرتے نماز لبی اور خطبہ کو تاہ کرتے

مجلس میں سو بار استغفار کرتے نماز میں بسبب و نئے کے آپ کے سینے
 سے جوش دیگ کی سی آواز سنی جاتی دو شنبہ پخشنبہ کو اور تین من ہر ماہ میں
 روزہ رکھتے اور دن جمعے کے بے روزہ کم ہوتے خواب میں آنکھ ہوتے
 اور دل انتظار روحی میں جاگتا خزاٹا نہ لیتے کہ یہ ایک آواز سنکر ہر خواب
 میں اگر امر ناپسند دیکھتے کہتے ہوا سد لا شریک لہ جب سونے کو بستر چاچتے
 کہتے رب فنی عذابک یوم تبعث عبادک جب بیدار ہوتے کہتے الحمد
 لله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور صدقہ نہ کہاتے ہدیہ لیتے صدقہ
 وہ ہے کہ فقیر کو بطلب ثواب دین اور خصوصیت اس شخص کی منظور نہ ہوتی
 وہ ہے کہ واسطے اگر ام اس شخص کے دین ہدیہ کا بدلا اس ہدیہ سے بہتر
 کرتے کہانے میں تکلف نہ کرتے شدت گرنگی میں سپٹ پر تھہر بانہ لیتے اللہ
 آپ کو کلید خزان زمین عطا کی تھی آپ نے قبول نہ کی آخرت اختیار کی روٹی کو
 سر سے کہاتے مرغ و سرخاب کا گوشت کھاتے کدو گوشت دست بزکو
 دوست رکھتے فرماتے زیت کہاؤ اور بدن میں ملو کہ یہ درخت مبارک ہے
 تین انگشت سے کہاتے اور اونگلی چاٹ لیتے اور آپ نے جو کی روٹی کھی
 کھجور سے اور خریزہ تر کھجور سے اور باد رنگ خرمای تر کے ساتھ اور خرما سکے
 کے ساتھ کہا یا ہے شیرینی و شہد کو دوست رکھتے پانی میٹھکر تین سانس میں
 برتن موندہ سے جدا کر کے پیتے فرماتے جو کوئی کچھہ یا کولات میں سوکھا سے

وہ کہ اللہ عز و جل نے فرماتے دودھ عوض اکل و شرب کے کفایت کرنا ہی جائز نہیں ہے۔
 تھی دست سلطان پشمینہ پوش علامے خروپا و دشاہے فروش
 جو تا پیوند دار پہنتے تکلف نہ کرتے احب ثیاب آکو قمیص تہا نیا کہہ اپنتے تو کہتے
 اللہم لک الحمد کما البستہ و اسالک خیرہ و خیر ما صنع لہ جائزہ سب سے خوش ہوتے
 کبھی ایک ہی چادر میں نماز پڑھتے دونوں گوشتے در میان دونوں شانوں کے
 باندھ لیتے پگڑی باندھتے در میان دونوں شانوں کے شملہ چھوڑتے جمعہ کے
 دن چادر سرخ اوڑھتے بعض نے کہا یعنی مخطوط چاندی کی انگشتری رکھتے خضر
 دست راست میں اور کبھی خضر دست چپ میں خوشبو کو دست رکھتا اور بدبو
 ناپسند فرماتے کبھی استعمال غالبیہ کا اور گاہ تہا مشک کا فرماتے غالبیہ خوشبوی
 مرکب کو کہتے ہیں عود و کافور کا بخور کرتے اشم یعنی سرسہ اعلیٰ قسم انکہ میں لگاتے
 چشم راست میں تین سلامی اور چپ میں دو سلامی اور صوم میں بھی سرسہ لگاتے
 اور سروریش میں استعمال روغن کا بکثرت کرتے اور ایک دن بعد تیل لگایا کرتے
 لنگھی کرنے اور جو تا پہننے اور طہارت کرنے میں ابتدا جانب راست کرتے
 آئینہ دیکھتے سفر میں شیشہ روغن و سرسہ دان و آئینہ و شانہ و سقراض و سوا
 و سوزن و رشتہ کو جدا نہ کرتے اور حجامت کرتے اور خوش طبعی فرماتے مگر بجز
 سح کے اور کچھ نہ کہتے اتنی کذافی سرور المخزون شیخ محمد طاہر رح سب مجمع البجا

میں حالات آنحضرت اجمالاً سالوار یوم ولادت سے تا یوم وفات اپنی
 سیرت عمدہ سے ذکر کیے ہیں مگر جو کچھ اس سلسلے میں لکھا گیا ہے وہ نسبت
 اوسکے زیادہ ہے اسی طرح امام یافعی نے مرآة الجنان میں اور مغلطائی
 نے اپنی سیرت میں بہت اچھی طرح سیر نبوی کا ذکر کیا ہے اور شیخ رفیع الدین
 مراد آبادی نے بھی سیرت مصطفویہ کو رسالہ صلوٰۃ اللیب بذکر اجبیت میں
 عبارت فارسی لکھا ہے اور کتب مستقلہ مطولہ اس بیان میں عمدہ تالیف
 ہوئے ہیں مشتاقان کمال و جمال نبوی کو لازم ہے کہ بعد دریافت فضائل
 سیلاد شریف اس امر میں کوشش کریں کہ صورت و سیرت و سمت و ودل
 و ہدی میں ساتھ جناب سالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موافقت حاصل ہو
 کیونکہ ترقی مدارج عقوبی کی اور رفعت مراتب آخرت ہر مومن مسلم محسن کے
 حق میں بقدر اس موافقت و مقدار اتباع کے ہوگی مجرد ذکر ولادت شریف
 سکر دم بہر ابناء دہرین میسر خوش ہولینا اور پیروی کی فکر نہ کرنا بلکہ بدعات
 و منکرات میں آلودہ رہنا اور مرتکب کبار و ترک اعمال صالحہ ہونا کچھ مفید نہ ہوگا
 بلکہ سبب ہلاک ٹیسرے ایسی فرحت خشک ہرگز مصدق دعویٰ محبت خدا و
 رسول نہیں ہو سکتی ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ جنت
 میں وہی شخص جائیگا جو اللہ و رسول کی اطاعت کرے اور نہ وہ شخص جو انکا باغی یا
 مخالف یا مشاق یا تارک اتباع و مرتکب بدعات ہے غربت اسلام کی وجہ سے

اب فقط نام اسلام کارہ گیا ہی راہ و رسم ایمان محو ہو گئی اخلاق اسلامیہ
 بالکل مسلمین میں سے جاتی رہی سنکر معروف و معروف منکر ٹھہر گیا جو دشمنی
 غیر اہل اسلام کو ساتھ اسلام کے تھی اب وہ دشمنی آپس میں مسلمانوں کے ظاہر
 ہو گئی و کان امر اللہ قد دامقدا و رایہ سب علامات میں قرب ساعت کبریٰ
 کے اتفاق اہل اسلام زمانہ گذشتہ میں رشک غیر اسلام تھا اور یہی اتفاق
 سبب ترقی دین و عروج مومنین و موجب قوت و سلطوت و وصولت و شکست
 تھا اغیار پر اب عکس القضیہ ہو گیا اہل اسلام نے علوم و اعمال کو چوڑ کر روم
 و افعال پر اختلال پر قناعت کی اور اس رسم و رسم کو موجب نجات اخروی سمجھا لیا لیکن
 بوقت صبح شود ہجور روز معلومت کہ باکہ ہشت عشق و شہ دیو سوس
 ستعلم لیلی ای دین تدا اینت و ای غم ایوفی التقاضی غریبھا
 اللہ تعالیٰ ہکوا اور جملہ اہل اسلام کو ایسی توفیق خیر رفیق حال کر سے کہ ہم ہر روز
 کسی قدر ذکر میلاد شریف کتب معتبرہ سے خود پڑھیں یا کسی محب صادق متبع
 و اثق سے سن لیا کریں فقط کسی یوم و ماہ و تاریخ معین پر قصر نکرین ایک صحابہ
 نے کہا تا کہ میں سارے دعوات کے عوض درود ہی پڑھا کرونگا فرمایا اذن
 یکفی ہک و یغفر ذنبک یعنی جس قدر رسائل مروجہ مولود شریف نظماً و نثرآدیکے
 وہ سب یا اکثر یا غالباً مشتمل ہیں و آیات غیر صحیحہ پر یا اونہیں اقوال صحیحہ و احوال
 ثابتہ بعد و انامل یا حرکات عموال میں باقی خیریت رہے قصائد و غزلیات

و منظومات وہ بالکل لطائف شعریہ و مبالغہ و اغراق و اطرازا ناجائز سے
 مشحون ہیں جن سے شارع علیہ السلام نے منع صریح احادیث صحیحہ میں فرمایا ہے
 معلوم نہیں ہوتا کہ اسمین کیا خوبی ہے کہ بجای گوہر شاہوار کے پارہا سے
 خنزف بریکار کو اختیار کیا ہے اور فانی کو باقی پر پسند کیا ہے کیا کوئی مع نبوی
 اس آیت سے بڑھ کر بھی ہو سکتی ہے وما ارسلناک الا رحمة للعالمین و لکن
 رسول اللہ و خاتم النبیین و اناسید ولد ادم و لافخر و انا اول شافع
 و مشفع الی غیر ذلک من الآیات الکریمات و الاحادیث الشریفات اللهم
 افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین و لا حول و لا قوة الا بالله
 العلی العظیم باقی رہے خلفاء راشدین و بقیہ عشرہ مبشرہ سوائے احوال میں
 رسالہ مستقلہ تکریم المومنین لکھا گیا ہے اس جگہ اس قدر لکھنا کافی ہے کہ ان کے ذکر
 خیر میں آیات و احادیث کثیرہ طیبہ آسے ہیں عامہ و خاصہ اور ذکر ائمہ اثنا عشر
 اہل بیت کا رسالہ علیحدہ موسوم بہ تشریفنا البشر بذکر الائمۃ الاثنی عشر میں کیا ہے
 ابن عباس نے کہا قولہ تعالیٰ و نزعنا ما فی صدودھم من غل اخوانا علی سرر
 متقابلین مراد اس سے خلفاء اربعہ ہیں کہ دن قیامت کے سرریا قوت سرخ
 وزر و سپر و سفید لائیں گے اور اونپر یہ بیہین گے و قال تعالیٰ و هو الذی خلق
 من الماء بشرا فجعله نسبا و صہرا و کان ربک قدیرا مراد بشر و نسب و صہر سے
 خلفاء اربعہ ہیں سورہ و العصر میں فرمایا ہے کہ عصر قسم ہو آخر نہار کی ان الانسا

لفي خسر ابو جهل صحابا الذين آمنوا ابو بكر بن وعلموا الصالحات عمه بن
 و تو اصوا بالحق عثمان بن و تو اصوا بالصبر على مرضى بن ذكره الخطيب
 في تفسيره و روى عن ابن عباس ايضا هكذا موقفا عليه علي بن رضا كما ذكر
 رحمهما الله ابا بكر زوجتي بنته و حملني ال دار الهجرة و اعتق بلا لارحم الله عما
 يقول الحق وان كان مرا رحم الله عثمان تستحي منه الملائكة رحم الله عليا اللهم
 ادرا الحق معه حيث دار رواه ابن عساکر سهل سكته بن جب حضرت حجة الوداع
 سے پہرے سبز پرچہ کرا سدا کی حمد و ثنا کی پر کہا اس لوگو میں اضی ہوں ابو بکر
 و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر و سعد و عبدالرحمن بن عوف اور مہاجرین و انیس
 تم یہ بات جان بچان رکھو رواہ الطبرانی علی مرتضیٰ نے رضا کہا ہے اس دعا
 نے تم پر جب ابو بکر و عمر و عثمان و علی کو فرض کیا ہو مثل نماز زکوٰۃ و روزہ و حج کے
 جو شخص کسی ایک کو ان میں سے دشمن رکھیگا اس سے یہ ہر چار عمل نامقبول ہونگے
 نور الابصار میں اسکی تخریج نہیں کی گئی

صموا بحماسة خير الخلق ايدم
 ريب السماء بتوفيق وايناس
 فجهنم واجب يشفى السقيم به
 فمن اجهم ينجو من النار

شعرانی رح نے علی خواص رخ سے نقل کیا ہے کہ فرماتے تھے لایکنی فی محبة
 اصحاب سول الله صلى الله عليه و آله و سلم ان محبة العادة انما انما
 علينا انا لو كنا نغذب من جهنم بمحبتنا لهم لا نرجع عن محبتهم كما لا نرجع عن

ایماننا بالتذیب كما وقع لبلال وصهیب وعمار وکما وقع للامام احمد فی
مسئلة خلق القرآن فمن لا یحتمل فی حب الصحابة مثل ما حمل هؤلاء فحبتهم
انتہی پر شعرانی کہتے ہیں فنا مل یا اخی فی نفسک فرما تگون محبتک عجازیة
لا حقیقہ تجنی ثمرتها یوم القیامة انتہی

ومن مذہبی حب النبی وصحبہ وللناس فیما یعشقون مذہب

وفی هذا التقدير کفاية والله ولي التوفيق الحمد لله

خاتم بیان میں عرض فات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

حضرت جب حجۃ الوداع سے مدینہ کو پہر کر آئے بقیہ ذی الحجہ سال تمام تک اقامت
کی جب ۱۱ ہجری شروع ہوئی محرم و صفر میں اچھی طرح رہے روز چہار شنبہ آخر
صفر کو بیمار پڑے تپ و درد سے لاحق حال ہوا خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ
کی طرف اشارہ ظاہر کیا منبر پر سار کی ابو بکر پر اور فرمایا ان عبد اخیرہ اللہ
بین ان یقنیہ زہرۃ الدنیا و بین ما عندہ فاخذت ما عندہ ابو بکر روئے اور
بہر گئے اور کہا فذلک ینا رسول اللہ بابائنا وامہاتنا تب حضرت نے فرمایا
ان امن الناس علی فی صحبتہ و مالہ ابن بکر ولو کنت مقتدا من اهل الاخر خلیلا
لا اتخذت ابابکر خلیلا وکن اخوة الاسلام پر فرمایا لا یبقی فی المسجد خوخۃ الاکتہ
الاخوخۃ ابی بکر پر امر خلافت کی تصویح و تاکید کی اور فرمایا کہ ابو بکر لوگوں کو

نماز پڑھاوین چنانچہ سترہ نمازین پڑھائیں اور حضرت کے ازواج نے اذان یا
 کہ آپ گھر میں عائشہ کے بیمار رہیں بخاری میں آیا ہے کہ عائشہ کستی تھیں ان میں
 نعم الله علي ان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم توفي في بيتي وفي يومي و
 بين سحري وضحري وان الله جمع بين ربي وريقه عند موته الى قوله وبين
 يديه ذكوة فخلل بين يديه في الماء فمسه بها وجهه يقول لا اله الا الله ان
 للوت سكرات پہر ہاتھ اوٹھا کر کہنے لگے فی الرفیق الاعلیٰ یہاں تک کہ جان قبض
 ہوئی اور ہاتھ جھک پڑا روز و شنبہ وقت گرمی چاشت ۱۲ ربیع الاول کو
 جو اقدس میں رونق بخش ہوئے انا اللہ وانا الیہ ارجعون جب حضرت کا انتقال
 ہو گیا صحابہ کی عقل اور گئی عثمان چپ ہو گئے علی کھڑے سے بیٹھ گئی عمر بن خطاب
 نے مسجد میں کھڑے ہو کر کہا میں کیسے نسون کہ وہ یہ بات کہے کہ محمد صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم مر گئے و لکن پاس اونکے اللہ کا رسول آیا جس طرح کہ پاس موسیٰ کے آیا تھا
 اور وہ چالیس دن اپنی قوم سے مخفی رہے تھے ایک روایت میں ہے کہ جب
 حضرت مقبوض ہوئے عمر نے کہا من قال ان رسول الله مات علوت راسه
 بسيفي هذا وانما ارتفع الى السماء انتهي اصحاب میں کوئی شخص ثابت تر عباس
 و ابو بکر رضی اللہ عنہ سے نہ تھا بخاری میں ابی سلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ نے
 خبر دی کہ ابو بکر اپنے گھوڑے پر اپنے مسکن سے جو سخن میں تھا آئے اور اتر کر
 مسجد میں داخل ہوئے کسی شخص سے بات نہ کی عائشہ کے پاس بقصد رسول خدا

آئے حضرت ایک جامہ جبرہ میں لپیٹے ہوئے تھے آپ کا چہرہ کھولا اور جب تک
 لگے چوسنے اور روئے پر کہا بانی امت وامی واللہ لا یجمع اللہ علیک من
 اما الموتۃ التي کتبت علیک فقد متھا ابن عباس نے کہا ابو بکر باہر نکلے عمر
 لو کون سے بات کرتے تھے کہا بیٹھو اور عمر عمر نے انکار کیا لوگ انکی طرف توجہ
 ہوئے اور عمر کو چوڑو دیا ابو بکر نے کہا اما بعد من کان منکم یعبد محمد
 صلی اللہ علیہ والہ وسلم فان محمد اقد مات ومن کان منکم یعبد اللہ فان
 اللہ حی لا یموت قال اللہ تعالیٰ وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل
 الی قولہ الشاکرین والسد گویا لوگ یہ بات نہ جانتے تھے کہ اللہ نے یہ آیت اپنی آجی
 یہاں تک کہ ابو بکر نے اسکو پڑھا اور لوگوں نے اسکو اون سے اخذ کیا پھر جن نے
 اس آیت کو سنا وہ اسکو پڑھنے لگا حضرت کو علی بن ابی طالب عباس وفضل
 بن عباس و قثم بن عباس اور اسامہ بن زید و شقران مولی رسول اللہ نے غسل
 دیا اور اوس بن خولی کو بلا یا علی حضرت کو تھامے ہوئے تھے اور اوس نہلاتے
 تھے اور عباس وفضل و قثم لہٹتے پیرتے تھے اور اسامہ شقران پانی ڈالتے تھے
 اور ان سب کی آنکھوں پر پٹی بندھی تھی پھر تین سفید کپڑوں میں کفن کیا یہ قہر
 سحلوہ عمل میں کی بنی ہوئی تھی انہیں قیس و عاصمہ نہ تھا ابن اسحق نے کہا دو ثوب
 صحاری اور ایک چادر جبرہ تھی ان کپڑوں میں آپکو لپیٹ دیا انتہی پر عود کا
 بخور کیا اور لوگ نماز پڑھنے کو آنے لگے سب نے الگ الگ نماز پڑھی کسی نے

او کئی امامت کی بعض نے کہا آپ پر کسی نے نماز نہیں پڑھی بلکہ لوگ
 دعا و تضرع کے لیے داخل ہوتے تھے اصحاب کی تعزیت ان کلمات سے
 غائبانہ ہوئی ان فی اللہ عزاء من کل مصیبة و خلفاً من کل حالان و مدد
 من کل فائت فبا اللہ فقوا و الیہ فارجعوا فان المصاب من حرم الثواب
 صحابہ نے اختلاف کیا کہ حال غسل میں آپ کا لباس اور تارین یا کپڑوں سمیت
 نہ لائیں امد نے اون پر خوابِ سلط کی ایک کہنے والے نے کہا کہ آپ کو
 کپڑوں نہیں نہلاؤ جب بیدار ہوئے ایسا ہی کیا حضرت علی نے آپ کے شکم پر
 ہاتھ پیرا کچھ نہ نکلا تب کہا صلی اللہ علیک لقد طبت حیا و میتا پر صحابہ کا
 اختلاف ہوا کہ کس جگہ دفن کریں کسی نے کہا بقیع میں کسی نے کہا نقل کریں
 اور پاس براءہیم خلیل کے لیجائیں ابو بکر نے کہا جس جگہ مقبوض ہوئے ہیں
 اسی جگہ دفن کرو مینے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایدفن نبی الا حیث قبض ینا کب
 اسی پر سب کا اتفاق ہوا اور سحطیا رکھی گئی اور او سین آپ کو رکھا علی و عباس
 و فضل و قثم و اؤس بن خولی نے اندر قبر کے اوتار ایہ دفن شب چہار شنبہ کو
 ہوا بعد وفات شریف کے بقیہ روز دوشنبہ اور شب شنبہ اور روز شنبہ
 اور بعض شب چہار شنبہ دفن میں توقف ہوا اے علیہ کہ حضرت نے روز دوشنبہ
 دو از دہم ربیع الاول سنہ ہجری کو انتقال فرمایا ابن عباس کہتے ہیں حضرت
 دن دوشنبہ کے پیدا ہوئے اور اسی دن نبی ہوئے اور اسی دن کے سے

طرف مدینے کے ہجرت کی اور اسی دن مدینے میں داخل ہوئے اور اسی دن
 وفات پائی اور سب تاخیر دفن کا یہ ہوا کہ لوگ بیعت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
 میں مشغول تھے یہاں تک کہ بیعت تمام ہوئی بعض نے کہا تو وقف ایسے ہوا کہ
 سب کا اتفاق آپ کی موت پر نہ تمامت مرض کے تیرہ دن تھے یا ۴۲ یا
 بارہ وقیل غیر ذلک وقت وفات کے ۶۲ سالہ تھے علی الصبح اسی طرح ابو بکر
 و عمر و عائشہ رضی اللہ عنہم جمعین انتہی مافی نور الابصار بالاختصار واللتعالی علم
 پھر جس حجرہ عائشہ میں حضرت دفن ہوئے اسی جگہ بعد حضرت کے ابو بکر
 و عمر رضی اللہ عنہما مدفون ہوئے فیما من روضۃ ما اکرھا سانا و اعظھا عوا
 و ایمانا شیخ عبدالحق دہلوی رح نے کتاب ثابت بالسنۃ فی ایام السنۃ میں لکھا ہے
 کہ انوار التزیل و مدارک میں ابن عباس سے روایت ہے کہ آخر آیت جو جبریل لکیر
 آئے یہ آیت ہے و انقبا یوما تجعون فیہ الی اللہ ثم تو فی کل نفس ما کسبت
 و هو لا یظنون اور کہا اس آیت کو دو صد و ہشتاد آیت بقرہ کی سر پر رکوع بعد
 نزول اس آیت کے حضرت ۲۱ دن پہلے ایامین ساعت زندہ رہے زاہدی نے
 کہا ابن عباس روئے اور کہا ختم الوحی بالوعید ابتداء مرض نبوی یہ ہوا کہ
 ماہ صفر سے دو راتیں باقی تھیں کہ دن چہار شنبہ کے گھر میں بیہوشی کے دروس
 شروع ہو یا ایک ات باقی تھی یا آغاز ربیع الاول تھا و فاد میں کہا ہے کہ صفر
 دس دن باقی تھے ۱۲ شب کو ربیع الاول کی انتقال کیا یہ ماہ سنہ ۱۱ ہجری کا تھا

ایک شب جو فلیل میں بیچ میں گئے اور استغفار کر کے چلے آئے جب میں
 سخت ہوا فرمایا مجھ پر سات مشک کا پانی ڈالو شاید کچھ راحت ملے چنانچہ ایسا ہی کیا
 پہر اوس دن نکل کر خطبہ پڑھا اور شہداء احد کے لیے استغفار کی بارہ بارہ یادیں پڑھا
 رہے ایک بار فاطمہ سے سرگوشی کی اور کہا انک اول اہل بیتی لحو قابی ونعم لطف
 انالک اسمین اختلاف نہیں ہے کہ آپ کا انتقال روز دوشنبہ نصف نہار کو ہوا عبد
 بن انیس اوسی دن سے بیمار پڑ کر مر گئے جب آپ کی موت میں شک ہوا تو خاتم
 کو دیکھا کہ مرفوع ہو گئی تب موت کا یقین کیا علی کہتے ہیں کہ جب حضرت قبر
 ہوئے ملک الموت طرف آسمان کے گریبان بریان گئے واندھینے آسمان سے
 یہ آواز سنی یا محلہ کل المصائب فون عند هذه المصيبة سنن ابن ماجہ
 آیا ہے کہ آپ نے حال مرض میں فرمایا ایھا الناس ان احد من الناس اوفن
 المؤمنین اصیب بمصيبة فلیتعز بصیبتی فی عین المصيبة التي تصیب غیرہ
 فان احد من امتی لن یصاب بمصيبة بعدی اشد علیہ من مصیبتی سفیان
 بن یسار کہتے ہیں میں نے حضرت کی قبر کو سونم دیکھا یعنی مرتفع ابو بکر و عمر کی قبر بھی
 تھی ائمہ اربعہ نے تسنیم کو مستحب کہا ہے اور قدام شافعیہ تطیح کو مستحب تالی ہیں
 اول میں مطوح ہوگی پھر جب نہ مانہ عمر بن عبدالعزیز میں جد قبر درست کی تو
 بقدریک شبر سنم کر دی افضلیت میں اختلاف ہوا اصل جواز ہے اور تطیح رائج
 بدلیل حدیث مسلم کہ فضالہ بن عبید کا گزرا ایک قبر پر ہوا اوسکو برابر کر کے کہا

یعنی حضرت کو سنا فرماتے تھے کہ قبور کو برابر کر دو اسی طرح حضرت علی کو حکم دیا تھا کہ جو قبیر پورا و او سکوبرا بر زمین کے کر دو یہ تسنیم فعل امت تہا نہ ارشاد حضرت آپ نے مرض موت میں فرمایا تھا لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبياءهم مساجد روتہ عائشہ رضی اللہ عنہا سعید بن السیب کہتے ہیں جبکہ ایک قبر کی باقی ہے اوسمین عیسیٰ بن مریم دفن ہوئے علیہ الصلوٰۃ والسلام

فصل ذکر ندب ترانا نبوی میں

فاطمہ علیہا السلام نے قبر بارک کی سٹی لیکر اور سونگم کر کہا

ما ذا على من شتم تربة احمد
ان لا يشتمدى الزمان غوليا
صبت على مصائب لو انھا
صبت على الايام صرنا لئاليا

عائشہ نے علیہ زید کیا اسی طرح ابو بکر و عمر نے ابو جوزار کہتے ہیں مدینے میں جب کسی شخص کو کوئی مصیبت پہنچتی او سکا بہائی آتا او مصافحہ کر کے کہتا ہے
بندۃ خدا اللہ سے ڈر فان فی رسول اللہ اسوة حسنة

اصبر لكل مصيبة وتجد
واصبر كما اصبر الکرام فافنا
واعلم بان المرء غیر محمد
نوب تنوب الیوم تکشف فی غد
واذا اصبحت مصیبة تتجیھا
فاجبر مصابک بالنبی محمد

دوسرے نے کہا ہے

تذکرت لکھنؤ الدھر سینا . فخریت نفسی بالنبی محمد

وقلت لھان المنايا سبیلنا . فمن لرمیت فی یوم مات فی غد

اسی طرح صفیہ عمر آنحضرت نے آپ کا مثنوی کہا اور ابوسفیان بن ابی سحارث بن عبدالمطلب بن عم آنحضرت نے اشعار رثا کے اور صدیق اکبر نے بھی رثا مظلوم کہا حسان نے کہا

كنت السواد لنا ظریع . فعمی علیک الناظر

من شاء بعدك فلیمت . فعلیک كنت احاذر

اشعار رثا ایہا ثابت ہستہ میں مذکور ہیں حضرت نے وقت موت کے کوئی درہم و دینار و غلام اور کوئی شے سوا بخلہ بیضا و سلاح کے باقی نہیں چھوڑا ایک زمین تھی وہ بھی صدقہ کر دی اور فرمایا غن معاشرا لانبیاء کانورثنا ترکناہ صدقہ و زیارت آنحضرت سبحی مندوب ہوا و کدستجات مفصل قرآن اور قریب واجب کے سے حق میں صاحب عمت و قدرت کے انتہی آمین کسی شخص کا اختلاف نہیں ہے اختلاف اختیار سفر لازارہ میں ہے بہتر یہ ہے کہ قبل یا بعد حج نیت ادا ہی نماز مسجد نبوی میں کرے کہ یہ سفر بھی بلاخلاف جائز ہے پھر جب وارد مدینہ منورہ ہو تو مطابق آداب ماثورہ کے زیارت کرے . بجلاسے اور سعادت دارین حاصل کرے اب یہ شخص اختلاف سے کل گیا اور مدعا و سکا ہاتھ آیا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے اپنے منک میں آداب زیارت جو

منفصلاً لکن بین وقت توجہ کے طرف مدنیہ رسول کے کثرت سے راہ میں مثل
 درود کا رکھنے کا مواہب لکن یہ میں کہا ہے کہ بخلاف خصوصاً آنحضرت کے
 ایک یہ ہے کہ جسے آپ کو خواب میں دیکھا اوستے ہی صحیح دیکھا شیطان آپ کی صورت
 نہیں بن سکتا ہے انتہی یہ مضمون احادیث صحیحہ میں آیا ہے و ذہب جماعة الی
 ان محل ذلك اذا رأى الرائي على صورته الكريمة التي كان عليها حتى انه ضيق
 الامر بعضهم وقال لا بد ان يراه على صورته التي قبض عليها حتى يعتد به
 الشعرات البيض التي لم تبلغ عشرين شعرة كذا في ما ثبت بالسنة لكن استدل
 تصديق کی ضرورت نہیں ہے ہاں صورت کریمہ پر جو کتب شامل اہل حدیث میں
 مضبوط ہیں دیکھنا ضرور ہے ورنہ ممکن ہے کہ غیر کو دیکھے اور خیال رائی میں
 یہ آئے کہ حضرت ہیں اگر حلیہ مبارکہ ضبط ہوگا تو پہر دہوگا نہیں لگ سکتا
 ابن سیرین سے جب کوئی کہتا کہ میں نے حضرت کو خواب میں دیکھا ہے تو کہتے بیان کر
 اگر وہ کوئی ایسی صفت بیان کرتا جسکو وہ نہ پہچانتے تو کہتے تو نے حضرت کو
 نہیں دیکھا و سندہ صحیح ابن حجر ملی کہتے ہیں و كذلك يقال في كلامه صلى الله
 عليه وآله وسلم في النوم انه يعرض على سنته فإوافقها فهو حتى وما خالفها
 فالخلل في سمع الرائي فؤاداً الذات الكريمة حقيقة والخلل إنما هو في سمع الرائي
 وبصره قال وهذا خيراً ما سمعته في ذلك انتهي وهذا الخبر ما اردنا ايراداً

في هذه الجملة والمحمد لله أولاً وآخراً

رسالہ صفت جنت خلاصہ کتاب حاوی الارواح الی بلا واللوح

نظم ونپذیرید جمیل احمد سہسوانی سلمہ اللہ تعالیٰ

کر سکے جو حمد خلاقِ جبرئیل
اپنی ہستی کیا مثل ہو بود کیا
دینِ خالص پر چلا یا شکر ہے
سستیِ عمیشِ محسد کا کیا
ہمکو دی نعمتِ جنت کی نوید
ہیں یہ بیانِ مصحفِ ربِ جلیل
ہے احادیثِ نبوی میں نجبا
بہتر از دنیا و ما فیہا تمام
ہو عیانِ آفاق میں جنات سے
زیب و آرایش کی جا ہو گیان
اور کنگن اور کا ظاہر ہو کہہ
ٹہیر سے کیا اختر حضور آفتاب
خود خدا نے اپنے دستِ پاک سے

کسی طاقت کہ کا منہ کسی زبان
کیجے شکرِ نعمتِ معبود کیا
آدمی ہو سکے بنا یا شکر ہے
متبعِ شرعِ محسد کا کیا
ہے یہ سنتِ لائقِ شکرِ مزید
کیسی جنت جسکے اوصافِ جمیل
کیسی جنت جسکی تعریفِ ثناء
جسمین ہے کو طہری کے رکھنے کا نظام
گر کہہ ہی ناخن سے کتر کوئی شے
تو یہ ما بین زمین و آسمان
جہانکے جنت سے جو کوئی جنتی
یک قلم ز اہل ہونو آفتاب
یہ وہ گلشن ہے بتایا ہو جسے

ہاتھ سے اپنے لگایا شہر جسے
 اپنے رضوان و کرم اور رحم سے
 جس قدر جنت میں بہین عیشیں نعیم
 وان کے شاہی کو کہا ملک کبیر
 پاک ہو وہ عیب و نقصان سے
 عرش رحمن سقف جنت کا ہونا
 ہونا بنی پرشت سیم و زر
 وان درختوں میں کہاں ساقِ حطب
 ہر شہر اور گاؤں کا زبرد سے نرم تر
 اون کے پتے نرم کپڑے سے ہوا
 اک طرف جاری ہیں انہاں شراب
 کہا ہے میوہ جسکو جتنی چاہ ہے
 اہل جنت کے لیے پاکیزہ نئے
 بین ظروف سیم و زر وان بیشمار
 خوبی ابواب جنت کیا کہوں ؟
 فصل مصرعین در کے در میان
 اہل جنت اونہیں داخل ہونگے جب

موسنون کا او سکو شیرا ہا ہتسہ
 حق تعالیٰ نے کیا آباد او سے
 حق نے نام اونکار کھا فوز عظیم
 خوبیان رکھی کشین ہوس میں کشیر
 خاک وانکی زعفران و مشک ہے
 مشک وان کارے کا ہر قائم مقام
 سنگریزوں کی جگہ پر مین گہر
 یا ہر ساقِ حضا یا ساقِ ذہب
 شہد سے شیریں زیادہ ہر شہر
 دودہ کی نہرین و بان مین بافرا
 ایک جانب چشمہ ہا ہی شہناب
 طارون کا گوشت خاطر خواہ ہے
 سونٹھا اور تسنیم اور کافور ہے
 صاف و شفاف و نفیس آئینہ و
 کوئی وسعت ہے وسعت کیا کہوں
 راہ چل سالہ کا ہو گا بیگان
 متلی ہو جائیں گے در کعب

وہ درختوں کی ہواؤں کا نشاط
 اک شجر وان یا سیا ہو گا سایہ ار
 گو چلیگا سو برس لیل و نہار
 ملک ادنیٰ جنتی کا ہے یہ حال
 ایک موتی کا وہ خیمہ عیدیل
 کیا کروں جنت کے غر فو کلبیان
 جنتی کو نعمتیں ہیں بقیاس
 وہ پھونے وان ٹہیں گے لاکلام
 ہونگے گستر وہ وہ اعلیٰ جای پر
 وہ سریر او سپر چہر کھٹ کی بہار
 سارے سونے کے ہیں تگے گھنٹیاں
 ہے یہ حال صورت اہل جنان
 ہو گا وان آدم کی صورت پر ہر لیک
 تا ابد او نہر ہی ہو گا گسان
 راگ حورون کا نہایت جانفزا
 جانفزا ترا و سرترا و سماع
 وہ سواری جسہ وان ہو کر سوار

ذکر سے جسکے ہو حاصل انبساط
 جسکے سائے میں کوئی عمدہ سوار
 طے نہ او سکو کر سکیگا زینہ
 چل سکیگا او سمین بالفین سال
 طول ہے جسکا بقدر شصت میل
 جسکے نیچے ہیں بہت نہر ہوان
 سونے اور ریشم کا پائیکالباس
 جسکے استر تافتی کے ہیں تمام
 اہل جنت اون پہ ہونگے جلوہ گر
 ڈوریاں سونے کی جنمیں بشمار
 درز کیسی او زمین خند ہے کہان
 ہونگے سب مانند ماہ آسمان
 خوش اند حسن خوب و شکل نیک
 ہیں سہ و سنی سالہ سن کے نوجوان
 اور فرشتوں کا غناصل علی
 ہے خطاب رب اکبر کا سماع
 یار سے جا کر ملیگا اپنے یار

اونٹ ہوگا رنگ ہر جگہ سپید
 چاہے گا جس شے سے خلاقِ جان
 سوتی اور سونے کے لنگرنِ نشین
 وہ مرتعِ تلخ ہونگے زربِ سر
 لا تعد غلمان ہین خدمتِ کیے
 کیا لگہون کیفیتِ حورانِ عین
 ایک ہی سن کی وہاں ہر چور سے
 سب کے ہر رنگ ہین افسکے غذا
 دانت ہین منظوم ہون جیسے گہر
 اونکے چہرون پر ہنگامِ نلہور
 وقت خندہ اونکے ندان کی چمک
 طالب و مطلوب ہونگے دو بڑ
 دو نوحل جائینگے باہم اس طرح
 رویِ مطلوب ایسا ہوگا جلوہ گر
 پنڈلیوں سے اوسکے مغزِ تخوا
 جہانک لے دنیا میں گر جو جنان
 ہو میانِ شرق و غرب آہستہ

کون جانے اوسکی پیدائش کا ہبید
 اوسکو وان پیدا کر گیا سیگان
 جنتی پھینکے اسہین شک نہیں
 تلمائے دیکھ کر جنت کو نظر
 جیسے سوتی ہون تجھے رکھے ہو
 یہ ہین دلبر انکو کہتے ہین حسین
 نو جوانی کے نشے میں چور سے
 چماتیان دیکھو تو مانند اناہر
 ہے لطیف و نازنین اونکی کمر
 ہو گمانِ خوشید کا اللہ سے نور
 ہو ہو ہے برقِ جولان کی چمک
 دستارے جیسے باہم رو بڑ
 دو نہالِ اسپین ہون ضمِ سطح
 رویِ طالب حسین آئینا منظر
 صاف ہوگا آشکارا و عیان
 ہو مسطر اوسکی خوشبو سے جہان
 ذکر حق سے ہر زبان پر راستہ

دیکھ کر اوسکو زلفے میں کوئی
 بہن زمین پر سقد رجن و بشر
 او طہنی ہے وہ جو اوسکی زیب
 آرزوی وصل حورانِ جنان
 طیب و طاہرین اونہیں ذکر کیا
 حل کا ڈر زچگی کا غم نہیں
 چرک و آبِ مینی و آبِ دہان
 نوجوانی اونکی ہوگی بے زوال
 اپنے شوہر کے سوا اختیار پر
 جب پڑگی او سپہ شوہر کی گاہ
 حکم جو دیگا بجالائے گی وہ
 پاکد امن ایسی ہے ہر جو عین
 خوش بیانی پر جو وہ آجائے گی
 گوشہائے ستم بہر جائیں گے
 قاست دچپ اونکا سر بسر
 کچھ نہ پوچھ آنکھ اونکی کسویں
 رنگ میں یا قوتِ مر جان کی نظیر

غیر کی جانب نہ کیے پر کہی
 لائیں ایمان متا درت یوم پر
 ساری دنیا سے ہے خوب نیکتر
 واقعی سب آرزوں کی ہر جان
 غاٹ و بول و نفاس و حبیب کا
 بہن وہ حورین کچھ بنی آدمین
 نام کو اونہیں نہیں بلکا نشان
 غیر فانی خوبی و حسن و جمال
 ہو لکر بھی وہ نہ الینگی نظر
 خوش کرگی اوسکو وہ بی اشتباہ
 اوسکی حدت سرتا دکتائے گی وہ
 جن دانسان نے چہوا جکونہیں
 جو نہ کیا وہ مزاد کلائیگی
 گوہرِ مظلوم اور ستور سے
 ہے نہال تازہ یا شلخ شجر
 خوب ایض حدقہ چشم کھیل
 صورت و سیرت بغایت پذیر

شوہرون کی اپنے محبوب میں
 ہنس پڑیں گراپنے شوہر کے حضور
 ہوگی اونہیں سے جو کوئی فیاض
 یہ گمان ہوگا کہ منزل گاہ خور
 گرچہ ہر نعمت وہاں کی خوب ہے
 لیکن اصل جہلہ نما حستان
 دعائی خاص اہل علم و دین
 مشرہ زہد و جزا ارتقا
 آرزوی عین و عین آرزو
 ہے خداوند و عالم کا جمال
 دوپہر کو جیسے خورشید فلک
 جس طرح نظارگی بے اشتباہ
 بس یسین دیدار رب العالمین
 ہوگی جس دن رویت رب جمید
 اک منادی یہ ندا یگا وہاں
 سب کے سب دربار خالق پرچیز
 اوٹھ کھڑے ہونگے پیکر کے سب

مختصر یہ ہے نہایت خوب ہیں
 پھیل جائے گلشن جنت میں نوز
 اک محل سے داخل دیگر محل
 ہو گیا اک برج سے برج دیگر
 جسکو دیکھو دلکش و مرغوب ہے
 عین مطلوب قلوب مومنان
 انتہائی ذوق و شوق طالبین
 حاصل سرمایہ خوف ورجا
 مقصد سعی و مراد جستجو
 جسکو مومن دیکھ کر ہونگے نہال
 سب کو آتا ہے نظر بی رویہ شک
 دیکھتا ہے حسن ماہ نیم ماہ
 بر ملا دیکھیں گے مومن بالیقین
 نام ہو اوس روز کا یوم مزید
 ہیں کہان آئین ادہر اہل جنان
 چاہتا ہے وہ سوادینا اونہیں
 لکے سماعتہ باصدا داب

ہونگے لاشانی نجائب پر سوار
 نام ہر جگہ کا فوج اور وہ تمام
 وہ جگہ ہے وعدہ گاہ مومنین
 حسب فرمان خداوند جہان
 بے بہا نور و جواہر کے سریر
 سونے چاندی اور زمرد کی تغیر
 جنتی اونپر بٹھائے جائیں گے
 بعض ہونگے باکمال زینت
 کرسی والوں کو گردہ بیگمان
 سب کے سب جب مطمئن ہو جائیں گے
 اک سداوی یہ کہے گا بر ملا
 تم سے جو اک وعدہ تھا اللہ کا
 سب کہیں گے ایسی شے کوئی نہیں
 اونے کیا ہم سب کے نیک اعمال کا
 کیا نہیں ہو گیا باغ جہان
 حسن صورت کیا نہیں بننا نہیں
 یہ اسی حالت میں ہونگے سب کے سب

جا کے اوس میدان میں لینگے قرآن
 ہے سطر تا زکی بخشش شام
 مجتمع ہونگے ہونچکر سب زمین
 وان پھینگی آکے نادر کریان
 رکھے جائیں گے وہاں لاکر کثیر
 وہ مناہر جنگی ہوشا ہوں کوریں
 ای تری قدرت یہ رتبے پائیں گے
 جلوہ فرما تو وہ ہا سی مشک پر
 آپ سے بہتر نہ سمجھیں گے وہاں
 بیٹھنے سے وان فراغت پائیں گے
 اے گروہ مومنان جہنم
 چاہتا ہے وہ اوسے کرنا وفا
 جو خدا نے ہکویان بخشش نہیں
 وزن میں پلہ نہیں بہاری کیا
 یا نہیں بخشش جہنم سے امان ہو
 اس سے بڑھ کر چاہیے اب کیا نہیں
 ناگہان اک نور چکے گا عجب

ہر طرف سے نور کی پا کر چمک
 سب وہ اوپر کو اٹھانے لگے گاہ
 اون سے فرمایا گارب العالمین
 ہنکے فرمایا گا او نکو دکھسکر
 جو اطاعت میں ہے میری سدا
 آج ہے اونکے لیے یوم مزید
 سب کیلئے ای خداوندیو جان
 اب فقط تیری رضا درکار ہے
 حکم ہوگا ہم اگر راضی نہ تھے
 جو تمنا ہو جسے کہدے وہ آج
 سب کرینگے عرض ای ربت کریم
 تب خدا پر دے اوٹھا دیگا تمام
 جلوہ نما ہوگا اس دستور سے
 گر نہ تو تائید کہ پہلے سے خدا
 جکے ہو جاتے وہ خاکسترو میں
 خاص اور مجلس میں ہونگے خواہ نام
 اس طرح فرمایا گا وہ بعض سے

جکگا اوٹھیں گی جنت یک یک
 جہان کی گا اوپر سے اون سکو آد
 اسلام ای سا کج خلد برین
 وہ مرے مقبول بندی میں کہدہر
 گرچہ دنیا میں مجھے دیکھا نہ تھا
 سنتے ہی یہ سکو ہو جائیگی عید
 ہم تو سب راضی میں تھے بیگان
 یہ جو حاصل ہے تو بڑا اپار ہے
 کس طرح جنت میں تم داخل ہو
 جسکو جو لینا ہو مجھے لے وہ آج
 چاہتے ہیں رویت و جہ کریم
 جلوہ گراؤن سب یہ ہوگا لاکلام
 ڈھانپ لیگا سب کو اپنی نور سے
 سختگی سے امن او نکو دیکھا
 تاب نظارہ کی لا سکتے کہیں
 حق تعالیٰ سب سے ہوگا ہم کلام
 ای فلان وہ دن ہی تجھ کو یاد ہے

أوجز السيرة في الخبر المشهور المنقول من الخط القديم
 والنور برواية أهل الأثر والنقل المعتمد
 عن الإمام أبي الحسين أحمد بن فارس
 بن زكريا رحمه الله تعالى
 وترجمته هذا المؤلف الامام

قال الحافظ السيوطي في بغية الوعاة في طبقات اللغويين والنحاة أحمد بن فارس
 بن زكريا بن محمد بن حبيب بن الحسين اللغوي القزويني كان نحويا على طريفة الكوفيين
 سمع اياه وعلي بن ابراهيم بن سلمة القطان وقرأ عليه المبدع الهمداني وكان مقما لهذا
 نحو منها الى الري ليقرأ عليه ابوطالب بن نوح الدار فمكثها وكان شاعريا فمحمدا ليا
 وقال الخديفي المحمدي لهذا الامام ان يخلو امته هذا المبدع من مذهبه وكان الصاحبين عبا
 يتلمذ له ويقول شيخا من رفق حسن التصيف كان كريما جوادا ورع بما سئل فيه شيئا به
 فخر بيته صنفا للجملة في اللغة فقه اللغة مقدم في الخوادم الخفا في الشعر فتاوى وغيره
 الاتباع والمزاوية اختلا اللغويين الانتصار للعلب اللسان النهار خلق الانسان اسماء
 النبي صلى الله عليه وسلم وغير ذلك قال الذهبي مات بالري وهو اصح ما قيل في وفاته

شعره	مرت بنا هيفاء مقدودة	تركية تنهى لتركي
	ترنوب طرف فانت فاتر	اضعف من حجة نحو ق
	اذ كنت في حاجة مرسلا	وانت لها كلف مغرم
	فارسل حكيمها ولا توصه	وذاك الحكيم هو اذ درهم
	قد قال فيما مضى حكيم	ما المرء الا با صغريه
	وقلت قول امرء لبيب	ما المرء الا بد رهيمه
	من لم يكن معه درهماه	لم تلتفت عرسه اليه
	وكان من ذله حقيرا	تبول سنوره عليه

استمع باختصار
 قد ترجمت على الوجه الاتم في مبيئي في شهر رجب الاض سنة ١٣١٠ بقية العبد
 الحقيق ابي بكر بن محمد خوقير المكي لكتبي الحنبلي السلفي عامله الله بلطفه الخفي

سيرة الشيخ الفقيه

قال لعبد جنيد بن محمود بن محمد أخيرا القاضى الامام السعيد مفتى الفرق بهاء الدين
ابوالمحسن عثمان بن على الفارس ورحمة الله عليه قال اخبرني الشيخ امام الدين عبد الله بن
شهاب الدين احمد المزدني قال اخبرني في الشيخ سيف الدين عبد الرحمن بن المظفر البروزقي
عن الشيخ الامام محدث الشام قدوة المشايخ الاعلام تقى الدين ابو عمر عثمان بن عبد الرحمن
بن عثمان المعروف بابن الصلاح رحمة الله عليه قال انجانا الشيخ ابو القاسم اسماعيل
بن محمد بن الفضل الاصبهاني قال بنا انا الشيخان سليمان بن ابراهيم وعبد الله بن محمد
الفقيه النيلي فالاشاعرة ابو القاسم المقرئ انبا ابو الحسن احمد بن فارس بن زكروا الخوي
الرازي رحمه الله واخبرني بقرا في مدينة الموصل رعاها الله وسائر بلاد الاسلام
واهله الشيخ الحافظ ابو الخطاب عمر بن حسين بن على غفر الله له الكري له واللفظ له و
لفظ الرواية الاولى موافق له الا في يسير وعلامتها سم قال انبا الشيخ الخوي المحدث
ابو القاسم عبد الرحمن بن الخطيب ابي محمد عبد الله بن ابو الحسن الخنمعي بن فراس السهيلي قال
انبا الشيخ الفقيه الحافظ العلامة الحاج العرافة ابو بكر محمد بن الشيخ الفقيه عبد الله
بن احمد بن الغزي المعافى ارضاه الله سمعا انبا الشيخ ابو الفتح نصر بن ابراهيم بن نصر
المقدس الزاهد في بيت المقدس في شهر رمضان في سنة احدى وتسعين واربع مائة
انبا الشيخ الفقيه ابو الفتح سليم بن ايوب المازني قرأه عليه سنة اربعين واربع مائة
انبا ابو الحسين احمد بن فارس بن زكريا قال هذا ذكر ما يحق على المرء المسلم حفظه و
يجب على ذي الدين معرفته من نسب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومولده ومثناه
ومبعثه وذكر احواله في معازيه ومعرفه اسماء ولد وعمومته وان واجده فان المعازير
من ذلك رتبة تعلق على رتبة من جملة كما ان للعلم به حلاوة في الصدر وله ثمرات الخير

بهذا كتابا لله عز وجل باحسن من اخبار رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد أثبتنا
 في مختصرنا هذا من ذلك ذكرا والله شهديه التوفيق وياهاه سنئل الصلوة على زين
 المرسلين وسيد العالمين وخاتم النبيين وأمام المتقين أبو القاسم محمد بن عبد
 الله بن عبد المطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصي بن كلاب بن مرة بن كعب
 بن لؤي بن غالب بن فهر بن مالك بن النضر بن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن الياس
 بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان اليهنا اجماع الامة ووكدر رسول الله صلى الله
 عليه وسلم عام الفيل يوم الاثنين لثمان خلون من ربيع الاول وامة امنة بنت وهب
 بن عبد مناف بن زهرة وتزوج امنة عبد الله بن عبد المطلب فحلت برسول الله صلى
 الله عليه وسلم ثريعت عبد المطلب عبد الله يمار له تمران يتررب فتوفي بها
 وولدت امنة رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الاثنين وكان في حجره عبد
 المطلب فاسترضعه امرأة من بني سعد بن بكر يقال لها حليمة بنت ابي ذؤيب العدي
 فلما شب وسعى رده الامة فافصلته فلما انت له ست سنين ماتت امه في حجرها
 من المدينة في ابواء فيتم في حجره عبد المطلب فلما انت له ثمان سنين وشهران
 عشرة ايام توفي جد عبد المطلب فوليه ابوطالب بن عبد المطلب وكان احابدا لله
 لاسم وامييه فلما انت له اثنتا عشرة سنة وشهران وعشرة ايام ارتحل به ابوطالب
 تاجرا قبل الشام فنزل تيماء فراه جبر من اجاره يهود تيماء يقال لهم بنو عبد المطلب فقال
 لابي طالب من هذا الغلام الذي معك قال هو ابن اخي قال اشفيق انت عليه قال نعم
 قال فوالله لئن قدمت به الشام ليقتلنه اليهود انزعد ولهم فجع الى مكة وشرب رسول
 الله صلى الله عليه وسلم فلما انت له خمس وعشرون سنة وشهران وعشرة ايام
 خطب خديجة نفسها فحضر ابوطالب وبه بنو هاشم ورؤساء سائر مضر فخطب
 ابوطالب فقال الحمد لله الذي جعلنا من ذرية ابراهيم ونزع اسماعيل وضخم معدن
 عنضه مضر وجعلنا حننة وسواس حرمه وجعلنا بيتا محجورا حراما منا وجعلنا
 الحكماء على الناس ثم ان ابن اخي هذا محمد بن عبد الله لا يوزن به رجل الا ربح به وان كان في

المال قرفان المال ظل زياره امجائل ومحمد بن قنبره وقد خط خديجة بنت خويلد
 وبذلها من الصدق ما اجله من مالك هو والله بعد هذا النبا عظيم وظهر جليل فتزوجها
 فيقبت عنده قبل الوحي خمس عشرة سنة وماتت ورسول الله صلى الله عليه وسلم تسع
 واربعون سنة وثمانية اشهر فاما ولدها من هانسة القاسم وبه كان يكون الظاهر
 ويقال ان اسمه عبدالله وفاطمة وهي اكبر ولد وزينب رقية وام كلثوم فاما ابراهيم
 ابنه فان من مارية واما القامة الثالثة فما اتوا هم يرضعون ويقال بل بلغ ابنه القام
 ان يركب الدابة ويسير على النجبية واما البنات فتزوج علي رضي الله عنه فاطمة وتزوج
 ابو العاصم بن الربيع وزينب وتزوج عثمان رضي الله عنه ام كلثوم فماتت فزوجه رسول الله
 صلى الله عليه وسلم رقية فماتت رقية فتعب علي عثمان فقال رسول الله صلى الله عليه
 وسلم ما احب للمرأة ان تكثر تكايرة يعلمها النصر فالي بيتك فولادها واما نسائه فلم
 يتزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم حق ماتت خديجة نساءه بعد خديجة سودة
 بنت زمعة وكانت قبله عند السكران بن عمرو وعائشة بنت الصديق رضي الله عنهما تزوجها
 وهي بنت ست سنين وبنها هو ابنة تسع ومات رسول الله صلى الله عليه وسلم و
 عائشة بنت ثمان عشرة سنة وحفصة بنت عمر رضي الله عنهما وزينب بنت خزيمة الهلالية
 امر المساكين وارجبية بنت ابي سفيان وكان خطبها له الجاشق واصدقها اربع
 مائة دينار وهند بنت ابي امية ام سلمة وزينب بنت جحش وهي ام الحكم وجويرية
 بنت الحارث الخراعية وصفية بنت حيي وميمونة بنت الحارث الهلالية فماتت قبله زينب
 بنت خزيمة ومات صلى الله عليه وسلم عن اولئك التسع وكان تزوج اسماء بنت كعب
 الحبشية فلم يدخل بها حتى طلقها وتزوج عمرة بنت زيد احدى نساء بني كلاب من بني اجد
 وطلقها قبل ان يدخل بها وتزوج امرأة من غفار فلانزعت ثيابها رايها ايضا فقال لها
 الحقق باهلك وتزوج اخرى تميمية فلما دخل عليها قالت اني اعوذ بالله منك فقال
 منع الله عائذه الحقق باهلك ويقال ان اسم التي وهبت نفسها للنبي ام شريك واما
 عمومتها وهما تزوجت بنو عبد المطلب عشرة الحارث وبه كان يكون الزبير وحجل حضرا

والمعروف

والمقوم وابولهب والعباس وحزرة وابوطالب وعبدالله فهو مائة تسعة واصغرهم سنان
 العباس فابوداود وسليمان بن يزيد نا محمد بن ماجه انا نضر بن علي انا عبد الله بن داود
 عن علي بن صالح قال كان ولد عبدالمطلب عشرة كل واحد منهم ياكل من عذرة وعانة ست اسمته
 وامر حكيم وهي البيضاء وبرة وعاتكة وصفية واروي بنات عبدالمطلب والعواتك
 اللائي ولدن عاتكة بنت هلال بن بنو سليم وهام عبد مناف بن قصوي عاتكة بنت
 مرة بن هلال امها شيم بن عبد مناف وعاتكة بنت لاوقص بن مرة بن هلال امها رهب
 ابن عبد مناف الجملة والفواطم اللائي يلىنه في القرابة فاطمة بنت سعد ام
 قصوي وفاطمة بنت عمرو بن جرول بن مالك ام اسدين هاشم وفاطمة بنت اسد بن
 هاشم ام علي بن ابي طالب وامها فاطمة بنت هدم بن ربيعة وفاطمة بنت رسول الله
 صلى الله عليه وسلم ورضوعها واما مواليه فزيد بن حارثة وبركة واسلم وابوكيشة
 وانسة وقوبان وشقرن وكان اسمها حيا وياسر وفضالة وابوموهبة ورافع و
 سفينة ومن النساء ام ايمن وكانت حاضنة وزوجها زيد بن حارثة وهام اسامة
 بن زيد ورضوى ومارية ومكانة وحدهم من الاحرار انس بن مالك وهذه اسماء ابنا
 حارثة الاسلم فلما بلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم خمساً وثلاثين سنة شهد بيتاً
 الكعبة وتراضت قريش بمكده فيها فلما آتت له اربعون سنة ويوم بعثه الله عز وجل
 الى الناس كافة بشيرا ونذيرا فصدع بامر الله وبلغ الرسالات ونضح الامم فشنف
 القوم له حتى حاصروه واهله في الشعب وكان الحصار ولرسول الله صلى الله عليه وسلم
 تسع واربعون سنة وذلك عند خروجه منه فلما انت لرسع واربعون سنة وثماني
 اشهر واحد عشر يوما مات عمه ابي طالب وماتت خديجة رضوان الله عليها بعد موت
 ابي طالب بثلاثة ايام فلما آتت له خمسون سنة وثلاثة اشهر قدم عليه جبرئيلين
 فاسلموا فلما آتت له احدى وخمسون سنة وتسعة اشهر اسري بيومين بين يفرغ والمقام
 البيت المقدس فلما آتت له ثلث وخمسون سنة هاجر فيها من مكة الى المدينة هو و
 ابوبكر وعامر بن هفيرة مولاي بي بكر وديلمهم عبدالله بن اريقط الليثي كانت هجرة يوم

الاثنتين لثمان خلون من ربيع الاول وفيها ابتي بمائة رضى الله عنها فلما انت لخمسة
 ثمانية اشهر اخبرين المهاجرين والانصار فلما انت لخمسة اشهر وعشرة ايام دخل
 بمائة فلما انت لخمسة سنة وشهر واثنان وعشرون يوما زوج عليا فاطمة رضى الله
 عنها فلما انت لخمسة سنة وشهران وعشرة ايام غزا صلى الله عليه وسلم غزوة ودان حتى
 بلغ الابلوق فلما انت لخمسة سنة وثلاث اشهر وثلاثة عشر يوما غزا عمير القرين فيها امية
 بن خلف وخرج في طلب كوزين جابر وكان اغار على سرخ المدينة بعد ذلك بعشرين يوما
 فلما انت لخمسة سنة وثمانية اشهر وسبعة عشر يوما غزا غزوة بدر وذلك لسبع عشرة
 ليلة خلت من رمضان واحبابه يومئذ ثلثمائة رجل وبضعة عشر رجلا والمشركون بين
 التسع مائة والالف وكان ذلك يوم الفرقان يوم فرق بين الحق والباطل وذلك قوله
 تعالى ولقد نصركم الله نصره وانتم اذلة فائقوا الله لعلكم تذكرون ثم غزا بني قينقاع
 ثم غزا غزوة السويق في طلب ابي سفيان بن حرب ثم غزا بني سلام بالكند بد ثم غزا احم
 وهو غزوة عطف ويقال غزوة امار ثم كانت غزوة احد في السنة الثالثة وغزوة بني النضير
 على ارسنتين وتسعة اشهر وعشرة ايام وغزا بعد ذلك بشهرين وعشرين يوما غزوة
 ذات الرقاع وفيها صلوة الخوف وغزاه ومته المجدل بعد ذلك بشهرين واربعين ايام
 ثم غزا بعد ذلك بمحسة اشهر وثلاثة ايام في المصطلق من خزاعة وهي الحق قال فيها اهل ال
 ما قالوا انه كانت غزوة الخندق وقد مضى من الهجرة اربع سنين وعشرة اشهر وخمسة ايام
 ثم غزا بعد ذلك بستة عشر يوما بنو قريظة ثم غزا الى بني لحيان بعد ذلك بثلاثة اشهر ثم
 غزا غزوة العابة وهي سنة ست ثم اعقر عمرة الحديبية في سنة ست ثم غزا خيبر فقلات
 لخمسة سنين وثلاثة اشهر واحد وعشرون يوما ثم اعقر عمرة القصية بعد ذلك بستة
 اشهر وعشرة ايام ثم غزا مكة وقحها وقد مضى من هجرته سبع سنين وثمانية اشهر واحد
 عشر يوما وغزا بعد ذلك بيوم غزوة حنين ثم غزا الطائف وهذه السنة فلما انت لخمسة
 ثمانية سنين وستة اشهر وخمسة ايام غزا غزوة تبوك وفي هذه السنة حج ابو بكر
 بالناس وقرأ عليهم علي بن ابي طالب سورة براءة فلما اتى لخمسة تسع سنين واحد عشر

سنة

شهر و عشرة ايام حج رسول الله صلى الله عليه وسلم حجة الوداع فلما اتى الحج ثمانين
 وشهران توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد بلغ من السنين ثلثا وستين
 سنة صلى الله عليه وسلم حدثنا علي بن ابراهيم انبا محمد بن ماجة اسما علي بن محمد
 بن ماجة انبا علي بن محمد الطنافسوا بنوكيع ابنا ابي واسئل عن ابي اسحق السبيعي قال
 سألت زيدا بن ارقم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تسع عشرة غزوة و
 غزوت معه سبع عشرة غزوة وسبقوا في اثنين واما رفاقه الفجاءة فلعن ابناؤه و
 حمزة وجعفر وابوبكر وعمر وابوذر والمقداد وسلمان وحذيفة وابن مسعود وعازب
 ياسر وبلال بن رباح رضي الله عنهم ومن كان يضرب اعناق الكفار بين يدي علي الزبير ومحمد بن مسلمة
 وعاصم بن ابي الاطح والمقداد وحرس رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم بدر حين نام
 العرش سعد بن معاذ وحرسه ذكوان بن عبد قيس وحرسه باحد محمد بن مسلمة
 الانصاري وحرسه يوم الخندق الزبير بن العوام وكان عباد بن شريك حرسه وحرسه
 سعد بن ابي وقاص وحرسه لما ابنا بصفية وهو بخيبر ابو ايوب الانصاري وحرسه
 بلال بن رباح القرني فلما نزل يا ايها الرسول بلغ ما أنزل اليك من ربك وان لم تفعل
 فما بلغت رسالته والله يعصمك من الناس ترك الحرس وكان سلاح رسول الله
 صلى الله عليه وسلم ذا الفقار وكان سيفه اصا ب يوم بدر وكان له سيف ورثه عن
 ابيه واعطاه سعد بن عباد سيفا يقال له العضب اصا ب من سلاح بنو قينقاع
 سيفا قلعا ب وكان له البتار والخييف وكان له المخدم والرسوب وكانت ثمانية اسياف و
 اصا ب من سلاح بنو قينقاع ثلاثة ارماع وكان له سواها رجم يقال له المشق وكانت له
 غزوة وكان له محجن ومخضرة تسمى العرجون وقضب يسمى المشق وكانت له منطقة
 من اديم منشور فيها ثلث حلوق فضة والابزير من فضة والطرف من فضة وكانت له
 من الدروع ذات الفضول ودرعان اصا ب من بنو قينقاع يقال لاحدهما السديترو
 يقال كانت عنده درع داود عليه السلام التي لبسها لما اقتل جالوت وكانت له قوس من سوس
 يقال لها الروحاء وقوس من شوحط تدعى البيضاء وقوس من نبع تدعى الصفراء وقوس

تدعى الكفور وكانت المحبة تدعى الكافور ويقال ان رجلا اهدى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثوبا
عليه ثمنال عقاب فوضع يده عليه فاذهب الله عز وجل ذلك الثمنال وكانت له راية سوداء
محملة يقال لها العقاب وكان لواؤه ابيض وكان له معفر يقال له السبوع ويقال كان لرسول
الله صلى الله عليه وسلم افرس منها الوردا هدا له تميم الداري ومنها النظر ومنها
السكب وكان اول فرس ملكه رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان له فرس يقال له المرتجزو
كانت له بعله يقال لها الدلدل وهما ولد بعله ركبت في الاسلام وكان له حمار يقال له
غير وكان له من النوق العصابة والقصوى ومرة وكان له لفته وكان له البغور وكان
له مائة من الغنم ويقال ترك يوم مات ثوب حبرة وازار اعمانيا وثوبين صحارين وقيصا
صياريا وقيصار حبة مينة وخمسة وكسا ابيض وقلانس الاطبة صفارا واربعا
انرا طولها خمسة اشبار وملحفة مورسة وكان يلبس يوم الجمعة برده الاحمر ويعتم
وكانت له ربة فيها ملة ومشط عاج ومكحلة ومقراض ومسواك وكانت له قدح
مضيب بثلاث ضبات فضة وثور من حمارد يقال له الخصب مخضب من شبه قدح
من زجاج ومغسل من صنفرة فضة وكان له سرير وقطفة ويرعى رسول الله صلى
الله عليه وسلم قال عليكم بالعود الهندى فان فيه سبعة اشقيه وان قال الطيب
المسك وكان يتبخر بالعود ويطرح معه الكافور وكان له فيما يروى عاقرة من حديد ملوى
بفضة وكان نقشه محمد رسول الله واهلكه النجاشي حين سادحين قلبها صلى الله
عليه وسلم هذا ارجز ما املى من حديث مولده ومبعثه و

احواله صلى الله عليه وسلم وشرفه وكرمه وعظم

؛ وحشره في زمرة امين ؛

كتبة لا تخرج محمود

طبع في مطبعة

دوقوسا

تأديلا استریت بمصر

م

